ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف

www.KitaboSunnat.com

علوم القرآن

۱

دار القرآن والسنة
ہوسئ ۔ شہباز گڑھی ۔ مردان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

علوم القرآن

۱

ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف

www.KitaboSunnat.com

دار القرآن والسنۃ
ہوسٹی ۰ شہباز گڑھی ۰ مردان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ
إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

نام کتاب: علوم القرآن، جلد اول

مصنف: ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف
آنرز ان عربیک، فاضل وفاق المدارس الاسلامیۃ
پی ایچ ڈی [علوم اسلامیہ]

اشاعت اول: ۱۴۳۶ھ = ۲۰۱۵ء

ہدیہ [دونوں جلد]: 1000 روپے

دار القرآن والسنۃ
ہوسن ۰ شہباز گڑھی ۰ مردان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ!

إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآءُكَ .

اَللّٰھُمَّ!

إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَداً مِّنْ خَلْقِكَ أَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِيْ وَجَلآءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي.

اے اللہ!

میں تیرا غلام، تیرے غلام کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیری مٹھی میں ہے۔ مجھ پر تیرا حکم جاری ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ حق ہے۔

اے اللہ!

میں تجھ سے تیرے ہر اُس نام کے واسطہ سے جو تیرا ہے، جس سے تو نے اپنے آپ کو پکارا ہے، یا جس کو تو نے اپنی کتاب میں اُتارا ہے، یا جس کو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا اپنے علم غیب میں جس کو تو نے اپنے لیے مخصوص کیا ہے، یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار، میرے سینہ کا نور، میرے غم کا مداوا اور میرے فکر و پریشانی کا علاج بنا دے۔

وأنا عبدك الضعيف النحيف

ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف

تَغَمَّدَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ وَرِضْوَانِهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرسِ مضامین

شذرات	۳۱
فصل ۱: علوم القرآن سے کیا مراد ہے؟	۳۵
– علوم القرآن کا آغاز	۳۵
– علوم القرآن کی تدوین	۴۴
علم التفسیر	۴۵
– تفسیر ابی العالیۃ	۴۵
– تفسیر سعید بن جبیر	۴۶
– تفسیر مجاہد بن جبر	۴۸
– تفسیر الضحاک	۴۹
– صحیفہ علی بن ابی طلحۃ	۵۰
– سیدنا ابن عباس ﷜ کی طرف منسوب تفسیر	۵۲
– تفسیر مقاتل بن سلیمان	۵۴
– تفسیر سفیان الثوری	۵۵
– تفسیر یحییٰ بن سلام	۵۵
– تفسیر عبدالرزاق	۵۷
– تفسیر ابن ماجۃ	۵۷
– تفسیر واقدی	۵۷
– تفسیر ابی احمد القصاب	۵۹
– تفسیر الحوفی	۵۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ تفسیر ابی الحسن اشعری	۶۰
۔ تفسیر ابن جریر	۶۰
۔ تفسیر ابن المنذر	۶۲
۔ تفسیر ابن ابی حاتم	۶۲
۔ تفسیر الصولی	۶۳
۔ تفسیر ابن الداعی	۶۳
۔ تفسیر ابن خلاد رامہرمزی	۶۴
۔ تفسیر الأدفوی	۶۴
۔ تفسیر ابی اللیث السمرقندی	۶۵
۔ تفسیر الثعلبی	۶۶
۔ تفسیر الحوفی	۶۶
۔ تفسیر الواحدی	۶۷
علم إعراب القرآن	۶۸
۔۱: ابوجعفر نحاس	۶۹
۔۲: ابن خالویہ	۷۰
۔۳: ابومحمد مکی بن ابی طالب	۷۰
۔۴: ابوالبرکات ابن الانباری	۷۰
۔۵: ابوالبقاء عکبری	۷۱
۔۶: المنتجب ہمدانی	۷۱
۔۷: برہان الدین ابواسحاق السّفاقسی	۷۱
۔۸: سمین حلبی نحوی	۷۲
علم معانی القرآن	۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: معانی القرآن: کسائی	۷۲
۲: معانی القرآن: فراء	۷۲
۳: معانی القرآن: اخفش	۷۲
۴: معانی القرآن واعرابہ: زجاج	۷۲
۵: معانی القرآن: نحاس	۷۳
۶: النکت فی معانی القرآن الکریم واعرابہ: المجاشعی	۷۳
۷: ایجاز البیان عن معانی القرآن: محمود نیشاپوری	۷۳
علم غریب القرآن	۷۳
۱: غریبُ القرآن: **ابومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ**	۷۳
۲: غریبُ القرآن: **ابوبکر محمد بن عزیز العزیزی السجستانی**	۷۴
۳: یاقوتۃُ الصراط في تفسیر غریب القرآن: **غلام ثعلب**	۷۶
۴: العُمدۃُ في غریب القرآن: **ابومحمد مکی بن ابی طالب**	۷۶
۵: المفرَدات في غریب القرآن: **راغب اصفہانی**	۷۶
۶: تفسیر الخزرجي المُسَمّٰی: نَفَسُ الصَّباح: **ابوجعفر خزرجی**	۷۶
۷: تذکرۃُ الأریب في تفسیر الغریب: **ابن الجوزی**	۷۷
۸: التُرجمان عن غریب القرآن: **تاج الدین عبدالباقی**	۷۷
۹: بَھجَۃُ الأریب في بیان مافي کتاب اللّٰہ العزیز من الغریب: **علی الماردینی**	۷۷
۱۰: التبیان في تفسیر غریب القرآن: **ابن الہائم**	۷۸
۱۱: تفسیر غریب القرآن: **محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی**	۷۸
علم مشکلات القرآن	۷۸
۱: متشابہ القرآن: **مقاتل بن سلیمان**	۸۳
۲: الرَّدُّ علی الزَّنادِقِۃِ والجھمیَّۃِ فیما شَکَّت فیہ من متشابہ القرآن: **احمد بن حنبل**	۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: الرَّدُّ على الملحدين في متشابه القرآن: قطرب	۸۳
۴: تأويل مشكل القرآن: ابن قتیبة	۸۳
۵: وضحُ البرهان في مشكلات القرآن: بیان الحق نیشاپوری	۸۳
۶: فوائد في مشكل القرآن: عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام	۸۵
۷: تفسیر آیاتٍ أُشكلت على كثیر من العلماء: ابن تیمیة	۸۵
۸: فتح الرحمٰن بكشف مایلتبِسُ في القرآن: ابو یحییٰ زکریا انصاری	۸۵
۹: تیجانُ البیان في مشكل القرآن: محمد امین بن خیر اللہ الخطیب العمری	۸۵
۱۰: مشكلات القرآن: محمد انور شاہ کشمیری	۸۶
۱۱: دفعُ إیهام الإضطراب عن آیات الكتاب: محمد الامین شنقیطی	۸۶
علم متشابہ القرآن	۸۶
۱: دُرَّةُ التّنزیل و غُرَّةُ التّأویل: الخطیب الاسکافی	۸۸
۲: البرهانُ في متشابه القرآن: محمود بن حمزۃ کرمانی	۸۸
۳: ملاك التأویل القاطع بذوي الإلحاد و التعطیل: ابو جعفر ابن الزبیر غرناطی	۸۸
۴: كشف المعاني في المتشابه من المثاني: بدر الدین ابن جماعة	۸۹
علم الوجوہ والنظائر	۸۹
۱: الوُجوهُ و النظائر في القرآن الكریم: مقاتل بن سلیمان	۸۹
۲: الوُجوهُ و النظائر في القرآن الكریم: ہارون بن موسیٰ اعور	۸۹
۳: التّصاریف: یحییٰ بن سلام	۹۰
۴: ما اتّفَقَ لفظهُ و اختلف معناهُ من القرآن المجید: المبرد	۹۰
۵: تحصیل نظائر القرآن: حکیم ترمذی	۹۰
۶: الأفراد: ابن فارس	۹۰
۷: الأشباه و النظائر في القرآن الكریم: الثعالبی	۹۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸-وُجوهُ القرآن: الحيری الضرير	۹۱
۹-الوُجوهُ والنظائر لألفاظ الكتاب العزيز: دامغانی	۹۱
۱۰-بصائر ذوي التمييز في لطائف الكتاب العزيز: مجد الدين فيروزآبادی	۹۱
۱۱-كشف السرائر في معنى الوجوه والنظائر في القرآن الكريم: ابن العماد	۹۱
علم أحكام القرآن	۹۲
۱-أحكام القرآن: شافعی	۹۲
۲-أحكام القرآن: ابواسحاق جہضمی	۹۳
۳-أحكام القرآن: طحاوی	۹۳
۴-أحكام القرآن: جصاص	۹۴
۵-أحكام القرآن: الکیا الہراسی	۹۴
۶-أحكام القرآن: ابن العربی	۹۴
۷-أحكام القرآن: ابن الفرس	۹۴
۸-الجامع لاحكام القرآن: قرطبی	۹۵
علم الناسخ والمنسوخ	۹۵
۱-كتابُ النّاسخ والمنسوخ في كتاب الله تعالى: قتادة بن دِعامة	۹۵
۲-النّاسخ والمنسوخ: ابومسلم محمد بن شہاب زہری	۹۵
۳-النّاسخ والمنسوخ: ابوعبید قاسم بن سلام	۹۶
۴-النّاسخ والمنسوخ: ابن فَضّال کوفی	۹۶
۵-النّاسخ والمنسوخ في كتاب الله: ابوجعفر نحاس	۹۶
۶-النّاسخ والمنسوخ: ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن سلامۃ	۹۶
۷-النّاسخ والمنسوخ: ابومنصور عبدالقاہر بغدادی	۹۷
۸-الإيضاح لناسخ ومنسوخه: ابومحمد مکی بن ابی طالب	۹۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹: النّاسخ والمنسوخ في القرآن الكريم: ابن حزم اندلسی	۹۷
۱۰: المصَفّی باکُفِّ أهل الرُّسوخ من علم النّاسخ والمنسوخ: ابن الجوزی	۹۷
۱۱: نواسخ القرآن: ابن الجوزی	۹۸
۱۲: الطّودُ الراسخ في المنسوخ والنّاسخ: ابوالحسن سخاوی	۹۸
۱۳: صفوة الراسخ في علم المنسوخ والناسخ: ابوعبداللہ شعلة	۹۸
۱۴: ناسخ القرآن العزیز ومنسوخه: ابن البارِزی	۹۸
علم المناسَبات	۹۹
۱: نظم القرآن: ابن الاخشید	۹۹
۲: نظم القرآن: ابوعلی حسن بن علی	۹۹
۳: البرهان في مناسَبَةِ ترتیب سُوَرِ القرآن: ابوجعفر ابن الزبیر غرناطی	۹۹
۴: نظم الدُّرَرِ في تناسُب الآیات والسُّوَر: برہان الدین بقاعی	۹۹
علم أسباب النزول	۹۹
۱: علی ابن المدینی	۱۰۰
۲: ابن فطیس	۱۰۰
۳: واحدی	۱۰۰
۴: ابوالمظفر حلیمی/حکیمی	۱۰۰
۵: ابن حجر عسقلانی	۱۰۱
۶: جلال الدین سیوطی	۱۰۱
علم المکی والمدنی	۱۰۱
۱: نُزولُ القرآن: ضحاک بن مزاحم	۱۰۲
۲: نُزولُ القرآن: عکرمة بربری	۱۰۲
۳: نُزولُ القرآن: حسن بصری	۱۰۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔۔۴:تنزیلُ القرآن بمکة و المدینة:ابن شہاب زہری	۱۰۲
۔۔۵: فضائل القرآن و ماأنزل من القرآن بمکة و المدینة:ابن الضریس	۱۰۳
۔۔۶:بیانُ عددِ سور القرآن و آیاته و کلماته:ابوالقاسم بن عبدالکافی	۱۰۳
۔۔۷:ما نُزِلَ من القرآنِ في صُلبِ الزَّمان:ابوعبداللہ جوہری	۱۰۳
۔۔۸:تنزیل القرآن و عدد آیاته :ابوزُرعة عبدالرحمٰن ابن زَنجَلَة	۱۰۴
۔۔۹:التنبیه علی فضل علوم القرآن:ابوالقاسم حسن بن محمد بن حسن بن حبیب	۱۰۴
۔۔۱۰:المکي و المدني:ابومحمد مکی بن ابی طالب	۱۰۴
۔۔۱۱:المکي و المدني في القرآن:ابوعبداللہ محمد بن شریح بن احمد الاشبیلی الرعینی	۱۰۵
۔۔۱۲:یتیمَةُ الدُّرَر في النُّزول و آیاتِ السُّوَرِ:ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد الموصلی	۱۰۵
۔۔۱۳:الأرجوزةُ المتضمنةُ معرفة المکي و المدني:بدرالدین محمد بن ایوب التادفی	۱۰۵
۔۔۱۴:تقریب المأمول في ترتیب النزول:برہان الدین ابراہیم الجعبری	۱۰۶
علم اعجاز القرآن	۱۰۶
۔۔۱:النکت في إعجازِ القُرآن:ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمانی	۱۰۶
۔۔۲: بیان إعجَازِ القُرآن:ابوسلیمان حمد بن محمد خطابی	۱۰۶
۔۔۳:إعجازُ القرآن:ابوبکر محمد بن طیب الباقلانی	۱۰۷
۔۔۴: کتابُ دلائل الإعجاز:ابوبکر عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن بن محمد الجرجانی	۱۰۷
۔۔۵:الرِّسالةُ الشَّافیة:ابوبکر عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن بن محمد الجرجانی	۱۰۷
۔۔۶:نهایةُ الإیجاز في درایةِ الإعجاز: فخرالدین رازی	۱۰۷
۔۔۷:البرهان الکاشف عن إعجاز القرآن:عبدالواحد الزملکانی	۱۰۸
۔۔۸:التبیان في علم البیان المطلع علی إعجاز القرآن::عبدالواحد الزملکانی	۱۰۸
۔۔۹:المُجِیدُ في إعجاز القرآن المَجِیدِ:عبدالواحد الزملکانی	۱۰۸
۔۔۱۰:مُعتَرَكُ الأقران في إعجَازِ القُرآن:جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی	۱۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم فضائل القرآن	۱۰۸
۱:ابوعبید قاسم بن سَلّام الہروی	۱۰۸
۲:حسن بن علی بن فَضّال بن عمرو بن انیس التیمی الکوفی	۱۰۹
۳:ابوعبداللہ محمد بن ایوب بن الضُّریس	۱۰۹
۴:ابوبکر جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی	۱۰۹
۵:احمد بن شعیب النَّسائی	۱۰۹
۶:ابوالعباس جعفر بن محمد المستغفری	۱۰۹
علم توجیہ القراءات	۱۱۰
۱:القراء ات وعِلَلُ النَّحوِیّین:ابومنصور محمد بن احمد الازہری	۱۱۰
۲:إعرابُ القِراء اتِ السَّبع وعِلَلها:ابوعبداللہ الحسین بن احمد بن خالویہ	۱۱۰
۳:الحُجَّۃُ للقُرَّاءِ السَّبعۃِ:ابوعلی الحسن بن عبدالغفار الفارسی	۱۱۱
۴:المُحتَسَب في تبیِینِ شوَاذِّ القِراءَ ات والإیضاح عنھا:ابوالفتح عثمان بن جنی	۱۱۱
۵:الکَشفُ عن وُجوہِ القِراء اتِ السَّبع عِلَلِھا و حُجَجِھا ابومحمد مکی بن ابی طالب	۱۱۱
۶:حُجَّۃُ القِرَاء ات:ابوزُرعۃ عبدالرحمٰن بن محمد بن زَنجلَۃ	۱۱۱
۷:التیسیر في القراء ات السبع:ابوعمرو الدّانی	۱۱۲
۸:جامع البیان في القراء ات السبع المشہورۃ:ابوعمرو الدّانی	۱۱۲
۹:جمال القُرَّاء وکمالُ الإقراء:علم الدین ابوالحسن علی سخاوی شافعی	۱۱۲
علم مبہمات القرآن	۱۱۳
۱:التَّعریفُ والإعلامُ فیما أُبھِمَ في القرآن من الأسماءِ والأعلام:سہیلی	۱۱۳
۲:التَّکمیلُ والإتمامُ لکتاب التعریف والإعلام:ابوعبداللہ محمد بن علی بن عسکر	۱۱۴
۳:غُرَرُ التِّبیان في من لم یُسَمَّ في القرآن:بدرالدین ابن جماعۃ	۱۱۴
۴:صِلَۃُ الجمع وعائد التَّذییل لموصول کتابي الإعلام والتَّکمیل:بَلَنسی	۱۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵-:مفحماتُ الأقران في مبهَمات القرآن: جلال الدین سیوطی	۱۱۵
علم اصول التفسیر	۱۱۵
۱-:مقدمة التفسیر: ابوالقاسم حسین بن محمد بن مفضل، راغب اصفہانی	۱۱۵
۲-:مقدمة جامع التفاسیر: ابوالقاسم حسین بن محمد بن مفضل، راغب اصفہانی	۱۱۵
۳-:مقدمة في أصول التفسیر: تقی الدین احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیۃ	۱۱۵
۴-:الإکسیرفي علم التفسیر: سلیمان الطّوفی	۱۱۵
۵-:التَّیسِیرفي قواعد علم التفسیر: کافیجی	۱۱۶
۶-:الفوزُالکبیرفي أُصول التفسیر: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۱۶
علم مجاز القرآن	۱۱۷
۱-:مجاز القرآن: ابوعبیدۃ معمر بن مثنّی	۱۱۷
۲-:تلخیص البیان فی مجازات القرآن: شریف الرضی	۱۱۷
۳-:الاشارۃ الی الایجاز فی بعض انواع المجاز، عزالدین بن عبدالسلام	۱۱۷
علوم القرآن باصطلاح متاخرین	۱۱۸
۱-:الآمد في علوم القرآن: عبیداللہ بن محمد بن جرو ابوالقاسم اسدی، معتزلی	۱۱۸
۲-:البیان في علوم القرآن: فضل بن اسماعیل، تمیمی، جرجانی	۱۱۸
۳-:مقدمة في علوم القرآن: ابن عطیۃ اندلسی	۱۱۸
۴-: عجائب علوم القرآن: ابن الجوزی	۱۱۸
۵-:البرهان في علوم القرآن: بدرالدین زرکشی	۱۱۹
۶-:مواقع العلوم في مواقع النجوم: ابن بلقینی	۱۱۹
۷-:الإتقان في علوم القرآن: جلال الدین سیوطی	۱۲۱
۸-:التبیان لبعض المباحث المتعلقة بالقرآن: طاہر الجزائری	۱۲۱
۹-:مناهل العرفان في علوم القرآن: زُرقانی	۱۲۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

–۱۰:یتیمة البیان في شيئٍ من علوم القرآن:محمد یوسف بنوری	۱۲۲
کچھ اور مصنفین	۱۲۲
–۱:ابن المنادی	۱۲۲
–۲:حسن بن محمد بن حبیب	۱۲۳
–۳:ابوداود سلیمان بن نجاح	۱۲۴
–۴:ابو محمد جعفر بن احمد بن سراج	۱۲۴
–۵:محمد طاہر پنج پیری	۱۲۴
–۶:سید عبد السلام رستمی	۱۲۵
فصل ۲:تعارف قرآن مجید	۱۲۶
–نازل کرنے والا کون ہے؟	۱۲۸
–لانے والا کون ہے؟	۱۲۹
–کس پر نازل ہوا؟	۱۳۴
–تاریخ نزولِ قرآن	۱۳۵
–قرآن مجید کے تنزلات ثلاثہ	۱۳۶
۱:لوحِ محفوظ پر قرآن مجید کا نزول	۱۳۶
۲:بیت العزۃ پر قرآن مجید کا نزول	۱۳۷
–بیت العزۃ میں قرآن مجید رکھنے کی حکمتیں	۱۳۹
۳:رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کا نزول کب ہوا؟	۱۴۰
–ابتدائی مقام نزول	۱۴۲
–کتنا نازل ہوتا رہا؟	۱۴۴
–کس زبان میں نازل ہوا؟	۱۴۶
–کیسا نازل ہوتا رہا؟	۱۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نازل ہونے کے بعد کیسا ہے؟	۱۴۸
- کس لیے نازل ہوا؟	۱۴۹
[۱] تاکہ فیصلے اِس کے مطابق ہوں۔	۱۴۹
[۲] ہدایت یافتگی	۱۵۰
[۳] استحقاقِ رحمت	۱۵۱
[۴] رفع اختلاف	۱۵۱
[۵] قرآن مجید تذکرہ و یاددہانی ہے۔	۱۵۴
[۶] حُصولِ تقویٰ	۱۵۴
[۷] کہ اس میں غور وفکر کیا جائے۔	۱۵۴
۞ فہم قرآن کے موانع	۱۵۹
۞ جن پر نازل ہوا ہے اُن کی ذمہ داریاں	۱۶۰
۞ قرآن مجید میں رسول کی حیثیت	۱۶۰
۞ منصبِ نبوت کے فرائض	۱۶۸
- رسول بحیثیتِ معلم و مربی	۱۶۹
- رسول بحیثیتِ پیشوا و نمونہ عمل	۱۷۱
- رسول بحیثیت قاضی	۱۷۲
- رسول بحیثیت حاکم و فرمان روا	۱۷۲
- رسول بحیثیت شارحِ کتاب اللہ	۱۷۴
۞ رسول اللہ ﷺ کی اِطاعت فرض ہے۔	۱۷۴
۞ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر وعیدیں	۱۷۶
۞ حدیث "وحی" ہے۔	۱۷۹
۞ قرآن وحدیث کا باہمی ربط و تعلق	۱۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ۳: بنیادی اصطلاحات

۞ آیت	۱۹۲
- قرآنی آیات کی تعداد	۱۹۲
- پہلے نازل ہونے والی آیات	۱۹۴
- فترتِ وحی سے متعلق ایک روایت کی	۱۹۴
- سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات	۲۰۱
- سب سے لمبی آیت	۲۰۴
- افضل و اعظم آیت	۲۰۸
- تحزیبِ قرآن	۲۰۹
- سبع طوَل	۲۱۱
- سورۃ	۲۱۱
- سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورۃ	۲۱۲
- المئین	۲۱۵
- المثانی	۲۱۷
- المفصل	۲۱۷
- مکی اور مدنی سورتیں	۲۱۷
- مدنی سورتوں کی خصوصیات	۲۱۷
- مکی سورتوں کی خصوصیات	۲۱۸
- مکی اور مدنی سورتوں کی تعداد اور ترتیب نزول	۲۱۸
فصل ۴ : قرآن مجید کے آداب	۲۲۱
- ۱: اسے خوب غور اور خاموشی سے سننا	۲۲۲
- ۲: قرآن مجید سنتے وقت اپنی زبان کو نہ ہلاؤ	۲۲۲
	۲۲۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳-: قرآن مجید کو ترتیل سے پڑھا جائے	۲۲۴
۴-: قرآن مجید پڑھنے سے پہلے تعوذ پڑھنا	۲۲۵
۵-: قرآن مجید پڑھنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا	۲۲۶
۶-: باوضوء ہو کر اسے ہاتھ لگانا	۲۲۹
۷-: ترتیب کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کرنا	۲۳۰
۸-: قرآن مجید کو خوش اِلحانی سے پڑھا جائے	۲۳۱
۹-: قرآن مجید کے خلاف کوئی بات نہ کہی جائے	۲۳۵
۱۰-: قرآن مجید کے اوپر کوئی اور کتاب نہ رکھی جائے	۲۳۵
۱۱-: تلاوت کرتے وقت اسے اپنی جھولی میں رکھے	۲۳۶
۱۲-: اگر کسی تختی سے مٹانا ہو تو دھو لیا جائے	۲۳۶
۱۳-: اسے گانے کے طرز پر نہ پڑھے	۲۳۶
۱۴-: اسے سونے سے مزین نہ کرے	۲۳۶
۱۵-: اسے زمین اور دیوار پر نہ لکھے	۲۳۷
۱۶-: جب قرآن مجید کو ختم کرے تو پھر سے شروع کرے	۲۳۸

فصل ۵: قرآن مجید کے نام: ۲۴۱

❁ قرآن مجید ذاتی نام	۲۴۳	۱-: اَلْهُدٰى	۲۵۷
۱-: اَلْكِتٰبُ	۲۴۳	۲-: مُصَدِّقٌ	۲۵۸
۲-: قُرْاٰن	۲۴۹	۳-: اَلْعِلْمُ	۲۵۸
۳-: اَلذِّكْرُ	۲۵۴	۴-: حَقٌّ	۲۵۸
۴-: اَلْفُرْقَانُ	۲۵۶	۵-: حَبْلُ اللّٰهِ	۲۵۸
۵-: اَلتَّنْزِيْلُ	۲۵۶	۶-: نِعْمَةُ اللّٰهِ	۲۵۹
❁ قرآن مجید صفاتی نام	۲۵۷	۷-: اَلْبَيَانُ	۲۵۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—۸:اَلْمَوْعِظَةُ	۲۵۹
—۹:شِفَآءٌ	۲۵۹
—۱۰:رَحْمَةٌ	۲۵۹
—۱۱:اَلْمُنَادِي	۲۶۱
—۱۲:بُرْهَانٌ	۲۶۲
—۱۳:اَلنُّوْرُ	۲۶۲
—۱۴:مُهَيْمِنٌ	۲۶۳
—۱۵:ذِكْرٰى	۲۶۴
—۱۶:مُفَصَّلٌ	۲۶۴
—۱۷:مُنَزَّلٌ	۲۶۴
—۱۸:كَلِمَةٌ	۲۶۵
—۱۹:عَدْلٌ	۲۶۵
—۲۰:كَلِمٰتُ اللّٰهِ	۲۶۵
—۲۱:اَلْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ	۲۶۵
—۲۲:اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ	۲۶۵
—۲۳:اَلسَّبِيْلُ	۲۶۵
—۲۴: بَيِّنَةٌ	۲۶۵
—۲۵:كَلَامُ اللّٰهِ	۲۶۵
—۲۶:اَلْحَكِيْمُ	۲۶۶
—۲۷:فَضْلُ اللّٰهِ	۲۶۶
—۲۸:اَلْمُبِيْنُ	۲۶۶
—۲۹:عَرَبِيٌّ	۲۶۷
—۳۰:اَحْسَنُ الْقَصَصِ	۲۶۷
—۳۱:اَلْحُكْمُ	۲۶۹
—۳۲:بَلَاغٌ	۲۶۹
—۳۳:اَلْعَظِيْمُ	۲۷۰
—۳۴:بُشْرٰى	۲۷۰
—۳۵:اَلتِّبْيَانُ	۲۷۰
—۳۶:اَلْهَادِیْ	۲۷۰
—۳۷:اَلْقَيِّمُ	۲۷۰
—۳۸:اَلْحَدِيْثُ	۲۷۱
—۳۹:وَحْيٌ	۲۷۱
—۴۰:اَلزَّبُوْرُ	۲۷۱
—۴۱:اَلْقَوْلُ	۲۷۲
—۴۲:اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ	۲۷۲
—۴۳:اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى	۲۷۲
—۴۴:مُبَارَكٌ	۲۷۲
—۴۵:اَلصِّدْقُ	۲۷۳
—۴۶اَحْسَنُ الْحَدِيْثِ	۲۷۳
—۴۷:مُتَشَابِهٌ	۲۷۳
—۴۸:اَلْمَثَانِيْ	۲۷۳
—۴۹:بَشِيْرٌ	۲۷۳
—۵۰:نَذِيْرٌ	۲۷۳
—۵۱:عَزِيْزٌ	۲۷۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—۵۲: اَلْمِیْزَانُ	۲۷۴	—۶۲: اَلْعَجَب	۲۷۶
—۵۳: اَلرُّوْحُ	۲۷۴	—۶۳: تَذْکِرَۃٌ	۲۷۶
—۵۴: عَلِیٌّ	۲۷۴	—۶۴: اَلنَّبَأُ الْعَظِیْمُ	۲۷۶
—۵۵: اَلْبَصَائِرُ	۲۷۴	—۶۵: صُحُف	۲۷۶
—۵۶: اَلْمَجِیْدُ	۲۷۵	—۶۶: مُکَرَّمَۃٌ	۲۷۶
—۵۷: اَلنَّجْمُ	۲۷۵	—۶۷: مَرْفُوْعَۃٌ	۲۷۶
—۵۸: حِکْمَۃٌ	۲۷۵	—۶۸: مُطَھَّرَۃٌ	۲۷۶
—۵۹: اَلنُّجُوْمُ	۲۷۵	—۶۹: اَلْفَصْلُ	۲۷۶
—۶۰: کَرِیْمٌ	۲۷۶	—۷۰: اَلْکَوْثَرُ	۲۷۶
—۶۱: اَمْرٌ	۲۷۶		

فصل ۶: سورتوں کے نام اور فضائل: ۲۷۷

مسئلہ فضیلت	۲۷۷	—سورۃ القرآن العظیم	۲۹۹
—پہلا قول	۲۷۷	—سورۃ الحمد—	۲۹۹
—دوسرا قول	۲۸۱	سورۃ الصّلاۃ	۳۰۰
—تیسرا قول	۲۸۲	اجتہادی نام	۳۰۱
—سورۃ الفاتحہ—	۲۸۳	—سورۃ الشافیۃ، سورۃ الشفاء	۳۰۱
توقیفی نام	۲۸۴	—سورۃ الرقیۃ	۳۰۲
—سورۃ الفاتحہ	۲۸۴	—سورۃ أساس القرآن	۳۰۳
—سورۃ أمّ الکتاب	۲۹۱	—اعظم سورۃ	۳۰۴
—سورۃ أمّ القرآن	۲۹۳	—سورۃ النور	۳۰۴
أمّ الکتاب اور أمّ القرآن کہنے کی وجہ	۲۹۳	—سورۃ الوافیۃ	۳۰۵
—سورۃ السبع المثانی	۲۹۷	—سورۃ الکافیۃ	۳۰۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—سورۃ الکنز	۳۰۶	—سورۃ الانفال—	۳۳۴
—سورۃ تَعَلُّمُ الْمَسْأَلَةِ	۳۰۶	فضائل سورۃ	۳۳۴
فضائل سورۃ	۳۰۷	—سورۃ التوبۃ—	۳۳۵
—سورۃ البقرۃ—	۳۱۳	—سورۃ البراءۃ	۳۳۵
—الزَّھراء: پھول	۳۱۴	—سورۃ التوبۃ	۳۳۶
—سنام القرآن: قرآن کا کوہان	۳۱۴	—سورۃ الفاضحۃ	۳۳۷
—فسطاطُ القرآن: قرآن کا خیمہ	۳۱۵	فضائل سورۃ	۳۳۷
فضائل سورۃ	۳۱۵	—سورۃ یونس—	۳۳۸
—سورۃ آل عمران—	۳۲۱	فضائل سورۃ	۳۳۹
— آل عمران	۳۲۱	—سورۃ ہود—	۳۴۲
—الزَّھراء: پھول	۳۲۱	فضائل سورۃ	۳۴۲
— طَیِّبَة	۳۲۱	—سورۃ یوسف—	۳۴۴
فضائل سورۃ	۳۲۲	فضائل سورۃ	۳۴۵
—سورۃ النساء—	۳۲۵	—سورۃ الرعد—	۳۴۶
فضائل سورۃ	۳۲۵	فضائل سورۃ	۳۴۷
—سورۃ المائدۃ—	۳۲۷	—سورۃ ابراہیم—	۳۴۷
—سورۃ العقود	۳۲۸	فضائل سورۃ	۳۴۷
فضائل سورۃ	۳۲۸	—سورۃ الحجر—	۳۴۸
—سورۃ الانعام—	۳۲۹	فضائل سورۃ	۳۴۹
فضائل سورۃ	۳۲۹	—سورۃ النحل—	۳۴۹
—سورۃ الاعراف—	۳۳۲	—سورۃ النِّعَم: نعمتوں والی سورۃ	۳۵۰
فضائل سورۃ	۳۳۳	فضائل سورۃ	۳۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—سورۃ بنی اسرائیل—	۳۵۱
—سورۃ الإسراء	۳۵۲
فضائل سورۃ	۳۵۳
—سورۃ الکہف—	۳۵۳
فضائل سورۃ	۳۵۴
—سورۃ مریم—	۳۵۶
فضائل سورۃ	۳۵۷
—سورۃ طٰہٰ—	۳۵۸
فضائل سورۃ	۳۶۲
—سورۃ الانبیاء—	۳۶۴
فضائل سورۃ	۳۶۴
—سورۃ الحج—	۳۶۵
فضائل سورۃ	۳۶۵
—سورۃ المؤمنون—	۳۶۸
فضائل سورۃ	۳۶۸
—سورۃ النور—	۳۶۹
فضائل سورۃ	۳۷۰
—سورۃ الفرقان—	۳۷۴
فضائل سورۃ	۳۷۴
—سورۃ الشعراء—	۳۷۵
فضائل سورۃ	۳۷۵
—سورۃ النمل—	۳۷۶
فضائل سورۃ	۳۷۶
—سورۃ القصص—	۳۷۶
فضائل سورۃ	۳۷۷
—سورۃ العنکبوت—	۳۷۷
فضائل سورۃ	۳۷۷
—سورۃ الروم—	۳۷۹
فضائل سورۃ	۳۸۱
—سورۃ لقمان—	۳۸۲
فضائل سورۃ	۳۸۲
—سورۃ الم السجدۃ—	۳۸۳
فضائل سورۃ	۳۸۳
—سورۃ الاحزاب—	۳۸۵
فضائل سورۃ	۳۸۶
—سورۃ سبا—	۳۸۶
فضائل سورۃ	۳۸۷
—سورۃ فاطر—	۳۸۷
فضائل سورۃ	۳۸۷
—سورۃ یٰس—	۳۸۷
فضائل سورۃ	۳۸۸
—سورۃ الصافات—	۳۹۳
فضائل سورۃ	۳۹۳
—سورۃ ص—	۳۹۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائل سورۃ	۳۹۵	فضائل سورۃ	۴۰۴
—سورۃ الزمر—	۳۹۵	—سورۃ محمد—	۴۰۵
فضائل سورۃ	۳۹۶	—سورۃ القتال	۴۰۶
—حوامیم سبعہ—	۳۹۶	فضائل سورۃ	۴۰۶
حوامیم سبعہ کے فضائل	۳۹۶	—سورۃ الفتح—	۴۰۷
—سورۃ المؤمن—	۳۹۸	فضائل سورۃ	۴۰۷
—سورۃ غافر	۳۹۸	—سورۃ الحجرات—	۴۰۹
—سورۃ حم المؤمن	۳۹۹	فضائل سورۃ	۴۰۹
فضائل سورۃ	۳۹۹	—سورۃ ق—	۴۱۰
—سورۃ حم السجدۃ—	۴۰۰	فضائل سورۃ	۴۱۰
—سورۃ فُصِّلت	۴۰۰	—سورۃ الذاریات—	۴۱۱
فضائل سورۃ	۴۰۱	فضائل سورۃ	۴۱۱
—سورۃ الشوریٰ—	۴۰۱	—سورۃ الطور—	۴۱۲
—سورۃ حم عسق	۴۰۱	فضائل سورۃ	۴۱۲
فضائل سورۃ	۴۰۲	—سورۃ النجم—	۴۱۳
—سورۃ الزخرف—	۴۰۲	فضائل سورۃ	۴۲۰
فضائل سورۃ	۴۰۲	—سورۃ القمر—	۴۲۰
—سورۃ الدخان—	۴۰۳	فضائل سورۃ	۴۲۱
فضائل سورۃ	۴۰۳	—سورۃ الرحمٰن—	۴۲۱
—سورۃ الجاثیۃ—	۴۰۳	—عروس القرآن	۴۲۱
فضائل سورۃ	۴۰۴	فضائل سورۃ	۴۲۱
—سورۃ الاحقاف—	۴۰۴	—سورۃ الواقعۃ—	۴۲۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائل سورۃ	۴۲۳
—سورۃ الحدید—	۴۲۶
فضائل سورۃ	۴۲۶
—سورۃ المجادلۃ—	۴۲۷
فضائل سورۃ	۴۲۷
—سورۃ الحشر—	۴۲۸
فضائل سورۃ	۴۲۸
—سورۃ الممتحنۃ—	۴۲۹
فضائل سورۃ	۴۳۰
—سورۃ الصف—	۴۳۰
فضائل سورۃ	۴۳۰
—سورۃ الجمعۃ—	۴۳۱
فضائل سورۃ	۴۳۱
—سورۃ المنافقون—	۴۳۲
فضائل سورۃ	۴۳۲
—سورۃ التغابن—	۴۳۳
فضائل سورۃ	۴۳۳
—سورۃ الطلاق—	۴۳۴
—سورۃ النساء القُصرٰی	۴۳۴
فضائل سورۃ	۴۳۵
—سورۃ التحریم—	۴۳۵
فضائل سورۃ	۴۳۵
—سورۃ الملک—	۴۳۵
—سورۃ تَبَارَکَ	۴۳۶
—سورۃ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ	۴۳۶
—سورۃ الْمُنْجِیَۃ	۴۳۶
—سورۃ الْمَانِعَۃ	۴۳۶
فضائل سورۃ	۴۳۶
—سورۃ القلم—	۴۳۸
فضائل سورۃ	۴۳۸
—سورۃ الحاقۃ—	۴۳۸
فضائل سورۃ	۴۳۸
—سورۃ المعارج—	۴۳۹
فضائل سورۃ	۴۳۹
—سورۃ نوح—	۴۳۹
فضائل سورۃ	۴۴۰
—سورۃ الجن—	۴۴۰
فضائل سورۃ	۴۴۰
—سورۃ المزمل—	۴۴۰
فضائل سورۃ	۴۴۱
—سورۃ المدثر—	۴۴۱
فضائل سورۃ	۴۴۱
—سورۃ القیامۃ—	۴۴۱
فضائل سورۃ	۴۴۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—سورۃ الدہر—	۴۴۲
—سورۃ الانسان	۴۴۲
فضائل سورۃ	۴۴۲
—سورۃ المرسلات—	۴۴۳
فضائل سورۃ	۴۴۳
—سورۃ النبا—	۴۴۴
فضائل سورۃ	۴۴۴
—سورۃ النازعات—	۴۴۵
فضائل سورۃ	۴۴۵
—سورۃ عَبَسَ—	۴۴۵
فضائل سورۃ	۴۴۵
—سورۃ التکویر—	۴۴۵
فضائل سورۃ	۴۴۶
—سورۃ الانفطار—	۴۴۶
فضائل سورۃ	۴۴۶
—سورۃ المطففین—	۴۴۷
فضائل سورۃ	۴۴۷
—سورۃ الانشقاق—	۴۴۸
فضائل سورۃ	۴۴۸
—سورۃ البروج—	۴۴۹
فضائل سورۃ	۴۴۹
—سورۃ الطارق—	۴۴۹
فضائل سورۃ	۴۵۰
—سورۃ الاعلیٰ—	۴۵۰
فضائل سورۃ	۴۵۰
—سورۃ الغاشیۃ—	۴۵۱
فضائل سورۃ	۴۵۱
—سورۃ الفجر—	۴۵۲
فضائل سورۃ	۴۵۲
—سورۃ البلد—	۴۵۲
فضائل سورۃ	۴۵۲
—سورۃ الشمس—	۴۵۳
فضائل سورۃ	۴۵۳
—سورۃ اللیل—	۴۵۴
فضائل سورۃ	۴۵۴
—سورۃ الضحیٰ—	۴۵۴
فضائل سورۃ	۴۵۴
—سورۃ الانشراح—	۴۵۵
فضائل سورۃ	۴۵۵
—سورۃ التین—	۴۵۵
فضائل سورۃ	۴۵۵
—سورۃ العلق—	۴۵۶
فضائل سورۃ	۴۵۶
—سورۃ القدر—	۴۵۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائل سورۃ	۴۵۷	—سورۃ الماعون—	۴۶۵
—سورۃ البینہ—	۴۵۷	فضائل سورۃ	۴۶۵
فضائل سورۃ	۴۵۷	—سورۃ الکوثر—	۴۶۵
—سورۃ الزلزال—	۴۵۹	فضائل سورۃ	۴۶۵
فضائل سورۃ	۴۵۹	—سورۃ الکافرون—	۴۶۶
—سورۃ العادیات—	۴۶۰	فضائل سورۃ	۴۶۶
فضائل سورۃ	۴۶۰	—سورۃ النصر—	۴۶۷
—سورۃ القارعۃ—	۴۶۱	فضائل سورۃ	۴۶۸
فضائل سورۃ	۴۶۱	—سورۃ اللہب—	۴۶۸
—سورۃ التکاثر—	۴۶۱	—سورۃ المسد	۴۶۸
فضائل سورۃ	۴۶۲	فضائل سورۃ	۴۶۸
—سورۃ العصر—	۴۶۲	—سورۃ الاخلاص—	۴۶۸
فضائل سورۃ	۴۶۲	—سُورَۃُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ	۴۶۹
—سورۃ الہمزۃ—	۴۶۳	فضائل سورۃ	۴۶۹
فضائل سورۃ	۴۶۳	—مُعَوِّذَتَین—	۴۷۲
—سورۃ الفیل—	۴۶۴	فضائل معوذتین	۴۷۲
فضائل سورۃ	۴۶۴	—سورۃ الفلق—	۴۷۳
—سورۃ قریش—	۴۶۴	—سورۃ الناس—	۴۷۳
فضائل سورۃ	۴۶۵		

فصل ۷: جمع وتدوین قرآن مجید:۴۷۴

—۱: قرآن مجید کو سب سے پہلے لوح محفوظ میں رکھا گیا۔	۴۷۴
—۲: قرآن مجید، بیت العزۃ میں	۴۷۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔۳: آسمان کے راستوں کی ناکہ بندی	۴۷۵
۔۴: وحی لانے والا زبردست فرشتہ	۴۷۵
۔۵: وحی لانے والے کے ساتھ پہرہ دار	۴۷۶
۔۶: جن پر نازل ہوا وہ بڑے برگزیدہ تھے۔	۴۷۶
۔۷: رسول اللہ ﷺ جلد سیکھنے کے لیے سیدنا جبرئیل کے ساتھ عجلت سے پڑھتے۔	۴۷۷
۔۸: وحی پوری ہونے کے بعد کاتبین وحی بلائے جاتے۔	۴۷۷
۔۹: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن مجید مدون تھا۔	۴۷۹
سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تدوین قرآن مجید	۴۷۹
۔۱۰: قرآن مجید میں لہجے	۴۸۲
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا تدوین قرآن مجید	۴۸۲
جامعِ قرآن مجید کون؟	۴۸۴
حفاظتِ قرآن مجید سے متعلق شبہات	۴۸۸
۔پہلا شبہ: بکری کا قرآن مجید کھانا	۴۸۸
۔دوسرا شبہ: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں کچھ سورتیں نہیں تھیں۔	۴۹۰
۔تیسرا شبہ: سیدنا عثمان کا قول: إنّ فيه لحناً وستقيمه العربُ بألسنتها	۴۹۲
۔چوتھا شبہ: سورۃ الانفال اور سورۃ البراءۃ کا قضیہ	۴۹۳
۔پانچواں شبہ: مصحف سیدنا علی رضی اللہ عنہ	۴۹۵
۔چھٹا شبہ: وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	۴۹۸
۔ساتواں شبہ: اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ	۴۹۹
۔آٹھواں شبہ: فرعون کا وزیر ہامان	۵۰۱

فصل ۸: کاتبینِ وحی: ۵۰۳

۔سیدنا ابان بن سعید رضی اللہ عنہ	۵۰۳	۔سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۵۰۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۵۰۴
—سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ	۵۰۴
—سیدنا حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ	۵۰۵
—سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ عنہ	۵۰۵
—سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۵۰۵
—سیدنا زبیر بن العوّام رضی اللہ عنہ	۵۰۶
—سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	۵۰۶
—اَلسِّجِلُّ	۵۰۹
—سیدنا شُرَحْبِیل بن حَسَنَة رضی اللہ عنہ	۵۱۱
—سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ	۵۱۱
—سیدنا عبداللہ بن اَرقم رضی اللہ عنہ	۵۱۱
—سیدنا عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ	۵۱۲
—سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	۵۱۲
—سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۵۱۲
—سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۵۱۲
—سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۵۱۲
—سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	۵۱۲
—سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما	۵۱۳
—سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مؤلفة القلوب؟	۵۱۷
—سیدنا معیقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ	۵۲۰
—سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	۵۲۰

فصل ۹: حفاظ قرآن مجید: ۵۲۱

فصل ۱۰: اسباب نزول: ۵۲۸

اس فن میں لکھنے والے	۵۲۸
—اسباب نزول کی اہمیت	۵۲۹
—علم اسبابِ نزول کے فوائد	۵۳۲
—اعتبار عموم لفظ کا ہے، نہ کہ خصوصِ سبب کا	۵۳۵
—اسباب نزول اور مناسبت	۵۳۷
—اسباب نزول کے بارے میں ضروری امر	۵۳۸
❁ سیدنا ثعلبہ بن حاطب اَنصاری رضی اللہ عنہ	۵۳۸
❁ سیدنا ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ فاسق تھے؟	۵۴۵
—ایک غلط استدلال	۵۴۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۱: ناسخ ومنسوخ: ۵۵۳

۔نسخ کے معنی	۵۵۳
۔نسخ سے متعلق متقدمین کی اصطلاح	۵۵۷
۔۱: كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَاحَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا	۵۶۱
۔۲: يٰاَيُّهَاالنَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ	۵۶۴
۔۳: يٰاَيُّهَاالنَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَامَلَكَتْ	۵۶۵
۔۴: يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓااِذَانَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً	۵۶۵
۔۵: يٰاَيُّهَاالْمُزَّمِّلُ ۞ قُمِ الَّيْلَ اِلَّاقَلِيْلًا ۞ نِّصْفَهٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا	۵۶۶
۔نسخ کا ثبوت کیسے ہوگا؟	۵۶۷

فصل ۱۲: انواع خطابات قرآن مجید: ۵۷۰

قرآن مجید میں خطاب کے مختلف انداز	۵۷۰
[۱] خطاب بھی عام ہو اور مراد بھی عام ہو	۵۷۰
[۲] خطاب بھی خاص ہو اور مراد بھی خاص ہو	۵۷۱
[۳] خطاب خاص ہو جب کہ مراد عام ہو	۵۷۱
[۴] خطاب عام ہو اور مراد خاص ہو	۵۷۳
[۵] خطاب جنس	۵۷۸
[۶] خطاب النوع: جس میں نوع سے خطاب ہو	۵۷۹
[۷] خطاب العین	۵۷۹
[۸] خطاب المدح	۵۸۰
[۹] خطاب الذم	۵۸۱
[۱۰] خطاب الكرامة	۵۸۲
[۱۱] خطاب الاہانة	۵۸۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۱۲] خطاب تہکم	۵۸۳
[۱۳] واحد لفظ کے ساتھ جمع کو خطاب	۵۸۳
[۱۴] واحد کو جمع کے لفظ کے ساتھ خطاب کرنا	۵۸۵
[۱۵] واحد اور جمع کو تثنیہ کے ساتھ خطاب	۵۸۸
[۱۶] تثنیہ کو واحد کے لفظ کے ساتھ خطاب کرنا	۵۸۹
[۱۷] واحد کے بعد جمع سے خطاب	۵۹۰
[۱۸] خطاب کسی معین کو ہو اور مراد غیر ہو	۵۹۱
[۱۹] خطابِ اعتبار یعنی: عبرت کے لیے خطاب	۵۹۶
[۲۰] خطاب معین شخص کو ہو اور پھر اس سے عدول ہو	۵۹۷
[۲۱] خطاب تلوین: یعنی کلام میں ایک اسلوب سے دوسرے کی طرف منتقل ہونا	۵۹۷
[۲۲] جمادات سے خطاب	۵۹۸
[۲۳] خطابِ تَہیِیج: یعنی کسی کو کسی بات پر اُبھارنا یا شوق دلانا	۵۹۹
[۲۴] خطاب اِغضاب؛ یعنی: غصہ دلانے والا خطاب	۶۰۰
[۲۵] خطاب تَشْجِیع وتحریض	۶۰۰
[۲۶] خطاب تنفیر: کسی چیز سے نفرت دلانا	۶۰۱
[۲۷] خطاب تَحَنُّن واِستعطاف	۶۰۲
[۲۸] خطاب تَحبِیب: وہ خطاب جس میں محبت بھرا انداز ہو	۶۰۲
[۲۹] خطاب تعجیز: کسی کو عاجز وکمزور ثابت کرنے کے لیے خطاب کرنا	۶۰۲
[۳۰] خطاب تحسر وتلہف: یعنی حسرت آمیز خطاب	۶۰۳
[۳۱] خطاب تکذیب: کسی کو جھوٹا قرار دینا	۶۰۳
[۳۲] خطاب تشریف؛ یعنی: عزت افزائی کا خطاب	۶۰۳
[۳۳] خطاب معدوم	۶۰۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۳ :قرآن مجید، ایک کلام معجز:۶۰۵

- معجزہ کی تعریف	۶۰۵	[۲] الفاظ کا اعجاز	۶۱۰
- اس فن سے متعلق کتابیں	۶۰۶	[۳] اُسلوب کا اعجاز	۶۱۴
- اعجازِ قرآن مجید کیا ہے؟	۶۰۶	[۴] جزالتِ کلام	۶۱۵
- وجوہ اعجازِ قرآن مجید	۶۰۸	[۵] ترکیب کا اعجاز	۶۱۶
[۱] إعجاز بالصَّرفَة	۶۰۸	- انیس کا ہندسہ	۶۱۸

فصل ۱۴: فواتح وخواتم سور القرآن:۶۲۳

- فواتح السور کا مفہوم	۶۲۳	- ۶: کلامِ شرط سے آغاز	۶۳۴
- فواتح سور القرآن کی اَقسام	۶۲۴	- ۷: صیغہ امر سے آغاز	۶۳۴
- ۱: حمد وثناء سے آغاز	۶۲۴	- ۸: استفہام سے آغاز	۶۳۵
- ۲: حروف تہجی یا حروف مقطعات	۶۲۵	- ۹: دعاء سے آغاز	۶۳۵
- حروف مقطّعات کے مفہوم	۶۲۷	- ۱۰: تعلیل سے آغاز	۶۳۵
- ۳: نداء سے آغاز	۶۳۱	فواتح السور اور شاہ ولی اللہ	۶۳۵
- ۴: جملہ خبریہ سے آغاز	۶۳۲	- خواتم سور القرآن	۶۳۸
- ۵: قسم سے آغاز	۶۳۳	- خواتم السور پر شاہ ولی اللہ کی بحث	۶۴۰

فصل ۱۵: عِلم المُناسَبة:۶۴۲

۞ فکر نظم کا ارتقاء	۶۴۴	- ابن الاخشید	۶۴۵
- ابوعبیدہ معمر بن مثنی	۶۴۴	- ابوعلی حسن بن علی بن نصر	۶۴۵
- اصمعی	۶۴۵	- ابن قتیبۃ	۶۴۶
- فراء دیلمی	۶۴۵	- محمد بن زید واسطی	۶۴۶
- ابراہیم نظام	۶۴۵	- ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمانی	۶۴۶
- جاحظ	۶۴۵	۞ عِلمُ المُنَاسَبَة میں لکھنے والے	۶۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-ابوبکر نیشاپوری	۶۴۸	- جلال الدین سیوطی	۶۵۳
-ابوالفرج احمد بن مقریٰ ہمدانی	۶۴۹	- خطیب شربنی	۶۵۴
- عبدالقاہر جرجانی	۶۴۹	-ابوالسعود	۶۵۴
- زمخشری	۶۴۹	- سید محمود آلوسی	۶۵۴
-ابوبکر ابن العربی	۶۴۹	-عِلمُ الْمُنَاسَبَةِ کے مخالف	۶۵۴
- فخر الدین رازی	۶۵۰	- قاضی شوکانی اور عِلمُ الْمُنَاسَبَة	۶۵۶
-ابوجعفر بن زبیر غرناطی	۶۵۲	- علامہ عزالدین اور علم المناسبة	۶۵۹
- برہان الدین بن عمر البقاعی	۶۵۲	- ربط و مناسبة کی چند مثالیں	۶۶۰
- علاؤالدین مہمائی	۶۵۲		

رَبَّنَا!

اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

رَبَّنَا!

اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شذرات

رَبِّ لُطْفُكَ دَائِماً

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ (۱).

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. [سورة آل عمران ۳:۱۰۲]

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْراً وَّنِسَاءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً.

[سورة النساء ۴:۱]

---

(۱) حافظ ابن القیم لکھتے ہیں کہ: الأحاديث كلها متفقةٌ على أن نستعينه و نستغفره و نعوذ به' بالنون' و الشهادتان بالإفراد. قال شيخ الإسلام ابن تيمية: لما كان كلمة الشهادة لا يتحملها أحدٌ عن أحدٍ و لا تقبل النيابة بحال' أفرد الشهادة بها' ولما كانت الإستعانة و الإستعاذة و الإستغفار يقبل ذلك' فيستغفر الرجل لغيره' و يستعين الله لغيره' و يستعيذ بالله له' أتى فيها بلفظ الجمع' ولهذا يقال: أللهم أعنّا و أعذنا و اغفرلنا. [تهذیب السنن ۳:۵۴]

''اس حدیث کے تمام طرق میں نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بہ نون [جمع متکلم] کے ساتھ آئے ہیں' جب کہ کلمہ شہادت میں اِفراد [واحد متکلم] کے صیغہ کے ساتھ آیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ شہادت میں کوئی کسی کی نیابت نہیں کر سکتا' اسی وجہ سے اس کے لیے مفرد کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جب کہ استعانت' استعاذہ اور استغفار میں لوگ ایک دوسرے کی نیابت کر سکتے ہیں' اس واسطے ان کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا۔''

کچھ لوگوں نے اس مسنون خطبہ کی شکل ہی بگاڑ دی ہے' اس میں أَشْهَدُ کے بجائے نَشْهَدُ پڑھتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے بابرکت الفاظ کو ناکافی جان کر اس میں وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ کا اضافہ کر کے سنت میں تحریف کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ [سورۃ الاحزاب ۳۳: ۷۰-۷۱]

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

[۱]

قرآن مجید جو دین اسلام کی اساس و بنیاد ہے، جان و مال کی حفاظت کا محکم اور اٹل دستور ہے۔ بدی اور بدکرداری کو نابود کرنے کا ایک ناقابل تنسیخ اور ناقابل تردید ضابطہ حیات ہے۔ کوئی آسمانی الہامی یا غیر الہامی کتاب ایسی نہیں بتائی جاسکتی جس کو ہر اعتبار اور ہر حیثیت سے قرآن مجید کی طرح کامل اور ناطق کہا جاسکے۔ یہ قرآن مجید ہی ہے جس نے پہاڑوں کی طرح جمے ہوئے لوگوں کو اُن کی جگہ سے ہٹادیا۔ قلوبِ بنی آدم کی زمین کو پھاڑ کر اُس میں معرفتِ الٰہی کے شیریں چشمے جاری کر دیے۔ وصول الی اللہ کے دشوار گذار راستے برسوں کی جگہ منٹوں میں طے کرادیے۔ مُردہ قوموں اور پژمردہ دلوں میں ابدی زندگی کی روح پھونک دی۔

قرآن مجید معاش و معاد کا کامل ترین دستور العمل اور حلال و حرام اور جائز و ناجائز کا جامع ترین آئین ہے۔ اِنس و جن کی تہذیب و تزکیہ اور ان کی انفرادی و اجتماعی برتری اور سازگاری کا مکمل قانون ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کے لیے بغیر تخصیص زمان و مکان اور بدوں لحاظِ رنگ و نسل نہایت عمدہ، متین اور جامع تعلیم پیش کرتا ہے، وہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور نبوت و معاد سے بحث کرتا ہے اس طرح وہ دیگر اصولی عقائد و اعمال، اخلاق و معاملات اور تمدن، تہذیب اور سیاست سے بھی اُصولی اور کُلّی حیثیت سے بحث کرتا ہے اور زندگی کے کسی اہم اور قابلِ قدر پہلو اور گوشہ کو اُصولی طور پر تاریکی میں چھوڑ کر اپنے متبعین کو متحیر اور ششدر نہیں چھوڑتا۔

قرآن مجید کی موجودگی میں کسی شخص کو اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے اصولی طور پر کسی دوسری مشعلِ راہ کی مطلقاً کوئی حاجت باقی نہیں رہتی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور حق و صداقت کی علم بردار اور رہبرِ معرفتِ باری تعالیٰ اور ہادی سبیلِ رب کی آمد سے خزانِ ضلالت بالکل ختم ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکی ہے اور کلمہ حق کا موسمِ ربیع شروع ہو کر اپنے کمالِ عروج تک پہنچ چکا ہے' مگر اس کا کیا ہو گا کہ:

بہ بندِ صوفی و ملّا اسیری حیات از حکمتِ قرآن نگیری

بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست کہ از یٰسؔ اُو آساں بمیری

[کلیاتِ اقبال' فارسی: ۹۵۵' ارمغان حجاز: ۷۳]

''صوفی اور ملاّ کے دام میں پھنسے ہوئے شخص! تم قرآن مجید کی حکمت و موعظت سے حیات کیوں حاصل نہیں کرتے؟ قرآن مجید سے تمہارا اِس کے سوا کوئی اور واسطہ کیا ہے کہ اس کی سورۃ یٰسٓ سے کوئی شخص آسانی کے ساتھ مر جاتا ہے۔''

[۲]

جوں جوں قیامت قریب ہوتی جا رہی ہے' توں توں فتن و مصائب کا دروازہ کشادہ تر ہوتا جا رہا ہے اور دینی اور دنیوی فتنوں کا غیر مختتم سلسلہ شروع ہوتا جا رہا ہے' جو کسی طرح ختم ہونے میں نہیں آتا اور زمانہ بزبانِ حال یوں گویا ہے کہ:

مری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں

میں اپنی تسبیح روز و شب کا شمار کرتا ہوں دانہ دانہ

اس نازک دور میں ہر بے عمل' فتنہ جو اور محض ذہنی عیاشی کرنے والے مرد و خواتین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ قرآن عزیز کو بازیچہ اطفال بنایا جائے۔ اسلامی عقائد اور اَقدار و اعمال سے رستگاری حاصل کی جائے اور دینی قیود و حدود کو خیر باد کہہ کر من مانے عقائد' اعمال اور عبادات اپنائے جائیں اور اپنی نارسا اور ناقص عقل کے بل بوتے پر قرآن کریم کی تعلیمات میں تحریف کی جائے۔

یہی لوگ اپنے غیر اسلامی بلکہ ملحدانہ خیالات' شرکی عقائد' برے اعمال اور ہندوانہ اور یہودیانہ رسومات کے لیے بھی وحی الٰہی کی تائید حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہیں' بلکہ بعض چراغ بکف قسم کے طالع آزما تو بزعمِ خویش دلائل کا ڈھیر جمع کرنے کے لیے محکمات پر ہاتھ صاف کرنے کو بھی عین منہاج القرآن قرار دینے سے بھی نہیں چوکتے۔

یہی لوگ تاریخ کو دلیل مانتے ہیں۔ قصیدے اور غزلیں ان کے ہاں مسلم ہیں۔ غیر معصوم لوگوں کے غیر معصوم اقوال و اعمال' اُن کے اوہام اور تفردات اور ان کے تقشفات اور شطحیات پر تو اُن کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتماد ہے لیکن دوسری طرف کتاب مقدس ہے جسے قدم قدم پر ٹھکرایا جا رہا ہے' اس کے من مانے مطالب بیان کیے جا رہے ہیں اور اس کی خالص اور شہد سے میٹھے اور ٹھنڈے تعلیمات کو پامال کیا جا رہا ہے اور کتاب اللہ کی ایسی تأویل وتفسیر کرتے ہیں کہ بقول علامہ اقبال (۱):

زِ مَن بر صوفی و ملاّ سلامے کہ پیغام خدا گفتند مارا
ولے تأویلِ شاں در حیرت انداخت خدا و جبرئیل و مصطفیٰ را

[کلیات اقبال فارسی:۹۵۶' ارمغان حجاز:۷۴]

''میں صوفی اور عالمِ دین کو سلامِ [عقیدت] پیش کرتا ہوں کہ مجھ تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا لیکن یہ لوگ قرآن مجید کی جو تأویل وتفسیر کرتے ہیں اُس نے اللہ تعالیٰ' جبرئیل امین اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو حیرت میں ڈالا ہے۔''

بہرکیف علوم القرآن کی صورت میں قرآن مجید کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین.

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صٰلِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

يَا رَبِّ ! إِنَّ ذُنُوبِي قَدْ أَحَطْتَ بِهَا عِلْماً وَ بِي وَ بِإِعْلَانِي وَ إِسْرَارِي
أَنَا الْمُوَحِّدُ لٰكِنِّي الْمُقِرُّ بِهَا فَهَبْ ذُنُوبِي لِتَوْحِيدِي وَ إِقْرَارِي

ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف
۲۶ مئی ۲۰۰۷ء

---

(۱) شیخ محمد اقبال ۲۰ ذوالحجہ ۱۲۸۹ = ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آباء واجداد ''سپرو گوت'' کے کشمیری پنڈت تھے جو اٹھارویں صدی ہجری میں حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے تھے۔ والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ شمس العلماء میر حسن سے حصولِ علم کیا۔ ۱۸۹۹ء میں ایم اے کیا۔ اگست ۱۹۰۵ء میں میونخ، جرمنی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۲۱-اپریل ۱۹۳۸ء کو وفات پا گئے۔ [اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۳:۷ ومابعد]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:۱

علوم القرآن

علوم القرآن سے کیا مراد ہے؟

علوم القرآن مرکب اضافی ہے جس کا معنیٰ ہے: ''قرآن مجید کے علوم۔'' اصطلاحی طور پر علوم القرآن سے مراد ہر وہ علم ہے جو کسی نہ کسی حیثیت سے قرآن مجید کی تبیین، توضیح اور تفسیر کرتی ہے، جیسے: علم التفسیر، علم اسباب النزول، علم اِعجاز القرآن، علم المکی والمدنی اور علم النّاسخ والمنسوخ وغیرہ۔

علوم القرآن کا آغاز

پہلی وحی کا زمانہ علوم القرآن کے ظہور کا زمانہ ہے۔ غارحراء [1] میں جب پہلی وحی نازل ہوئی، تب سے علوم القرآن کا آغاز ہوا جس سے اِن علوم قرآن کا استنباط ممکن ہے:

- نزولِ قرآن —سب سے پہلے نازل ہونے والی وحی
- قراءۃ —وحی کا مفہوم

پہلی وحی کے بعد قرآن مجید حسبِ حالات و واقعات نازل ہوتا رہا اور وقتاً فوقتاً حسبِ موضوعات علوم القرآن میں اضافہ ہوتا رہا جن کو صحابہ کرام ؓ اپنے پاس محفوظ کرتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور صحابہ کرام ؓ اور تابعین کے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید بے شمار علوم پر مشتمل ہے جن سے واقفیت ضروری ہے۔ اس کے کئی شواہد ہیں۔

---

(۱) حِراء/حُراء/حَراء: مکۃ المکرمۃ سے شمال مشرق کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلے پر جبلِ ثَبیر کے بالمقابل ایک پہاڑ ہے، ان دونوں کا ذکر اکثر اوقات ایک ساتھ آتا ہے اور بعض اوقات انھیں سمندر کی دو لہروں سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ حراء جبلِ ثَبیر سے زیادہ بلند ہے اور اس کے اوپر ایک سیدھی ڈھلوان اور پھسلواں چوٹی ہے۔
[معجم البلدان، یاقوت حموی ۲:۲۳۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ[1] فرماتے ہیں: ضَمَّنِي رسول اللّٰهِ ﷺ وقال: أللهمَّ عَلِّمهُ الكتابَ.
[صحیح بخاری' کتاب العلم[۳] باب قول النبی ﷺ: اللھم علمہ الکتاب[۱۷] حدیث:۷۵]

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور دعاء دی: اے اللہ! اسے [اپنی] کتاب کا علم عطا فرما۔''

اس سے مراد قرآن مجید کے سارے علوم ہیں جیسے: قراءۃ' حفظ' تفسیر' معرفت اسبابِ نزول' احکام القرآن اور ناسخ و منسوخ وغیرہ۔ اس طرح کی ایک اور روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

أللهم فَقِّهْهُ فِي الدِّين وَعَلِّمْهُ التأويلَ. [مسند احمد۱:۲۶۶'۳۱۴]

''یا اللہ! اِسے دین میں فقاہت نصیب فرما اور اِسے تأویل کا علم عطا فرما!!''

تأویل سے مراد تفسیر قرآن مجید کا علم ہے جو علوم القرآن میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اَسلاف کی تفسیریں علوم القرآن، جیسے: قراءات' اسبابِ نزول' ناسخ و منسوخ' مکی و مدنی' خاص و عام' اَضداد' معرب اور مشکل القرآن کے حل سے بھری پڑی ہیں۔

-سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ[2] فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خيرُكم مَن تَعَلَّمَ القرآنَ وعَلَّمَهُ. [صحیح بخاری' کتاب فضائل القرآن[۶۶] باب: خيرُكم مَن تعَلَّمَ القرآنَ وعلّمَهُ[۲۱] حدیث:۵۰۲۷]

---

(۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب' قرشی' ہاشمی' ۳ قبل ہجری=۶۱۹ء کو پیدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی' جلیل القدر صحابی ہیں۔ حبر الامۃ [امت کے عالم] اور ترجمان القرآن جیسے القاب سے نوازے گئے۔ طائف میں سکونت پذیر تھے اور وہیں ۶۸ھ=۶۸۷ء کو وفات پائی۔
[اسد الغابۃ۳:۹۶' ترجمہ:۳۰۳۸' الاعلام۴:۹۵]

(۲) عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان بن ابی العاص بن امیۃ' قریش میں سے تھے۔ ذوالنورین لقب تھا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیاں: سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما یکے بعد دیگرے اُن کے عقد میں آئیں۔ تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ اُن کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ۴۷ قبل ہجرت=۵۷۷ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے اسلام میں ایمان لائے۔ ۲۳ ہجری کو شہادتِ فاروقی رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے۔ ۳۵ھ=۶۵۶ء کو ۸۲ برس کی عمر میں شہادت پائی۔ [الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ۲:۴۶۲' الاعلام۴:۲۱۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے دوسروں کو سکھائے۔‘‘

یہ ایک خبر مطلق ہے۔ اس میں کوئی قید اور حد بندی نہیں ہے اس لیے اس سے مراد قرآن مجید کے سارے علوم ہیں‘ خواہ وہ اس کی قراءۃ ہو‘ اس کا حفظ ہو یا اس کی تفسیر وغیرہ۔

- سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ (۱) سے پوچھا گیا کہ: أخبرنا عن عبد اللّٰه‘ قال: عَلِمَ القُرآنَ و السُّنَّةَ‘ و كفى به عالِماً.

[مصنف ابن ابی شیبۃ ۱۷: ۱۹۶‘ کتاب الفضائل [۳۰] باب ما ذکر فی عبد اللہ بن مسعود [۲۸] حدیث: ۳۲۹۰۴]

’’ہمیں سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷛ (۲) کے بارے میں کچھ بتائیے؟ فرمایا: اُنھوں نے قرآن اور سنت کا علم حاصل کیا اور یہی علم کافی ہے۔‘‘

- سفیان بن حسین (۳) کہتے ہیں: مجھے ایاس بن معاویۃ (۴) نے کہا: إنِّي أراكَ قَدْ كَلِفتَ

---

(۱) علی ﷛ بن ابی طالب‘ ہاشمی‘ قرشی‘ نبی ﷺ کے چچا زاد اور داماد تھے۔ چوتھے خلیفہ راشد‘ سابقون اولون اور عشرۃ مبشرۃ میں سے ہیں۔ مکہ معظمہ میں ۲۳ ق ھ = ۶۰۰ء کو پیدا ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے سایہ عاطفت میں پلے بڑھے۔ ۳۵ھ کو خلیفہ منتخب ہوئے۔ ۱۷ رمضان ۴۰ھ = ۶۶۱ء کو شہادت پائی۔

[الاستیعاب: ۵۲۷‘ ترجمہ: ۱۸۶۶‘ الاعلام ۴: ۲۹۵]

(۲) عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب ہذلی ابو عبد الرحمٰن ﷛‘ اکابر صحابہ میں سے تھے۔ فاضل و عاقل تھے اور رسول اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ قریب۔ سابقون اولون میں سے تھے۔ آپ ہی نے سب سے پہلے حرم مکہ میں جہر سے قرآن سنایا۔ رسول امین ﷺ کے خادم خاص تھے۔ نبی ﷺ کے دفات پا جانے کے بعد کوفہ تشریف لے گئے جہاں سے سیدنا عثمان ﷛ کے دور خلافت میں واپس آ گئے۔ مدینہ منورہ میں ۳۲ھ = ۶۵۳ء کو تقریباً ۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ [اسد الغابۃ ۳: ۱۶۷‘ ترجمہ: ۳۱۸۳‘ الاعلام ۴: ۱۳۷]

(۳) سفیان بن حسین‘ ابو الحسن/ ابو محمد۔ ثقہ راوی تھے۔ حدیث میں بکثرت غلطی کا شکار ہوتے تھے۔ مہدی کے اتالیق و مؤدب تھے۔ انھیں کی خلافت میں ’’رے‘‘ میں وفات ہوئی۔ [طبقات ابن سعد ۷: ۳۱۲]

(۴) ایاس بن معاویۃ بن قرۃ بن ایاس بن ہلال مزنی ابو واثلۃ بصری قاضی۔ ۴۶ھ = ۶۶۶ء کو پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے نہایت محفوظ حافظہ سے نوازا تھا۔ ذکاوت و ذہانت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے جد امجد صحابی تھے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ کبیر میں اور امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے ان سے احادیث لی ہیں۔ ۱۲۲ھ = ۷۴۰ء کو واسط میں وفات پائی۔ [تہذیب الکمال ۳: ۴۰۷‘ ترجمہ: ۵۹۴‘ الاعلام ۲: ۳۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بـعلم القرآن فاقرأعَلَيَّ سورةً وفَسِّرحتى أنظُرَفيما عَلِمتَ'قال:ففعلتُ.فقال لي:إحفَظ عَلَيَّ ما أقولُ لكَ.إيَّاكَ والشَّناعَةَ في الحديثِ'فإنّه قَلَّمَا حَمَلَها أحَدٌ إِلَّا ذَلَّ في نفسه و كُذِّبَ فِي حديثه.[صحیح مسلم۱:۱۱'المقدمۃ'باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع[۳]

''میں دیکھتا ہوں کہ تم قرآن مجید کا علم حاصل کرنے میں بہت محنت کرتے ہو تو میرے سامنے ایک سورۃ پڑھو پھر اس کی تفسیر بیان کرو تا کہ میں تمھارا علم پرکھوں۔ سفیان نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا۔ اِیاس نے کہا: میری یہ بات یاد رکھو کہ ایسی حدیثیں مت بیان کرو جس سے لوگ تمھیں برا جان کر تمھیں جھوٹا کہیں اس لیے کہ جس نے یہ شناعت کا یہ طریقہ اختیار کیا وہ خود کو ذلیل سمجھنے لگا اور دوسرے لوگوں نے بھی اُسے جھوٹا کہا۔''

صحابہ کرام ﷺ خالص عرب تھے اور عربی زبان کا بڑا پاکیزہ ذوق رکھتے تھے۔ اُنھیں جب قرآن مجید کے فہم و اِدراک میں کوئی دشواری پیش آتی تو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے اور اُس کا شافی جواب پاتے چنانچہ احادیث میں ہے کہ:

-لَمَّانزَلَت هذه الآية : اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يَلۡبِسُوۡۤا اِيۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ' شَقَّ ذلك على أصحاب النبي ﷺ وقالوا:أيُّنا لَم يَظلِمُ نفسَه؟ فقال رسول الله ﷺ:ليس كماتظنون'إنما هو كما قال لقمان لابنه:يٰبُنَیَّ لَاتُشۡرِكۡ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ.

[صحیح بخاری' کتاب الایمان[۲] باب ظلم دون ظلم[۲۴] حدیث:۳۲' کتاب احادیث الانبیاء[۶۰] باب: واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا[۸] حدیث:۳۳۶۰' کتاب احادیث الانبیاء[۶۰] باب ولقد آتینا لقمان الحکمۃ[۴۱] احادیث ۳۴۲۸-۳۴۲۹' کتاب التفسیر[۶۵] تفسیر سورۃ لقمان[۳۱] حدیث:۴۷۷۶' کتاب استتابۃ المرتدین[۸۹] باب اثم من اشرک باللہ وعقوبتہ[۱] حدیث:۶۹۱۸ کتاب[۸۹] باب ماجاء فی المتأولین[۹] حدیث:۶۹۳۸]

''جب سورۃ الانعام کی آیت[۸۲] اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يَلۡبِسُوۡۤا اِيۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ (۱) نازل ہوئی تو صحابہ کرام ﷺ گھبرا اٹھے اور دربارِ رسالت میں عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں ایسا کون شخص ہے جس نے ایمان لانے کے بعد کوئی ظلم اور معصیت نہ کی ہو' پس

---

(۱) جو لوگ ایمان لائے پھر انھوں نے اپنے ایمان میں کوئی ظلم شامل نہیں کیا' یہی لوگ ہیں جنھیں امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کے بموجب تو ہم میں کوئی بھی امن و ہدایت کا مستحق نہیں رہتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں ظلم سے مراد ہر ظلم و زیادتی نہیں بلکہ خاص شرک مراد ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں شرک کو ظلم ہی سے تعبیر کیا گیا ہے: اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (۱) [سورۃ لقمان ۳۱: ۱۳]۔"

یہ جواب سن کر صحابہ کرام ﷺ کے دل مطمئن ہو گئے اور ان کا تردد جاتا رہا۔

- آیت کریمہ: اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا (۲). [سورۃ التوبۃ ۹: ۳۱]

جب نازل ہوئی تو سیدنا عدی بن حاتم ﷺ (۳) -جو اہل کتاب میں سے تھے اور ۷ ہجری کو مشرف باسلام ہوئے تھے- نے پوچھا: یا رسول اللہ! نصرانی تو احبار و رہبان کی عبادت نہیں کرتے؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ: أما انهم لم يكونوا يعبدونهم، ولكنهم كانوا إذا أحلّوا لهم شيئاً استحلوه و إذا حرموا عليهم شيئاً حرموه (۴).

[سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن [۴۸] باب تفسیر سورۃ التوبۃ [۱۰] حدیث: ۳۰۹۵، معجم کبیر طبرانی ۱۷: ۹۲، حدیث: ۲۱۸، تفسیر ابن جریر ۶: ۳۵۴، فقرات: ۱۶۶۴۱-۱۶۶۵۸]

---

(۱) یقیناً شرک ہی ظلم عظیم ہے۔

(۲) انھوں نے اللہ کے سوا اپنے فقیہوں اور راہبوں کو رب بنا ڈالا اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ انھیں صرف ایک ہی معبود کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔

(۳) عدی بن حاتم ﷺ: حاتم طائی کے قابلِ فخر فرزند تھے۔ دادا کا نام عبداللہ اور پردادا کا نام سعد بن الحشرج تھا۔ ابوطریف اور ابووہب کنیت تھی۔ ۷ ہجری کو مشرف باسلام ہوئے۔ نہایت عاقل صحابی تھے۔ فتح عراق میں شریک تھے۔ کوفہ میں رہائش پذیر تھے۔ محدثین نے ان سے ۱۶۶ احادیث نقل کی ہیں۔ ۶۸ھ = ۶۸۷ء کو ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۳: ۱۶۲-۱۶۵، الاعلام ۴: ۲۲۰]

(۴) اس روایت کی سند اگرچہ ضعیف ہے، اس لیے کہ:

-۱: اس کے راوی حسین بن یزید بن یحییٰ طحان کوفی کے بارے میں امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: لین الحدیث [حدیث کے باب میں کمزور] ہیں۔ [الجرح والتعدیل ۳: ۶۷، ترجمہ: ۳۰۴]

مگر امام ابن حبان الثقات ۸: ۱۸۸ میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

-۲: ایک اور راوی عبدالسلام بن حرب بن سلم نہدی کے بارے میں امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں: ثقہ وصدوق =

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’آیا یہ بات نہیں ہے کہ جو وہ حرام کر دیں اُس کو وہ حرام مان لیتے ہیں اور جس چیز کو جائز کر دیں اُس کو وہ جائز مان لیتے ہیں؟ بولے: یہ بات تو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی ان کو رب بنانا اور یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمائی اور آپ کو علم کثیر سے نوازا تھا۔ آپ اس کتاب کی تبیین و تفسیر پر مأمور تھے جیسا کہ اِرشاد ہے:

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَيْهِمْ [سورۃ النحل ۱۶:۴۴]

حواشی صفحہ سابقہ

تھے۔ [الجرح والتعدیل ۶:۴۷، ترجمہ:۲۴۶]

امام ترمذی انھیں ثقہ اور حافظ کہتے ہیں۔

[سنن ترمذی ۳:۲۰، کتاب الزکاۃ [۵] باب ما جاء فی زکاۃ البقر [۵] عقب حدیث:۶۲۲]

مگر امام ابن سعد لکھتے ہیں: و كان به ضعف في الحديث. [الطبقات الکبریٰ ۶:۳۸۶]

’’حدیث کے معاملے میں ضعیف تھے۔‘‘

امام ابن حبان نے ان کو الثقات ۷:۱۲۸ میں ذکر کیا ہے۔

امام عِجلی فرماتے ہیں: هو عند الكوفيين ثقة ثبتٌ، والبغداديون يستنكرون بعض حديثه، والكوفيون أعلم به. [تاریخ الثقات:۳۰۳، ترجمہ:۱۰۰۱]

’’کوفیوں کے نزدیک ثقہ اور پختہ راوی ہیں البتہ بغدادی محدثین ان کی بعض روایات کو منکر جانتے ہیں مگر کوفی ان کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔‘‘

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ثِقَةٌ حَافِظٌ لَهُ مَنَاكِيرُ. [تقریب التہذیب:۳۸۷، ترجمہ:۴۰۶۷]

’’ثقہ اور حافظ ہیں اور اُن کی کچھ روایات منکر ہیں۔‘‘

۳۔ غُطیف بن اعین شیبانی جزری کے بارے میں اسی روایت کے عقب میں امام ترمذی فرماتے ہیں: ليس بمعروف في الحديث. [سنن ترمذی، بذیل حدیث:۳۰۹۵]

’’حدیث کی روایت کے بارے میں معروف نہیں۔‘‘

مگر امام ابن حبان نے مجاہیل و مستورین کے متعلق اپنے موقف کی رو سے الثقات ۷:۳۳۱ میں ان کا نام درج کیا ہے اس لیے محدث البانی لکھتے ہیں:

یہ حدیث حسن ہے۔ [صحیح ترمذی، حدیث:۲۴۷۱، غایۃ المرام:۲۰، حدیث:۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے تم پر یاد دِہانی اُتاری تاکہ تم لوگوں پر اس چیز کو اچھی طرح واضح کردو جو اُن کی طرف اتاری گئی ہے۔''

اس لیے عہد رسالت میں اگر صحابہ کرام ؓ کو قرآن مجید میں کوئی مشکل پیش آتی تو رسول اللہ ﷺ اسے حل کر دیتے' چنانچہ آیت کریمہ:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ. [سورۃ البقرۃ ۲:۱۸۷]

''کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سیاہ وسفید دھاگہ میں تمھیں فرق معلوم ہونے لگے۔''

جب نازل ہوئی تو سیدنا عدی بن حاتم ؓ نے دو دھاگے: ایک سفید اور دوسرا سیاہ لے کر اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیے اور رات میں ان دھاگوں کو دیکھتے رہے جب دونوں کا رنگ نظر آنے لگا تو انھوں نے کھانا پینا بند کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو فرمایا: عدی! تمھارا تکیہ تو بڑا لمبا چوڑا معلوم ہو رہا ہے جس میں رات اور دن دونوں سما جاتے ہیں۔

یہاں سفید اور سیاہ دھاگے مراد نہیں بلکہ رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی مراد ہے' اس کے بعد مزید توضیح کے لیے آیت میں مِنَ الْفَجْرِ کا ٹکڑا اور نازل ہوا' تاکہ پھر اس غلط فہمی کا اعادہ نہ ہو۔

[صحیح بخاری' کتاب الصوم [۳۰] باب قول اللہ: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا [۱۶] حدیث: ۱۹۱۶' کتاب التفسیر [۶۵] باب: وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا [۲۸] احادیث: ۴۵۰۹-۴۵۱۰]

صحابہ کرام ؓ کے عہد میں بھی علوم القرآن پر کوئی کتاب تصنیف کرنے کی ضرورت نہیں پڑی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں مضبوط حافظہ سے نوازا تھا۔ اُن میں قرآن مجید کے علماء اور حفاظ کثرت سے موجود تھے اور اگر کوئی مشکل پیش آتی تو ایک دوسرے سے پوچھ لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے' چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ فرمایا کرتے تھے: و اللہ الذي لا إله غيره ماأُنزلت سورةٌ من كتاب اللهِ إلّا أنا أعلم أين نزلت' ولا أنزلت آيةٌ من كتاب الله إلّا أنا أعلمُ فيمن أُنزلت' ولو أعلمُ أحداً أعلمَ مني بكتاب الله تبلُغُهُ الإبلُ لركِبتُ إليه.

[صحیح بخاری' کتاب فضائل القرآن [۶۶] باب القراء من اصحاب النبی ﷺ [۸] حدیث: ۵۰۰۲' صحیح مسلم' کتاب فضائل الصحابۃ [۴۴] باب من فضائل عبداللہ بن مسعود ؓ [۲۲] حدیث: ۱۱۵-[۲۴۶۳]]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اُس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ کتاب اللہ کی کوئی سورۃ یا آیت ایسی نازل نہیں ہوئی جس کے بارے میں مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس کے بارے میں اور کہاں نازل ہوئی؟ اور اگر مجھے کسی ایسے شخص کا پتا چلے جو کتاب اللہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو اور سواریاں اُس کے پاس پہنچا سکتی ہیں تو میں اُس کے پاس ضرور جاؤں گا۔''

قاضی ابوبکر ابن العربی المالکی (۱) نے لکھا ہے: إنّ علوم القرآن خمسون علماً و أربع مائة علم و سبعة آلاف علم، و سبعون ألف علم. [قانون التأویل: ۵۴۰، البرہان فی علوم القرآن ۱:۱۶]

''علوم قرآن کا دائرہ ستتر ہزار چار صد پچاس [77450] علوم تک پھیلا ہوا ہے۔''

تعداد کی اِس کثرت کو مبالغہ آرائی پر محمول نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ یہاں علم سے مراد اِصطلاحی علم نہیں، بلکہ علم و اِدراک کے وہ تمام نکات مراد ہیں، جو سُور و آیات اور الفاظ کی توضیح و تفسیر کے سلسلے میں قاری کے قلب و ذہن میں اُبھرتے اور ایک طرح کی روشنی اور جلاء بخشتے ہیں، ان نکات کو لسانی، دینی، فقہی، اصولی، تاریخی اور نفسیاتی اعتبار سے متعدد خانوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، اس لحاظ سے غور کیا جائے تو ان کی تعداد واقعی ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے۔

علوم قرآن مجید کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

[۱] وہ علوم جو قرآن مجید سے ماخوذ ہیں اور جنھیں آیاتِ قرآن مجید میں تحقیق اور جستجو سے حاصل کیا جا سکتا ہے، اُن کے بارے میں اس کتاب میں ''مضامینِ قرآن'' کے عنوان کے تحت ضروری مباحث ضبطِ تحریر میں لائی گئی ہیں۔

[۲] وہ علوم جنھیں فہمِ قرآن مجید کے لیے مقدمہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے اس لیے کہ علوم قرآن مجید سے متعلق ہمارے اَسلاف کرام نے جو کتابیں لکھی ہیں، اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ علوم القرآن

---

(۱) محمد بن عبداللہ المعافری اشبیلی المالکی ابوبکر ابن العربی، ۴۶۸ھ = ۱۰۷۶ء کو اِشبیلیہ میں پیدا ہوئے۔ حصولِ علم کے لیے مشرق کا سفر کیا۔ علم ادب میں بڑا نام پیدا کیا۔ دینی علوم میں رتبہ اجتہاد تک پہنچے۔ حدیث، فقہ، اصول، تفسیر، ادب اور تاریخ میں کتابیں لکھیں، اشبیلیہ کے قاضی رہے ہیں۔ ۵۴۳ھ = ۱۱۴۸ء کو فاس میں وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۴: ۲۹۶، الاعلام ۶: ۲۳۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا لفظ مرکب اضافی کے معنوں سے منتقل ہو کر ایک مدون فن کا اسم بن گیا ہے' جس سے مراد قرآن مجید سے تعلق رکھنے والے مختلف علوم ہیں اور اب کلی طور پر وہ علوم جو آیاتِ قرآنیہ کے معانی کو سمجھنے کے لیے قرآن مجید سے پہلے مقدمۃً سیکھے جاتے ہیں اُنھیں علوم قرآن مجید کہا جاتا ہے۔ اس کتاب کا موضوعِ بحث یہی علوم ومباحث ہیں۔

علوم القرآن بالکل اسی طرح کا فن ہے جس طرح کہ علوم الحدیث ایک فن ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی (۱) نے لکھا ہے: و لقد كنتُ في زمان الطلبِ أتعجَّبُ من المتقدمين إذ لم يدونوا كتاباً في أنواع علوم القرآن كما وضعوا ذلك بالنسبة إلى علم الحديث.

[الاتقان فی علوم القرآن ۱: ۱۰' مقدمۃ الکتاب]

''مجھے طلبِ [علم] کے زمانہ میں اس بات سے تعجب ہوا کرتا تھا کہ متقدمین نے جس قدر کتابیں علوم الحدیث سے متعلق لکھی ہیں' اُتنی کتابیں علوم القرآن سے متعلق نہیں لکھیں۔''

موصوف آگے لکھتے ہیں: ایک دن میں نے اپنے استاذ اور شیخ علامہ زمان ابوعبداللہ محی الدین اَلْکافِیَجِي (۲) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: قد دَوَّنْتُ في علوم التفسير كتاباً لم أُسبَقْ إليه' فكتبته عنه' فإذا هو صغيرُ الحجم جِدًّا' وحاصل ما فيه بابان: الأول في ذكر معنى التفسير والتأويل والقرآن والسورة والآية' والثاني في شروط القول فيه بالرأي' وبعدهما خاتمةٌ في آداب العالم والمتعلم' فلم يشف لي ذلك غليلاً' ولم يهدني إلى المقصود سبيلاً.

[الاتقان فی علوم القرآن ۱: ۱۰' مقدمۃ الکتاب]

''اُنھوں نے علوم تفسیر سے متعلق ایک بے مثل کتاب ترتیب دی ہے' اُس جیسی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔ مجھے شوق پیدا ہوا اور میں نے اُن سے کتاب کو نقل کرنے کے لیے حاصل کی۔ یہ نہایت مختصر رسالہ تھا' جس کا ماحصل یہ تھا کہ اس میں صرف دو باب تھے۔ پہلا باب: تفسیر' تأویل' قرآن' سورۃ اور آیت کے معانی کے بیان میں تھا۔ دوسرا باب تفسیر بالرأي کی شرائط سے متعلق تھا جس کے بعد ایک خاتمہ تھا جس میں عالم اور متعلم کے کچھ آداب مذکور تھے۔ اس رسالہ سے میری

(۱-۲) ان کا ترجمہ اس باب میں آگے متن کے اندر ذکر کیا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشنگی شوق کچھ بھی دور نہ ہوئی اور اس سے مجھے اپنی منزل مقصود تک رسائی کا کوئی راستہ نہ مل سکا۔"

علوم القرآن کی تدوین

حاجی خلیفہ (۱) لکھتے ہیں: الإشارةُ الثّانيةُ في الإحتياج إلى التدوين: واعلم أنّ الصّحابة و التابعين رضوان الله تعالى عليهم أجمعين لخلوص عقيدتهم ببركة صحبة النبي ﷺ و قرب العهد إليه ولِقِلَّةِ الإختلاف والواقعات وتمكنهم من المُراجَعةِإلى الثقات كانوا مستغنين عن تدوين علم الشرائع والأحكام حتى أن بعضهم كره كتابة العلم...... و لما انتشرالإسلامُ واتّسعتِ الأمصارُ و تفرَّقتِ الصحابةُ في الأقطارِ وحدثت الفتن و اختلاف الآراء، وكثرت الفتاوى والرجوع إلى الكبراء أخذوا في تدوين الحديث و الفقه وعلوم القرآن. [کشف الظنون ا:۳۳-۳۴]

"دوسرا اشارہ: تدوین علوم کی ضرورت: خوب سمجھ لو کہ رسول اکرم ﷺ کی برکت صحبت سے صحابہ کرام ؓ کے عقائد نہایت پاکیزہ تھے اور رسول اللہ ﷺ کی وفات پا جانے کے بعد اُن کا زمانہ آپ سے قریب تر تھا۔ اختلافات اور واقعات بھی نہایت کم اور قلیل تھے۔ ثقہ علماء اور رُواۃ سے مسائل میں مراجعت نہایت آسان تھا اس لیے وہ شرائع واحکام کی تدوین سے مستغنی تھے یہاں تک کہ بعض نے کتابتِ علم کو مکروہ جانا...... اور جب اسلام ممالک واَمصار میں پھیل گیا۔ صحابہ کرام ؓ دوسرے علاقوں میں پھیل گئے۔ فتن وحوادِث نمودار ہوئے۔ اختلاف رائے اور فتاویٰ میں اختلاف ظاہر ہوا۔ لوگ بڑے بڑے لوگوں سے مسائل کے بارے میں پوچھنے لگے تو علماء کو تدوین حدیث، فقہ اور علوم القرآن کی فکر دامن گیر ہوئی۔"

---

(۱) مصطفیٰ بن عبداللہ، مشہور ترکی مصنف ہیں۔ ۱۰۱۷ھ = ۱۶۰۹ء کو قسطنطنیہ میں پیدا ہوئے۔ چودہ سال کی عمر میں فوج میں بھرتی ہو گئے، اسی زمانہ میں اُنھیں اناطولی کے دفترِ محاسبہ میں ایک ادنیٰ منشی کی جگہ مل گئی، اسی وجہ سے کاتب کے نام سے مشہور ہو گئے۔ پھر ان کا تقرر اسی دفتر میں خلیفہ [معاون] کی حیثیت سے ہوا، اس لیے خلیفہ کہلانے لگے۔ ۱۰۶۷ھ = ۱۶۵۷ء کو قسطنطنیہ میں وفات پائی۔ ملا کاتب چلپی سے بھی پہچانے جاتے ہیں۔

[الاعلام ۲۳۶:۷، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۷:۱۷۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے علوم کی طرح علوم القرآن بھی سینوں میں محفوظ تھا اور عمومی طور پر طلباء اسے اساتذہ سے زبانی یاد کرلیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ سینوں سے صحیفوں میں منتقل ہوا اور اس کی تدوین و کتابت کا عمل شروع ہوا۔ قرآنی علوم پر مختلف جہات سے کتابیں لکھی گئیں جن کا مختصر سا تذکرہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

علم التفسیر

تفسیر ابی العالیة (۱)

آپ قرآن مجید کے بہت بڑے مفسر تھے' یہاں تک کہا گیا ہے کہ: لیس أحدٌ بعدَ الصحابة أعلَمَ بالقرآنِ من أبي العالية. [غاية النهاية ۱:۲۸۵' ترجمہ:۱۲۷۲' تہذیب الکمال ۹:۲۱۸' معرفۃ القراء الکبار ۱:۶۰' ترجمہ:۲۲ طبقات المفسرین' داوودی ۱:۱۷۹]

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد ابوالعالیۃ سے بڑھ کر کوئی قرآن کا عالم نہیں۔

اُن کی لکھی ہوئی تفسیر اگرچہ ہمیں نہیں پہنچی تاہم امام داوودی (۲) نے لکھا ہے کہ:

ثقةٌ' كثير الإرسال' وله تفسيرٌ رواه عنه الربيع بن أنس البكري.

[طبقات المفسرین' داوودی ۱:۱۷۹]

''ثقہ ہیں۔ بکثرت مرسل (۳) روایتیں نقل کرتے ہیں۔ اُن کی ایک تفسیر بھی ہے جسے اُن سے

---

(۱) رُفیع بن مہران' ابوالعالیۃ' ریاحی (☆) بصری' حافظ حدیث اور مفسر قرآن تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا لیکن شرفِ ملاقات سے محروم رہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اسلام قبول کیا۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کسبِ فیض کیا۔ شوال ۹۰ یا ۹۳ھ میں وفات پائی۔

[تہذیب الکمال ۹:۲۱۵' ترجمہ:۱۹۲۲' سیر أعلام النبلاء ۴:۲۰۷' ترجمہ:۸۵]

(☆) بنو ریاح کی ایک خاتون نے آزاد کیا تھا اس لیے ریاحی کہلائے۔ بنو ریاح' قبیلہ بنو تمیم کی ایک شاخ ہے۔

(۲) محمد بن علی بن احمد' شمس الدین' داوودی' مالکی' مصری۔ اپنے زمانے میں علمائے حدیث کے سرخیل تھے۔ حافظ جلال الدین سیوطی کے شاگرد ہیں۔ ۹۴۵ھ = ۱۵۳۸ء کو قاہرہ میں فوت ہوئے۔

[شذرات الذہب ۸:۲۶۴' الاعلام ۶:۲۹۱]

(۳) لغت میں اُرْسَلَ سے اسم مفعول ہے' جس کے معنی آزاد چھوڑ دینے کے ہیں۔ اصطلاح میں مُرْسَل وہ حدیث ہے' جس کی سند کا آخری حصہ تابعی کے بعد بیان نہ کیا گیا ہو۔ [شرح نخبۃ الفکر:۶۶-۶۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربیع بن انس البکری (۱) روایت کرتے ہیں۔''

بعد کی تفاسیر میں اس تفسیر سے بہت فائدہ اُٹھایا گیا ہے۔تفسیر الطبری اور تفسیر الثعلبی میں باسند اُن کی روایات سے اخذ کیا گیا ہے۔

تفسیر سعید بن جبیر (۲)

جلیل القدر زاہد اور عابد تابعی ہیں۔اُن کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ:

كان سعيدُ بن جُبيرٍ يَختِمُ القرآنَ فيما بين المغرب والعشاءِ في شهرِ رمضانَ وكانوا يؤخرون العشاءَ. [طبقات ابن سعد ۶:۲۵۹' سیر أعلام النبلاء ۴:۳۲۴]

''سعید بن جبیر رمضان المبارک میں مغرب وعشاء کے درمیان قرآن مجید کا ایک ختم کیا کرتے تھے۔وہ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔''

اس روایت کی سند ضعیف ہے اس لیے کہ اس کا راوی وِقاء بن اِیاس اَسدی لین الحدیث ہے۔

[تقریب التھذیب:۶۱۱' ترجمہ:۷۴۱۱]

حافظ ذہبی (۳) لکھتے ہیں:قلتُ:هذا خِلافُ السُّنَّةِ وقد صَحَّ النهيُ عن قراءةِ القرآنِ في أقلِّ من ثلاثٍ. [سیر أعلام النبلاء ۴:۳۲۵]

---

(۱) ربیع بن انس البکری۔بصرہ سے تعلق تھا۔سیدنا ابن عمر'سیدنا جابر اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے۔حجاج بن یوسف سے بھاگ کر''مرو'' گئے جہاں ایک گاؤں''بُرز''میں رہائش اختیار کی'وہاں سے''سذور'' منتقل ہوئے۔اپنی وفات تک وہاں رہے۔ابوجعفر المنصور کی خلافت میں وفات پائی۔سنن اربعہ میں اُن کی روایات لی گئی ہیں۔[طبقات ابن سعد ۷:۳۶۹-۳۷۰' تہذیب الکمال ۹:۶۰-۶۲' ترجمہ:۱۸۵۳]

(۲) سعید بن جبیر بن ہشام'اسدی'ابوعبداللہ'کوفی تھے۔تابعی اور حبشی الاصل تھے۔تابعین میں سے بڑے عالم تھے۔حجاج نے انھیں ۹۵ھ کو واسط میں قتل کروایا۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے علم حاصل کیا۔مسائل طلاق'حدیث اور تفسیر میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔[وفیات الاعیان ۲:۳۷۱' الاعلام ۳:۹۳]

(۳) محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز'شمس الدین'ابوعبداللہ'حافظ'علامہ'محقق اور مؤرخ تھے۔ترکمانی الاصل ہیں ۶۷۳ھ=۱۲۷۴ء کو دمشق میں پیدا ہوئے۔حافظ ابن تیمیہ کے مکتبِ فکر سے متعلق رہے ہیں۔کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔دمشق میں ہی ۷۴۸ھ=۱۳۴۸ء کو وفات پائی۔

[الدرر الکامنۃ ۳:۳۳۶' الاعلام ۵:۳۲۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں [حافظ ذہبی] کہتا ہوں: یہ سنت کے خلاف ہے اس لیے کہ صحیح حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کو تین دن سے کم عرصے میں پورا پڑھا جائے [۱]۔''

امام ابن ابی حاتم [۲] لکھتے ہیں: إنّ عبد الملك بن مروان كتب يسألُ سعيدبن جبير أن يكتب إليه بتفسير القرآن فكتب سعيدبن جبير بهذا التفسير إليه فوجده عطاء بن دينار في الديوان فأخذه فأرسله عن سعيد بن جُبير.

[الجرح والتعدیل ۶: ۳۳۲' میزان الاعتدال ۳: ۷۰' تہذیب التہذیب ۷: ۱۷۹]

''عبدالملک بن مروان [۳] نے سعید بن جبیر کو خط لکھا جس میں اُن سے تفسیر لکھنے کا مطالبہ کیا تو سعید بن جبیر نے اُن کی فرمائش پر تفسیر لکھی' جو عطاء بن دینار [۴] کے ہاتھ لگی اور اسے اُنہوں نے سعید ہی سے مرسلاً نقل کرنا شروع کیا۔''

---

(۱) حافظ ذہبی کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس میں مذکور ہے کہ: لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ. [سنن ابی داؤد' کتاب تفریع ابواب شہر رمضان [۶] باب فی کم یقرأ القرآن [۸] حدیث: ۱۳۹۴' سنن ترمذی' کتاب القراءات [۴۷] بابٌ [۱۳] حدیث: ۲۹۴۹' سنن ابن ماجۃ' ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا [۵] بابٌ فی کم یُستحبُّ یختم القرآن [۱۷۸] حدیث: ۱۳۴۷]

''جس نے تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید پورا پڑھا اُس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔''

(۲) عبدالرحمن بن محمد ابو حاتم بن ادریس بن منذر' تمیمی' حنظلی' رازی' ابو محمد۔ ''رے'' میں ۲۴۰ھ = ۸۵۴ء کو پیدا ہوئے۔ کبار حفاظ حدیث میں سے تھے۔ رجالِ حدیث کے ماہر عالم تھے۔ ''رے'' میں ''درب حنظلۃ'' میں رہائش پذیر تھے۔ اَن گنت مفید کتابیں لکھیں۔ ۳۲۷ھ = ۹۳۸ء کو وفات پائی۔

[تذکرۃ الحفاظ ۳: ۸۲۹' الاعلام ۳: ۳۲۴]

(۳) عبدالملک بن مروان بن الحکم اُموی قرشی ابوالولید۔ ۲۶ھ = ۶۴۶ء کو پیدا ہوئے' مدینہ منورہ میں پلے بڑھے۔ بہت بڑے فقیہ' وسیع علم رکھنے والے اور زاہد و عابد تھے۔ بنو امیہ کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ ۶۵ھ تا ۸۶ھ [۶۵۸-۷۰۵ء] حکومت کی۔ والدہ کا نام عائشہ بنتِ معاویہ بن مغیرہ تھا۔ ۸۶ھ = ۷۰۵ء میں وفات پائی۔

[تاریخ الیعقوبی ۲: ۱۸۸' الاعلام ۴: ۱۶۵]

(۴) عطاء بن دینار ہذلی' بنو ہذیل کے آزاد کردہ غلام تھے۔ محدث اور مفسر تھے۔ مصر میں ۱۲۶ھ = ۷۴۴ء کو وفات پائی۔ [الجرح والتعدیل ۶: ۳۳۲' ترجمہ: ۱۸۴۵' الاعلام ۴: ۳۲۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر مجاہد بن جبر (۱)

مجاہد فرماتے ہیں:لقد عرضتُ القرآن علی ابن عباس ثلاث عرضات،أقف عند کل آیۃٍ أسألہ فیما أنزلت؟ وفیم کانت ؟ فقلتُ:یاابن عباس!أرأیتَ قول اللّٰہ تعالی:فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ [سورۃ البقرۃ ۲:۲۲۲]؟قال:مِن حیثُ أمرکم أن تعتزلوھنّ.

[مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵:۵۵۸، کتاب فضائل القرآن [۲۴] باب فی دروس القرآن وعرضہ [۶۸] حدیث ۳۰۹۱۷، ۳۰۹۱۸، سنن داری ۱:۲۷۳، کتاب الطہارۃ [۱] باب اتیان النساء فی أدبارھن [۱۱۳] حدیث: ۱۱۲۰، و اللفظ لہ]

”میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے قرآن مجید تین مرتبہ اس طرح پڑھا ہے کہ میں ہر آیت پر ٹھہرتا اور اُن سے پوچھتا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوا ہے اور اس کا مفہوم کیا ہے؟ میں نے ایک بار اُن سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے:

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ [سورۃ البقرۃ ۲:۲۲۲]

”پس جب وہ صفائی کرلیں تو اُن کے پاس جاؤ، جہاں سے اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔“

تو آپ نے جواب میں فرمایا: جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمھیں [ایام حیض میں] منع کیا تھا۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں مجاہد سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے اس لیے امام شافعی (۲)

---

(۱) مجاہد بن جبر ابوالحجاج المکی، مولیٰ بنی مخزوم ۲۱ھ=۶۴۲ء کو پیدا ہوئے۔ تابعی اور مفسر ہیں۔ شیخ القراء و المفسرین کے لقب سے نوازے گئے۔ اہل کتاب سے بعض مسائل میں رجوع کرتے تھے اس لیے سلف اُن کی تفسیر کی کتاب سے خود کو بچاتے تھے۔ ۱۰۴ھ=۷۲۲ء کو وفات پائی۔

[سیر أعلام النبلاء ۴:۴۴۹، الاعلام ۵:۲۷۸]

(۲) محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع ہاشمی قُرَشی، ابوعبداللہ ۱۵۰ھ=۷۶۷ء کو غزہ [فلسطین] میں پیدا ہوئے۔ دو سال کی عمر میں مکہ معظمہ لائے گئے۔ دو دفعہ بغداد گئے۔ ۱۹۹ھ کو مصر تشریف لے گئے اور اپنی وفات ۲۰۴ھ=۸۲۰ء تک وہیں رہے۔ آپ شعر، لغت، ایام عرب، فقہ اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ نہایت ذکی فطین، ذہین اور حاضر جواب تھے۔ پہلا فتویٰ بیس سال کی عمر میں دیا تھا۔ رمضان المبارک میں ساٹھ بار قرآن ختم کرنے کا معمول تھا۔ [تذکرۃ الحفاظ ۱:۳۶۱، الاعلام ۶:۲۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام بخاری [1] نے اُن کی تفسیر پر اعتماد کیا ہے۔

امام بخاری نے کتاب التفسیر میں مجاہد کے قول بکثرت نقل کیے ہیں۔آپ کی وثاقت کی شہادت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے؟سفیان ثوری [2] کہا کرتے تھے:

إذا جاء كَ التفسير عن مجاهد فحسبُكَ به. [تفسیر ابن جریر ا:۶۵' نص:۱۰۹]

''جب مجاہد سے منقول تفسیر تمھیں میسر آ جائے تو اُسے کافی خیال کرو۔''

تفسير الإمام مجاهد بن جبر ڈاکٹر محمد عبدالسلام ابوالنیل کی تحقیق کے ساتھ دار الفکر الاسلامی الحدیثیۃ مدینۃ نصر سے ۱۴۱۰ھ=۱۹۸۹ء کو ۷۰۹ صفحات میں شائع ہو گئی ہے۔

تفسیر الضحاک [3]

ضحاک بن مزاحم کی اپنی جمع کی ہوئی تفسیر ہم تک نہیں پہنچ سکی البتہ دوسری مستند قدیم تفاسیر میں سے اُن کے تفسیری اَقوال کو تحقیق کے ساتھ جمع کر کے ڈاکٹر محمود شکری احمد الزاویتی نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے جسے دار السلام' القاہرۃ نے دو جلدوں پر مشتمل ۱۰۵۰ صفحات میں ۱۴۱۹ھ =۱۹۹۹ء کو شائع کیا ہے۔

---

(۱) محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ' بخاری' ابوعبداللہ' امیر المؤمنین فی الحدیث' ۱۹۴ھ=۸۱۰ء کو بخارا میں پیدا ہوئے۔بچپن میں یتیم ہو گئے۔طلب حدیث کے سلسلے میں مشقتیں اٹھائیں اور لگ بھگ ایک ہزار اساتذہ سے کسب فیض کیا' ۲۵۶ھ=۸۷۰ء کو خرتنگ میں وفات پائی۔[تذکرۃ الحفاظ ۲:۵۵۵' الاعلام ۶:۳۴]

(۲) سفیان بن سعید بن مسروق ثوری' ابوعبداللہ۔کوفہ میں ۹۷ھ=۷۱۶ء کو پیدا ہوئے۔وہیں پلے بڑھے۔بصرہ میں ۱۶۱ھ=۷۷۸ء کو وفات پائی۔مضر کے مشہور قبیلہ عبدمناۃ کی شاخ بنو ثور سے تعلق تھا۔امیر المؤمنین فی الحدیث تھے۔علوم دینیہ اور تقویٰ میں بے مثال تھے۔منصور نے انھیں قضاء کا عہدہ پیش کیا تھا' مگر انھوں نے قبول کرنے سے انکار کیا تھا۔[وفیات الاعیان ۲:۳۸۶' تاریخ بغداد ۹:۱۵۱' تذکرۃ الحفاظ ا:۲۰۳' الاعلام ۳:۱۰۴]

(۳) ضحاک بن مزاحم بلخی خراسانی ابوالقاسم' مفسر اور بچوں کے شفیق اتالیق تھے۔اُن کے ہاں تین ہزار بچے تعلیم حاصل کرتے تھے۔گدھے پر سوار ہو کر اُن کی نگرانی کے لیے چکر لگایا کرتے تھے۔۱۰۵ھ=۷۲۳ء کو خراسان میں وفات پائی۔[سیر أعلام النبلاء ۴:۵۹۸' ترجمہ:۲۳۸' الاعلام ۳:۲۱۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیفہ علی بن ابی طلحہ (۱)

محدثین نے اگر چہ اُن سے روایتیں لی ہیں، جیسے: صحیح مسلم [کتاب النکاح [۱۶] باب حکم العزل [۲۲] حدیث:۱۲۳-۱۴۳۸] سنن ابی داود [کتاب الفرائض [۱۸] باب فی میراث ذوی الارحام [۸] حدیث: ۲۸۹۹] اور سنن ابن ماجہ [ابواب الدیات [۲۱] باب الدیۃ علی العاقلۃ [۷] حدیث:۲۶۳۴] میں۔

مگر اُن کی ملاقات سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت نہیں اس لیے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ۶۸ ہجری میں فوت ہوئے تھے جب کہ علی بن ابی طلحہ ۱۴۳ ہجری میں فوت ہوئے تھے یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات سے ۷۵ سال بعد اُن کی وفات ہوئی، اس صورت میں دونوں کی ملاقات اور سماع کا اِمکان مفقود ہے، اس لیے اُن کے بارے میں یہ تصریح ہے کہ:

لم یسمع من ابن عباس التفسیر. [الجرح والتعدیل ۶:۱۸۸، ترجمہ:۱۰۳۱]

"علی بن ابی طلحہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر نہیں سنی۔"

انھیں روایت کے لحاظ سے ضعیف اور مذہب کے لحاظ سے غیر پسندیدہ کہا گیا ہے۔

[المعرفۃ والتاریخ ۲:۲۶۵]

اُن کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ متروک بھی نہیں اور حجت بھی نہیں۔ [تاریخ بغداد ۱۱:۴۲۹]

حافظ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں: فمِن جَیِّدھا طریق علي بن أبي طلحۃ الھاشمي.

[الاتقان فی علوم القرآن ۴:۱۸۶، نوع:۸۰: طبقات المفسرین]

"اِن سب طرق میں علی بن ابی طلحہ ہاشمی کا طریق جید ہے۔"

اور امام احمد (۲) کا یہ قول بھی موجود ہے: بِمِصرَ صحیفۃٌ في التفسیر رواھا علي بن أبي طلحۃ

---

(۱) علی بن ابی طلحہ [سالم] بن المخارق الہاشمی، ابوالحسن۔ الجزیرہ کے رہنے والے تھے۔ حمص منتقل ہوئے۔

[تہذیب الکمال ۲۰:۴۹۰]

(۲) احمد بن محمد بن حنبل، ابوعبداللہ، شیبانی، ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔ مرو سے تعلق تھا، ان کے والد سرخس کے گورنر تھے۔ ۱۶۴ھ = ۷۸۰ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے حصول علم میں لگے رہے اور اس سلسلہ میں سفر کی صعوبتیں برداشت کیں، ان کے زمانے میں مامون الرشید نے "خلق قرآن" کا فتنہ اٹھایا امام موصوف......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو رَحَلَ فيها رَجُلٌ إلى مصر قاصداً ما كان كثيراً .

[إعراب القرآن: ۲: ۵۷۲ بذیل إعراب سورۃ الحج ۲۲: ۵۲ ابوجعفر احمد بن محمد بن اسماعیل ابن النحاس، الناسخ والمنسوخ فی کتاب اللہ عزوجل ۱: ۴۴۳ النحاس تفسیر القرطبی ۱۲: ۸۰ الاتقان فی علوم القرآن ۴: ۱۸۶ نوع: ۸۰]

''مصر میں تفسیر کا ایک صحیفہ ہے جس کے راوی علی بن ابی طلحہ ہیں اگر کوئی شخص صرف اس صحیفے کے لیے مصر کا سفر کرے تو کوئی بڑی محنت نہیں ہوگی (۱)۔''

یہاں یہ بھاری بھرکم اعتراض موجود ہے کہ جب علی بن ابی طلحہ کی ملاقات سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت نہیں تو سند کی انقطاع کے باوجود یہ طریق جید کیسے ہوا اور امام بخاری نے کیوں کر اسے قابل اعتماد سمجھا؟ اس کا جواب اہل فن ائمہ نے یہ دیا ہے کہ ابن ابی طلحہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان کے واسطے مجاہد بن جبر اور سعید بن جبیر ہیں جن کی وثاقت پر ائمہ حدیث کا اتفاق ہے اور جب واسطہ مجہول نہ ہو بلکہ معروف ہو اور اس کی وثاقت بھی ثابت ہو تو ایسی صورت میں انقطاع اور عدم سماع سند کی صحت کے لیے مانع نہیں اس لیے انقطاع کے باوجود امام بخاری نے اس طریق پر اعتماد کیا ہے۔[فتح الباری ۸: ۴۳۸-۴۳۹ الاتقان ۴: ۱۸۶]

صحیفہ علی بن ابی طلحہ ''تفسیر ابن عباس المُسَمّٰی صحيفة علي بن أبي طلحة عن ابن عباس في تفسير القرآن الكريم'' کے نام سے راشد عبدالمنعم الرجال کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۱ھ = ۱۹۹۱ء کو مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت سے شائع ہوگئی ہے۔

یہ صحیفہ امام بخاری کے پاس ابو صالح کی سند سے موجود تھا جس سے اُنہوں نے صحیح بخاری میں

......نے اس فتنہ کی خوب سرکوبی کی اور اس سلسلے میں انھیں نا قابلِ برداشت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ صبر و استقامت کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ ۲۸ مہینے جیل کی ہوا کھانی پڑی۔ ۲۴۱ھ = ۸۵۵ء کو وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۴: ۴۱۳-۴۲۳ الاعلام ۱: ۲۰۳]

(۱) حافظ ابن حجر نے امام احمد کے اس قول کو ابوجعفر النحاس کی کتاب ''معانی القرآن'' کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ دیکھیے فتح الباری ۸: ۴۳۸ کتاب التفسیر [۶۵] بذیل سورۃ الحج [۲۲] مگر یہ قول معانی القرآن کے بجائے اُن کی ''اعراب القرآن'' اور ''الناسخ والمنسوخ فی کتاب اللہ عزوجل واختلاف العلماء فیہ'' میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی مواد نقل کیا ہے۔ مصر کے استاذ محمد فؤاد عبد الباقی (۱) نے صحیح بخاری کی ان تفسیری روایات کو معجم غریب القرآن کے نام سے سورتوں کی ترتیب سے اکٹھا کیا ہے اور اس کے آخر میں مسائل ازرق بھی شامل کر کے نہایت مفید مجموعہ مرتب کیا ہے جو دار احیاء التراث العربی القاہرۃ سے ۱۹۵۰ء میں شائع ہو چکا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب تفسیر

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صحیح باسند تفسیر کو دوسرے صحابہ کی تفسیر پر ترجیح دی جائے گی اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے حق میں دعاء فرمائی تھی:

أللهم علمه التأويل، وفَقِّهْهُ في الدين. [المستدرک ۳:۵۳۶]

''یا اللہ! اسے تفسیر کا علم اور دین کی سمجھ عطاء فرما۔''

البتہ ایک ضخیم تفسیر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب ہے جو اَن گنت مرتبہ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس کے نام سے چھپ گئی ہے۔ اس کے جامع محمد بن یعقوب فیروز آبادی (۲) شافعی مصنف القاموس المحیط [۷۲۹-۸۱۷ھ] ہیں، اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو اقوال اس کتاب میں نقل کیے گئے ہیں اُن کا مدار و اِنحصار محمد بن مروان سدی صغیر کی روایت از محمد بن سائب کلبی از ابو صالح از ابن عباس رضی اللہ عنہ پر ہے، جب کہ: محمد بن مروان سدی صغیر جھوٹ بولنے سے بدنام تھا۔ [تقریب التہذیب: ۵۳۵، ترجمہ: ۶۲۸۴]

---

(۱) محمد فؤاد بن عبد الباقی بن صالح بن محمد۔ ۱۲۹۹ھ = ۱۸۸۲ء کو قلیوبیۃ میں پیدا ہوئے۔ قاہرۃ میں پلے بڑھے۔ اپنی وفات ۱۳۸۸ھ = ۱۹۶۸ء سے قبل ہی آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی مفید فہارس ترتیب دیں۔ [الاعلام ۶: ۳۳۳]

(۲) ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم، مجد الدین، شیرازی، شافعی، عربی لغت نویس، ۷۲۹ھ = ۱۳۲۹ء کو گازرون [شیراز] میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے واسط اور بغداد تشریف لے گئے۔ دمشق، مصر اور شام کی سیاحت بھی کی۔ ۷۹۶ھ کو زَبید چلے گئے جہاں ۸۱۷ھ = ۱۴۱۵ء کو وفات پائی۔ [طبقات المفسرین داودی ۲: ۲۷۵، البدر الطالع ۲: ۲۸۰، الاعلام ۷: ۱۴۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن السائب کلبی' کذاب اور ساقط الاعتبار ہے' سیدنا ابوبکر صدیق (۱) اور سیدنا عمر فاروق (۲) رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ متروک تھا۔ سبئی تھا اور کہا کرتا تھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ مرے نہیں ہیں۔ واپس دنیا میں آئیں گے اور اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جھوٹ بولنے سے بدنام تھا۔

[احوال الرجال:۵۴' الضعفاء' نسائی ترجمہ:۲۱۱' میزان الاعتدال ۳:۵۵۸' تقریب التہذیب:۵۱۰]

حافظ سیوطی لکھتے ہیں: اگر کلبی کے ساتھ سدی صغیر بھی کسی سند میں شامل ہو جائے تو یہ سند جھوٹ کی لڑی تصور کی جائے گی: وأوهى طُرُقِهِ طريق الكلبي' فإن انضم إلى ذلك رواية محمد بن مروان السدي الصغير فهي سلسلة الكذب. [الاتقان ۲:۲۴۲]

---

(۱) ابوبکر صدیق [عبداللہ] بن ابی قحافہ [عثمان] رضی اللہ عنہما بن عامر' تیمی' قرشی' بالغ مردوں میں سب سے اول اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ پہلے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ کے والد' والدہ' بیوی اور اولاد سب صحابہ ہیں' یہ فضیلت آپ کے علاوہ کسی اور صحابی کو حاصل نہیں ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کلیات فارسی:۱۵۶ میں ان کی منقبت اس طرح بیان کی ہے:

آں اَمَنُّ النّاس برمولائے ما آں کلیم اوّلِ سینائے ما
ہمتِ اُو کشتِ ملت راچو اَبر ثانیٔ اسلام وغار وبدر وقبر

۵۱ ق ھ=۵۷۳ء کو پیدا ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی نہ بت پرستی کی اور نہ شراب کو منہ لگایا۔ ۱۱ھ کو خلیفہ منتخب ہوئے۔ ۱۳ھ=۶۳۴ء کو مدینہ منورہ میں وفات پا گئے' ان کی مدت خلافت ۲ سال ۳ ماہ اور ۱۵ دن ہے۔ آپ کی مرویات ''۱۴۲'' ہیں۔ [صفۃ الصفوۃ ۱-۲:۱۰۳' ترجمہ:۲' الاعلام ۴:۱۰۲]

(۲) عمر فاروق رضی اللہ عنہ بن خطاب' قرشی' عدوی' کنیت ابوحفص تھی اور لقب فاروق۔ مکہ معظمہ میں ۴۰ قبل ہجری = ۵۸۴ء کو پیدا ہوئے۔ خلفائے راشدین میں سے دوسرے نمبر پر ہیں۔ سب سے پہلے ان کو امیر المؤمنین کہہ کر پکارا گیا۔ نہایت شجاع' جری اور بہادر صحابی تھے۔ نوجوانانِ قریش میں سے تھے۔ ۱۳ھ کو خلیفہ چنے گئے ان کی عدالت ضرب المثل ہے' ان کے دور خلافت میں شام' عراق' بیت المقدس' مدائن' مصر اور جزیرہ فتح ہوئے۔ بارہ ہزار مسجدیں بنوائیں۔ سن ہجری کی ابتدا آپ کے عہد زرین میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ سے ۵۳۷ احادیث روایت کی گئی ہیں۔ ۲۳ھ=۶۴۴ء کو رحلت کر گئے۔ جنازہ سیدنا صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ رومی نے پڑھایا۔

[صفۃ الصفوۃ ۱-۲:۱۱۸' ترجمہ:۳' تہذیب الکمال ۲۱:۳۱۷' الاعلام ۵:۴۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ خلیلی (١) لکھتے ہیں: وهذه التفاسير لكتاب الله الطُّوالُ التي أسندوها إلى ابن عباس ﷺ غير مرضية، ورُواتها مجاهيل.

[الارشاد فی معرفة علماء الحدیث: ۱۳۵، الاتقان فی علوم القرآن ۴: ۱۸۶، نوع: ۸۰]

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کتاب اللہ کی طویل تفاسیر ناپسندیدہ اور اس کے راوی مجہول ہیں۔''

تفسیر مقاتل بن سلیمان (٢)

مقاتل کی اہمیت بطور محدث کچھ زیادہ نہیں اور ان پر منکر اور غیر صحیح اِسناد پیش کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے اور انھیں جھوٹا اور متروک تک کہا گیا ہے۔

[تاریخ بغداد ۱۳: ۱۶۴، تہذیب الکمال ۲۸: ۴۴۳، المجروحین ۲: ۳۴۷-۳۴۹، وفیات الاعیان ۵: ۲۵۶]

بلکہ بعض محدثین نے تو انھیں دَجّالٌ جَسُورٌ یعنی دلیر دجال تک کہا ہے۔

[احوال الرجال، جوزجانی، ترجمہ: ۲۰۲]

ان کی تفسیر اس سے بھی کم معتبر سمجھی جاتی ہے۔ سوانح نویسوں نے ان کی غلط بیانی اور ہَمہ دانی کے دعوؤں کے کئی قصے بیان کیے ہیں اور کئی مضحکہ خیز سوالات کے حقارت آمیز جوابات اور محالات و ناممکنات کے کئی واقعات لکھے ہیں۔

اُن کی تفسیر پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جسے ۱۴۲۳ھ = ۲۰۰۲ء کو ڈاکٹر عبداللہ محمود شحاتۃ کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت نے شائع کیا ہے۔

---

(١) خلیل بن عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن خلیل قزوینی ابو یعلی خلیلی، قاضی اور حافظِ حدیث تھے۔ رجال حدیث سے خوب واقفیت رکھتے تھے۔ ۴۴۶ھ = ۱۰۵۴ء کو وفات پائی۔ [الرسالۃ المستطرفۃ: ۱۰۵، الاعلام ۲: ۳۱۹]

(٢) مقاتل بن سلیمان بن بشیر اَزدی، خراسانی، بلخی، کنیت ابوالحسن تھی۔ محدث اور مفسر قرآن تھے۔ بلخ میں پیدا ہوئے اور مَرو، بغداد اور بصرہ میں سکونت پذیر رہے۔ ۱۵۰ھ = ۷۶۷ء کو بصرہ میں وفات پائی۔ کچھ عرصہ بیروت میں ان کے قیام کا ذکر ملتا ہے، ان کی زندگی کے حالات کے متعلق کچھ زیادہ معلوم نہیں سوائے اُن چند تفصیلات کے جن سے ایک محدث کی حیثیت سے اُن کی قوتِ فیصلہ کا پتا چلتا ہے، اُن کی اہلیہ ام ابی عصمۃ نوح ابن ابی مریم کا نام بھی محفوظ ہے۔ [تہذیب الکمال ۲۸: ۴۳۹، الاعلام ۷: ۲۸۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر سفیان الثوری

سفیان ثوری اپنے تلامذہ سے کہا کرتے تھے:

سَلُوْنِي عن المَنَاسِكِ و القرآن فإنِّي بهما عالمٌ. [الجرح والتعدیل ۱:۱۱۷]

''مجھ سے مناسک اور قرآن مجید کے متعلق پوچھا کرو اس لیے کہ میں ان دونوں کا عالم ہوں۔''

تفسیر بالرائی کے قائل نہیں تھے بلکہ تفسیر بالمأثور کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ:

لأنْ أكذِبُ مائة كَذِبَةٍ على محمد ﷺ أحبُّ إلَيَّ مِن أن أكذِبَ في القرآنِ كذبةً، إنما يُفضِي الكاذِبُ في القرآن إلى الله. [تفسیر عبد الرزاق ۱:۲۵۳، روایت: ۳]

''رسول اللہ ﷺ پر سو جھوٹ باندھنا میرے لیے اس کی بنسبت زیادہ آسان ہے کہ میں قرآن مجید میں ایک بھی جھوٹ بولوں اس لیے کہ قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والا سیدھا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے (۱)۔''

سفیان ثوری کی تفسیر ۴۸۲ صفحات پر مشتمل ہے جو علماء کے ایک گروپ کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۰۳ھ = ۱۹۸۳ء کو شائع ہوگئی ہے۔

تفسیر یحییٰ بن سَلَّام (۲)

یحییٰ بن سَلَّام کی تفسیر کا سورۃ النحل سے قرآن کے آخر تک کا حصہ ڈاکٹر ہند شبلی کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ، بیروت سے دو جلدوں میں ۱۴۲۵ھ = ۲۰۰۴ھ کو شائع ہو چکا ہے۔ اس تفسیر کے

---

(۱) اس کی سند ضعیف ہے اس لیے کہ اس میں امام سفیان ثوری کے استاذ کا نام مذکور نہیں بلکہ عن شیخ لھم کی سند سے منقول ہے حالانکہ شیخ کسی کا نام نہیں بلکہ ایک مجہول شخص ہے۔

(۲) یحییٰ بن سلام بن ابی ثعلبہ، تیمی، بصری، افریقی، قرآن کریم کے مفسر، فقیہ اور لغت وحدیث کے عالم تھے۔ بیس تابعین کرام سے کسب فیض کیا۔ کوفہ میں ۱۲۴ھ = ۷۴۲ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے والد کی معیت میں بصرہ منتقل ہوئے۔ وہیں پلے، بڑھے۔ کچھ عرصہ بعد مصر اور پھر افریقہ چلے گئے اور افریقہ ہی کو اپنا مسکن بنایا۔ حج ادا کرنے کے بعد ۲۰۰ھ = ۸۱۵ء کو مصر میں وفات پائی۔

[غایۃ النہایۃ ۲:۳۷۳، طبقات المفسرین، داؤدی ۲:۳۶۹-۳۷۰، الاعلام ۸:۱۴۸]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقدمہ کئی مفید معلومات پر مشتمل ہے۔

کئی لوگوں نے اس تفسیر کا اختصار لکھا ہے جن میں دو مختصرات زیادہ مشہور ہوئے:

۱- ہود بن مُحَكِم الهُوَّارِي (١) کی تفسیر کتاب اللّٰہ العزیز ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے اسے دار الغرب الاسلامی بیروت نے چار جلدوں میں ۱۹۹۰ء میں شائع کیا ہے۔ مصنف نے اس کا ذکر تو نہیں کیا کہ میں تفسیر یحییٰ کا اختصار کرتا ہوں لیکن دونوں کے مقارنۃ مطالعہ سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہ امام یحییٰ بن سلّام کی کتاب کا اختصار ہے۔

۲- أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن أبي زَمَنِين (٢) کی تفسیر القرآن العزیز ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جسے الفاروق الحدیثۃ للطباعۃ والنشر، القاہرۃ نے ابو عبد اللہ حسین بن عکاشۃ اور محمد بن مصطفیٰ الکنز کی تحقیق کے ساتھ پانچ جلدوں میں ۱۴۲۳ھ = ۲۰۰۲ء کو شائع کی ہے۔

مصنف نے اپنی تفسیر ۱:۱۱۱ میں اعتراف کر لیا ہے کہ میں نے یحییٰ بن سلّام کی تفسیر کا اختصار کیا ہے۔

ان دونوں مختصرات میں یحییٰ بن سلّام کا یہ قول لکھا ہوا ہے کہ: و لا یَعرِفُ تفسیر القرآن إلاّ مَن عرف اثنتي عشرةَ خصلةً: المكي و المدني، و الناسخ و المنسوخ، و التقديم و التأخير، و المقطوع و الموصول، و الخاصُّ و العام، و الإضمارُ و العربية.

[تفسیر کتاب اللہ العزیز ۱:۷۱، تفسیر ابن زمنین ۱:۱۱۴]

"دس اشیاء کا علم حاصل کیے بغیر کوئی شخص قرآن مجید کی تفسیر نہیں حاصل کر سکتا: مکی و مدنی، ناسخ

---

(۱) ہود بن محکم ہَوّاری، اِباضی۔ ان کے والد امام افلح رستمی کے عہد میں قاضی تھے۔ تیسری صدی ہجری تک زندہ تھے۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔

[الجواہر للبرادی: ۲۱۹، تاریخ التراث العربی فؤاد سیزگین، جلد اول ۱:۹٦، ترجمہ: ۱۷]

(۲) محمد بن عبد اللہ بن عیسیٰ المری ابو عبد اللہ المعروف بابن ابی زمنین۔ واعظ، ادیب اور مالکی فقیہ تھے۔ ۳۲۴ھ = ۹۳٦ء کو پیدا ہوئے۔ اِلبیرۃ سے تعلق تھا۔ قرطبہ میں رہائش اختیار کی، پھر اِلبیرۃ واپس آئے جہاں ۳۹۹ھ = ۱۰۰۸ء کو وفات پائی۔ فقہ اور مواعظ میں کئی کتابیں لکھیں۔

[الوافی بالوفیات ۳: ۲٦۰، ترجمہ: ۱۳۷٦، الاعلام ٦: ۲۲۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومنسوخ، تقدیم وتاخیر، مقطوع وموصول، خاص وعام اور حذف وعربیت۔"

تفسیر عبد الرزّاق (۱)

امام عبد الرزاق کی تفسیر بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ تفسیر تین جلدوں پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر مصطفیٰ مسلم محمد کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ الرشد، الریاض، سعودی عرب سے ۱۴۱۰ھ = ۱۹۸۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔

تفسیر ابن ماجہ (۲)

مؤرخین نے ان کی تفسیر کا تذکرہ کیا ہے۔

[وفیات الاعیان ۱:۲۷۹، ترجمہ: ۶۱۴، طبقات المفسرین، داؤدی ۲:۲۷۴]

تفسیر واقدی (۳)

---

(۱) عبد الرزّاق بن ہمام بن نافع حمیری۔ یمن کے صنعاء نامی شہر میں ۱۲۶ھ = ۷۴۴ء کو پیدا ہوئے۔ یمن میں پلے بڑھے جو اُس زمانے میں بڑے بڑے ائمہ اور علماء کا مسکن تھا۔ امام موصوف نے پورے کا پورا علم وہیں حاصل کیا۔ حافظ حدیث تھے۔ تقریباً ۱۷ ہزار احادیث زبانی حفظ تھیں۔ امام اسحاق بن راہویہ، امام احمد بن محمد بن حنبل، امام یحیٰی بن معین اور امام ذہلی جیسے علماءِ حدیث کے استاذ محترم ہیں۔ ۲۱۱ھ = ۸۲۷ء کو وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۳:۲۱۶، الاعلام ۳:۳۵۳]

(۲) محمد بن یزید رَبعی [بفتح الراء والباء] قزوینی، ابوعبداللہ، ابن ماجہ۔ ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ ۲۰۹ھ = ۸۲۴ء کو قزوین میں پیدا ہوئے جو ایران کے آذربائیجان صوبہ میں واقع ہے۔ ماجہ فارسی نام ہے جو ماہ یا ماہچہ کا معرب ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ابن ماجہ عجمی نژاد ہیں عربی النسل نہیں اس لیے رَبعی جو آپ کی نسبت ہے۔ یہ نسلی نہیں ہے بلکہ نسبت ولاء ہے۔ امام ابن ماجہ نے حصولِ علم کے سلسلہ میں بصرہ، بغداد، شام، مصر، حجاز، اور رَی کے اسفارِ بعیدہ وطویلہ اختیار کیے۔ سنن، تفسیر قرآن اور تاریخ قزوین کے مصنف ہیں ۲۷۳ھ = ۸۸۷ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۴:۲۷۹، تذکرۃ الحفاظ ۲:۶۳۶، العبر ۱:۳۹۴، الاعلام ۷:۱۴۴]

(۳) ابوعبداللہ محمد بن عمر بن واقد، سہمی، اسلمی، مدنی، واقدی۔ حافظ حدیث تھے۔ ۱۳۰ھ = ۷۴۷ء کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ گیہوں کی تجارت میں دیوالیہ ہوئے۔ ۱۸۰ھ کو ہارون الرشید کے عہد میں عراق چلے گئے اور یحییٰ بن خالد برمکی کے رفیق خاص بنے۔ بغداد کے قاضی مقرر ہوئے اور اپنی وفات ۲۰۷ھ = ۸۲۳ء کو اس عہدہ......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقدی کی تفسیر کا نام الرَّغِیبُ فِیُ عِلُمِ الْقُرْآنِ ہے۔

...... پر فائز رہے۔[تاریخ بغداد۳:۳'الاعلام ۶:۳۱۱]

حافظ ذہبی، واقدی کے بارے میں لکھتے ہیں: قدتقرّرأنّ الواقدي ضعيفٌ يُحتاجُ إليه في الغزوات و التاريخ' و نُورِدُ آثارَهُ من غيراحتجاجٍ' أمّافي الفرائض فلاينبغي أن يُذْكَرَ' فهذه الكتب الستة' و مسند أحمد' و عامّةُ مَن جمع في الأحكام نراهم يترخّصون في إخراج أحاديث أناسٍ ضُعفاء' بل و متروكين' ومع هذالايُخرِجون لمحمد بن عمرشيئاً' مع أنّ وزنَهُ عندي أنه مع ضعفه يُكتب حديثه ويُروَى' لأني لاأتهمه بالوضع' وقول مَن أهدره فيه مجازفةٌ من بعضِ الوجوهِ' كماأنّه لاعبرة بتوثيقِ مَن وَثَّقَهُ كيزيد' و أبي عبيد' و الصّاغاني' و الحربي' و مَعن' وتمام عَشرة محدثين' إذ قد انعقدالإجماعُ اليومَ على أنه ليس بحُجّةٍ' و أنّ حديثَهُ في عِدادِ الواهي.[سیر اعلام النبلاء ۹:۴۶۹]

''یہ بات طے ہے کہ واقدی ضعیف تھے۔ہم تاریخ اور غزوات میں اُن کی روایات کے محتاج ہیں۔ہم استدلال واحتجاج کیے بغیر اُن کی روایات نقل کرتے ہیں اگرچہ فرائض کے سلسلے میں اُن کی روایات کوذکر کرنا غیر مناسب ہے مگر اس کے باوجود اُن کا مرتبہ میرے نزدیک یہ ہے کہ ضعیف ہونے کے باوجود اُن کی روایات لکھی اور نقل کی جائیں کیونکہ میرے نزدیک وہ احادیث گھڑنے سے بدنام نہیں ہے لیکن جن محدثین مثلاً: یزید' ابوعبید' صاغانی' حربی' معن اور دیگر چند لوگوں نے واقدی کی جو توثیق کی ہے وہ قطعاً بے اعتبار ہے کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ واقدی حجت نہیں اور اُن کی روایات واہی[کمزور] روایات کی ذیل میں آتی ہیں۔''

اس لیے مولانا شبلی نعمانی نے بجاطور پر لکھا کہ:

- واقدی کو محدثین علانیہ کذاب کہتے ہیں۔[سیرۃ النبی ﷺ ۱:۲۷]
- واقدی کی لغو بیانی مسلّمہ عام ہے اور اس لیے اُن کی شہرت بدنامی کی شہرت ہے۔[سیرۃ النبی ﷺ ۱:۳۰]
- فن سیرت پر تبصرہ کے تحت لکھتے ہیں: ان میں سے واقدی تو بالکل نظر انداز کردینے کے قابل ہے۔محدثین بالاتفاق لکھتے ہیں کہ وہ خود اپنے جی سے روایتیں گھڑتا تھا اور حقیقت میں واقدی کی تصنیف خود اس بات کی شہادت ہے۔ایک ایک جزئی واقعہ کے متعلق جس قسم کی گوناگوں اور دلچسپ تفصیلیں وہ بیان کرتا ہے' آج کوئی بڑے سے بڑا واقع نگار چشم دید واقعات اس طرح قلم بند نہیں کرسکتا۔[سیرۃ النبی ﷺ ۱:۴۳]

❁ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ واقدی ثقہ تھے۔ابن سید الناس[وفات:۷۳۴ھ] نے اُن کی توثیق اور تجریح کے بارے میں کافی مواد جمع کیا ہے' اور اُن کا رجحان واقدی کی توثیق کی طرف معلوم ہوتا ہے۔

[عیون الاثر ۱:۶۷-۴۲]

شیخ ابراہیم حلبی حنفی[وفات:۹۵۶ھ] لکھتے ہیں: و الصحيح في الواقدي التوثيق.

......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر ابی احمد القصاب (۱)

ان کی تفسیر کا نام نِکَتُ القرآن' الدَّالَّة على البيان في أنواع العلوم و الأحكام ہے جو ڈاکٹر علی بن غازی التویجری کی تحقیق کے ساتھ دار ابن القیم بیروت سے ۱۴۲۴ھ=۲۰۰۳ء کو چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

تفسیر المُحَوَّلِي (۲)

ان کی تفسیر الحاوي في علوم القرآن ہے جو ۱۲۷ اجزاء پر مشتمل ہے۔[طبقات المفسرین ۲:۱۳۶]

......[غنية المتملي شرح منية المصلي:۹۵]

''واقدی کے بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ وہ ثقہ تھے۔''

اس قول کو مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی نے بھی نقل کیا ہے' جس کے آخر میں امام نووی اور حافظ ذہبی کے قول سے متعلق لکھتے ہیں: و أين الإجماع مع الاختلاف في ترجيح توثيقه أو تضعيفه.

[قواعد فی علوم الحدیث:۳۴۹-۳۵۰]

''جب اُن کی توثیق وتضعیف میں اختلاف ہے' تو اُن کے ضعف پر اجماع کہاں سے؟''

ان لوگوں کا استدلال واقدی کے حافظ حدیث ہونے سے ہے' لیکن:

- اول تو حافظ حدیث ہونا الگ شے ہے اور ثقہ ہونا اور شے۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ حافظ حدیث ضرور ثقہ ہوگا۔
- دوسرا یہ کہ خطیب بغدادی نے لکھا ہے کہ:''واقدی، وسعت علم اور حفظ کے باوجود سورۃ الجمعہ جیسی مختصر سورۃ زبانی نہیں پڑھ سکتے تھے۔ ایک روز مامون نے اُنہیں جمعہ پڑھانے کو کہا تو انہوں نے معذرت کر لی۔ مامون نے پھر کہا تو واقدی کہنے لگا: اللہ کی قسم! مجھے سورۃ الجمعہ یاد نہیں۔ انھوں نے کہا: میں یاد کرا لوں گا۔ مامون کے پیچھے پیچھے یہ پڑھتے رہے۔ نصف اول اَزبر کرانے کے بعد نصف آخر ازبر کرایا اور جب پہلا حصہ سنانے کو کہا تو اسے بھول چکے تھا۔ اس طرح کئی بار ہوا کہ ایک حصہ یاد کرنے کے بعد دوسرا حصہ بھول چکے ہوتے یہاں تک کہ مامون تھک گیا اور انھیں چھوڑ دیا۔''[تاریخ بغداد ۳:۷' سیر اعلام النبلاء ۹:۴۶۰]

اس سے معلوم ہوا کہ واقدی کا حافظ حدیث ہونا بھی محل نظر ہے۔

(۱) محمد بن علی بن محمد الکَرَجیؒ' غازی اور مجاہد تھے۔ جہاد و مغازی میں بکثرت کفار کو تہہ تیغ کرنے کے باعث ''قصّاب'' کہلائے۔ ثواب الاعمال' عقاب الاعمال' کتاب السنۃ اور کتاب الائمہ جیسی مفید کتابیں لکھیں۔ ۳۶۰ھ تک زندہ رہے۔[سیر أعلام النبلاء ۱۶:۲۱۳' تذکرۃ الحفاظ ۳:۹۳۸' ترجمہ:۸۹۱]

(۲) محمد بن خلف ابن المرزبان بن بسام ابو بکر المُحَوَّلِي' مؤرخ' مترجم اور ادیب تھے۔ تاریخ پیدائش......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر ابی الحسن اشعری (۱)

ابوالحسن اشعری کی تفسیر کا نام المُختَزَنُ فِي عُلومِ القرآن ہے۔ سو جزء میں سورۃ الکہف تک کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ [طبقات المفسرین ۱: ۳۹۸' داوودی]

تفسیر ابن جریر (۲)

ان کی تفسیر اَجَلُّ التفاسیر ہے۔ یہ تفسیر روایاتِ حدیث' اِعراب و اِستنباط اور قیمتی آراء و اَفکار کا گنجینہ ہے' اس تفسیر کے بارے میں امام داوودی لکھتے ہیں:

فتَمَّ مِن كتبٍ يعني محمد بن جرير كتاب تفسير القرآن و جَوَّدَهُ' و بَيَّنَ فيه أحكامه' و ناسخه و منسوخه' و مشكله و غريبه' و معانيه' و اختلاف أهل التأويل و العلماء في

...... معلوم نہ ہو سکی' اُن کی نسبت غربی بغداد کے ایک گاؤں المُحَوَّل کی طرف ہے' جہاں اُن کی سکونت تھی۔ پچاس فارسی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔ ادب سے خاص لگاؤ تھا اُنہوں نے ۳۰۹ھ = ۹۲۱ء کو کچھ اوپر اَسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۵: ۲۳۷' سیر أعلام النبلاء ۱۴: ۲۶۴' الاعلام ۶: ۱۱۵]

(۱) علی بن اسماعیل بن ابی بشر: اسحاق بن سالم بن اسماعیل بن عبداللہ بن موسیٰ بن بلال بن ابی بردۃ بن سیدنا ابی موسیٰ عبداللہ بن قیس الاشعری رضی اللہ عنہ ابوالحسن۔ سیدنا ابوموسیٰ اَشعری رضی اللہ عنہ کی نسل میں سے ہونے کی وجہ سے اَشعری کہلاتے ہیں۔ مذہب اَشاعرہ کے مؤسس ہیں۔ متکلمین و مجتہدین کے امام تھے۔ ۲۶۰ھ = ۸۷۴ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ ابوعلی الجبائی کے شاگرد رہے ہیں' اس لیے ابتداء میں بہت بڑے معتزلی تھے اور چالیس سال تک اعتزال میں منہمک رہے یہاں تک کہ معتزلہ کے امام کہلائے۔ ایک روز فیصلہ کر کے پندرہ دن تک اپنے گھر میں بیٹھے رہے جس کے بعد جامع مسجد میں آ کر منبر پر بیٹھ کر اعلان فرمایا کہ آج سے پہلے میں نے جو کچھ لکھا ہے' میں اُس سے دست بردار اور بری الذمہ ہوں اور معتزلہ کے عقائد سے اس طرح پاک اور مبرا ہوں جس طرح میں نے اپنی یہ قمیص اُتاری' اور معاً اپنی قمیص اُتار پھینکی اور اہل سنت و جماعت کا مسلک اختیار کیا اُن کی وفات بغداد میں ۳۲۴ھ = ۹۳۶ء کو ہوئی۔

[الخطط المقریزیۃ ۴: ۱۹۳' طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۳: ۳۴۷' ترجمہ: ۲۲۲' الاعلام ۴: ۲۶۳]

(۲) محمد بن جریر بن یزید طبری' ابوجعفر' مؤرخ' مفسر اور امام تھے۔ ۲۲۴ھ = ۸۳۹ء کو "آمل طبرستان" میں پیدا ہوئے' بغداد میں سکونت پذیر رہے اور وہیں ۳۱۰ھ = ۹۲۳ء کو وفات پائی۔

[غایۃ النہایۃ ۲: ۱۰۶' الاعلام ۶: ۶۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أحكامه وتأويله ' والصحيح لَدَيهِ من ذلك ' وإعراب حروفه' والكلام على الملحدين فيه ' و القصص وأخبار الأمة ' والقيامة وغير ذلك مما حَواهُ من الحِكَمِ والعجائبِ' كلمةً كلمةً ' وآيةً آيةً ' من الإستعاذة و إلى أبي جاد ' فلو اِدَّعىٰ عالِمٌ أن يُصَنِّفَ منه عشرة كتبٍ كلُّ كتابٍ منها يحتوي على عِلمٍ مفردٍ عجيبٍ مستقصى لَفَعَلَ .

[طبقات المفسرین' داوودی ۲:۱۱۴]

''ابن جریر نے اپنی تفسیر میں قرآن مجید کے اَحکام' ناسخ ومنسوخ' مشکل وغریب' نحوی اور قراءات کے مسائل' ملحدین کے اعتراضات کے جوابات' قصص وأخبار، حِکم اور عجیب وغریب اَسرار و نکات کو ایک ایک کلمہ اور ایک ایک آیت کے تحت بیان کیا ہے' یہاں تک کہ تعوذ اور حروف ابجد تک سے بحث کی ہے اور اُنھیں تشنہ بحث نہیں چھوڑا۔ اگر کوئی عالم یہ دعویٰ کرے کہ وہ مختلف علوم وفنون میں تفسیر ابن جریر کی مدد سے دس کتب مرتّب کرے گا تو وہ ایسا کرسکتا ہے۔''

یاقوت حموی (۱) نے لکھا ہے کہ: قال أبو جعفر: استخرتُ اللّٰهَ تعالى في عملِ كتابِ التفسيرِ وسألتُهُ العونَ على مانويتُهُ ثلاث سنين قبل أن أعمله فأعانني. [معجم الادباء ۱۸:۶۲]

''ابوجعفر [امام ابن جریر کی کنیت] کہتے ہیں: تفسیر لکھنے سے پہلے میں مسلسل تین سال تک استخارہ کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ سے تفسیر لکھنے کی توفیق عطا کرنے کی دعاء کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے میری مدد کر ہی دی۔''

---

(۱) یاقوت بن عبداللہ الرومی الحموی شہاب الدین۔ ۵۷۴ھ = ۱۱۷۸ء کو بلادِ روم میں پیدا ہوئے۔ صغرسنی میں اسیر ہوکر بغداد میں بطورِ غلام ایک مقامی تاجر عسکر بن ابراہیم حموی کے پاس پہنچے اُس نے اپنا حساب کتاب رکھنے کے لیے یاقوت کو تعلیم دلوائی۔ نحو ولغت اور جغرافیہ وتاریخ میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ ۵۹۶ھ کو اُنھیں آزادی ملی کئی مفید کتابیں لکھیں۔ ۶۲۶ھ = ۱۲۲۹ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۶:۱۲۷' الاعلام ۸:۱۳۱]

ابن خلکان لکھتے ہیں: كان متعصباً على علي بن أبي طالب ﷛' وكان قد طالَعَ شيئاً من كتب الخوارجِ فاشتبك في ذهنه منه طرفٌ قويٌّ. [وفیات الاعیان ۶:۱۲۷-۱۲۸]

''سیدنا علی ﷛ سے تعصب ودشمنی رکھتے تھے' جس کی وجہ یہ تھی کہ اُنہوں نے خوارج کی بعض کتابوں کا مطالعہ کیا تھا جس کی وجہ سے اُن کے دماغ میں اُن کے خلاف کئی چیزیں بیٹھ گئیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تفسیر عام اور متداول ہے۔ کئی محققین نے اس پر مفید حواشی لکھ کر اسے شائع کیا ہے۔

تفسیر ابن المنذر (۱)

حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ: ولابن المنذر "تفسير" كبيرٌ في بضعة عشر مجلداً يقضي له بالإمامة في علم التأويل. [سیر اعلام النبلا ۱۴: ۴۹۲]

''ابن المنذر کی ایک بڑی تفسیر ہے جس کی کچھ اوپر دس جلدیں ہیں جو علم تاویل و تفسیر میں اُن کی امامت کی دلیل ہے۔''

اس تفسیر کا کچھ حصہ -جو سورۃ الفاتحہ' سورۃ البقرۃ' سورۃ آل عمران اور سورۃ النساء کی تفسیر پر مشتمل ہے- سعد بن محمد السعد کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ۱۴۲۲ھ کو دار المآثر' المدينة النبوية سعودی عرب سے شائع ہو گیا ہے۔

تفسیر ابن ابی حاتم

حافظ جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے: ومِن تصانيفه "التفسير المسنَد" اثناعشر مُجلّداً، لَخّصتُهُ في تفسيري. [طبقات المفسرین: ۶۳' ت: ۵۲]

''اُن کی تصانیف میں ایک ''اَلتَّفسِيرُ الْمُسْنَدُ'' بھی ہے، جو بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ میں نے اپنی تفسیر [الدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ] میں اس کا خلاصہ نقل کیا ہے۔''

یہ تفسیر بھی عام اور متداول ہے اور ابھی تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

---

(۱) محمد بن ابراہیم بن المنذر ابو بکر النیسابوری ہے۔ ثقہ محدث' بڑے فقیہ اور مجتہد و مفسر تھے۔ ۲۴۲ھ = ۸۵۶ء کو نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ مکہ معظمہ میں رہائش تھی اور وہاں شیخ الحرم تھے۔ اکثر مؤرخین نے اُن کی تعریف و توثیق کی ہے جب کہ کچھ مؤرخین نے اُن پر اس لیے جرح کی ہے کہ انھوں نے امام ابو حنیفہ' امام مالک اور امام شافعی کو ایسے آراء منسوب کیے ہیں جو اُن کی کتابوں میں موجود نہیں۔ اختلاف العلماء سے متعلق کئی کتابیں لکھیں۔ غیر متعصب تھے اور جن کے پاس دلیل ہوتی اُن کی بات کو تسلیم کرتے۔ کسی خاص مذہب کے پابند نہیں تھے مگر اس کے باوجود انھیں شافعی المسلک کہا جاتا ہے۔ ۳۱۹ھ = ۹۳۱ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

[تذکرۃ الحفاظ ۳: ۷۸۲' الاعلام ۵: ۲۹۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر الصولی (۱)

ان کی تفسیر نامکمل ہے جس کا نام الشّامِل في علم القرآن ہے۔[معجم المفسرین ۲:۶۴۷-۶۴۸]

تفسیر ابن الداعی (۲)

ان کی تفسیر کا نام الأنوار في علم القرآن ہے۔

حافظ ذہبی لکھتے ہیں: بَرَعَ في الرأي علی الإمام أبي الحسن الکرخي، وأخذ علمَ الکلام عن حسین بن علي البصري، و أفتی و درّسَ، ووليَ نقابة الطالبیین في دولة بني بُوَیه، فعدل وحُمِدَ وکان مُعِزُّ الدَّولةِ یُبالِغُ في تعظیمه وتقبیل یده لعبادته وهیبته وکان فیه تشیع بِلاغُلوّ . [سیر أعلام النبلاء ۱۶:۱۱۵]

''امام ابوالحسن کرخی (۳) کے زیرسایہ رہ کر رائے وقیاس میں مہارت حاصل کی۔ علم کلام کو حسین ابن علی بصری سے پڑھا۔ فتوے دیئے، تدریس کی اور بنوبویہ کی حکومت میں طالبین کے نقیب

---

(۱) محمد بن یحییٰ بن عبداللہ ابوبکر الصولی المعروف بالشطرنجی۔ تینوں خلفائے بنوعباس: راضی، مکتفی اور مقتدر کے ندیم رہے ہیں۔ شطرنج نہایت اچھا کھیلتے تھے۔ اُن کے جد امجد ''صُول'' جرجان کے حاکم رہے ہیں، اُن کی ایک بہت بڑی عمدہ لائبریری تھی، جس کا تذکرہ خطیب بغدادی نے کیا ہے۔ ۳۳۵ھ = ۹۴۶ء کو وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۳:۴۲۷، الاعلام ۷:۱۳۶]

(۲) محمد بن حسن بن قاسم بن حسن علوی، طالبی، دیلمی، ابوعبداللہ، ابن الداعی۔ ۳۰۴ھ = ۹۱۶ء کو بلاد دیلم میں پیدا ہوئے۔ اُن کی ماں کا تعلق بنودیلم سے ہے۔ طبرستان میں پلے بڑھے۔ علم فقہ میں ماہر تھے۔ مفتی تھے۔ ۳۴۲ھ کو معزالدولۃ کی طرف سے توزون سے لڑے۔ معزالدولۃ ان کی بڑی عزت وتکریم کرتے تھے۔ ایک دفعہ بیمار پڑے تو شفاء کی خاطر ابن الداعی کے ہاتھ چھوے۔ ۳۵۹ھ = ۹۷۰ء کو وفات پائی۔

[سیر اعلام النبلاء ۱۶:۱۱۴-۱۱۶، الاعلام ۶:۸۱]

(۳) عبیداللہ بن حسین بن دلال بن دَلْہم، مشہور حنفی اصولی عالم وفقیہ تھے۔ ابوبکر جصاص کے استاذ محترم ہیں۔ اپنے زمانے میں احناف کے سرخیل مانے جاتے تھے۔ بڑھاپے میں فالج میں مبتلا ہوئے تھے۔ اُن کی پیدائش ۲۶۰ھ اور وفات پندرہ شعبان ۳۴۰ھ کو ہوئی۔ کرخ نواحِ عراق میں ایک گاؤں کا نام ہے۔

[تاج التراجم: ۲۰۰-۲۰۱، ت: ۱۵۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[سردار] رہے۔عدل وانصاف سے فیصلے کیے اس لیے ہر دل عزیز رہے۔اُن کی عبادت اور ہیبت کی وجہ سے معز الدولۃ حد سے بڑھ کر ان کی تعظیم وتکریم کرتے اور اُن کے ہاتھ چومتے تھے۔ شیعہ تھے لیکن غالی نہیں تھے۔''

آگے جا کر حافظ ذہبی نے لکھا ہے:قلت: كان يمتنع من الترحم على معاوية رضی اللہ عنہ، و لا يَشْتِمُ الصحابة رضی اللہ عنہم. [سیر أعلام النبلاء ۱۶:۱۱۶]

''میں [حافظ ذہبی] کہتا ہوں کہ [مہدیت کا دعویٰ کرنے کے بعد] سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے رحم کی دعاء کرنے سے لوگوں کو منع کرتے تھے اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سبّ وشتم نہیں کرتے تھے۔''

تفسیر ابن خلاد فارسی، ابو محمد، قاضی، رامہرمزی (۱)

ان کی تفسیر کا نام إمام التنزيل في علم القرآن ہے۔

تفسیر الادفوی (۲)

-ان کی تفسیر کا نام الإستغناءُ في علوم القرآن

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:له كتابُ التفسيرفي مائةٍ وعشرين مجلداً،يقال:إنه موجودٌ بالقاهرة.قال سهل بن عبد الله البزاز:صَنَّف شيخنا أبوبكرالأذفوي كتاب"الإستغناء في علوم القرآن"في اثنتي عشرةَ سنةً.[معرفۃ القراء الکبار۲:۶۷۷]

''ایک سوبیس جلدوں پر مشتمل اُن کی ایک تفسیر بھی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ قاہرہ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔سہل بن عبداللہ البزاز کہتے ہیں:ہمارے شیخ ابوبکر اذفوی نے بارہ جلدوں پر مشتمل ایک تفسیر الاستغناء في علوم القرآن کے نام سے لکھی۔''

---

(۱) حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد فارسی، ابو محمد، قاضی، رامہرمزی۔اپنے دور میں عرب وعجم کے محدث اور ادیب تھے۔تاریخ ولادت معلوم نہیں۔۳۶۰ھ=۹۷۰ء کو وفات پائی۔[معجم الادباء ۹:۵، الاعلام ۱:۲۶۵]

(۲) محمد بن علی بن احمد الأُدْفوِي، ابوبکر، نحوی اور مفسر تھے۔بالائی مصر کے علاقہ اُدفو سے تعلق کے باعث اُدفوی کہلائے۔سالِ پیدائش ۳۰۴ھ=۹۱۶ء ہے۔قاہرہ میں لکڑیاں فروخت کرتے تھے اور وہیں ۳۸۸ھ=۹۹۸ء کو وفات پائی۔[معرفۃ القراء الکبار ۲:۶۷۵، ترجمہ:۳۹۲، بغیۃ الوعاۃ ۱:۱۸۹، الاعلام ۶:۲۷۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ داوودی لکھتے ہیں: وله كتاب تفسير القرآن سمّاه "الإستغناء" في مائة وعشرين مجلداً صَنَّفَهُ في اثنتي عشرةَ سنةٍ. [طبقات المفسرین ۲: ۱۹۷]

''انھوں نے ''الإستغناء'' کے نام سے بارہ سال کے عرصے میں ایک سو بیس جلدوں پر مشتمل تفسیر لکھی۔''

ڈاکٹر عبداللہ کیلان نے ''منهج الأدفوي في التفسير مع تحقيق سورة الفاتحة'' کے نام سے اس کے ایک حصے کی تحقیق کر کے جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ الریاض، سعودی عرب سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔

تفسير أبي الليث السَّمَرقَندي[1] = بحر العلوم

حاجی خلیفہ لکھتے ہیں: وهو كتابٌ مشهورٌ لطيفٌ مفيدٌ جِدًّا، خَرَّجَ أحاديثه الشيخ زين الدين قاسم بن قطلوبغا الحنفي. [کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون ۱: ۲۴۱]

''یہ مشہور، لطیف اور بے حد مفید کتاب ہے۔ شیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا حنفی[2] نے اس کی احادیث کی تخریج کی ہے۔''

اس تفسیر کا ایک ایڈیشن شیخ علی محمد معوض، شیخ عادل عبدالموجود اور ڈاکٹر زکریا عبدالمجید النوتی کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۱۳ھ = ۱۹۹۳ء میں شائع ہو گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن ڈاکٹر محمد مطرجی کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں دار الفکر بیروت سے ۱۴۱۸ھ = ۱۹۹۷ء کو شائع ہو گیا ہے۔

---

(۱) نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی۔ اُن کا عرف اِمام الہدیٰ تھا۔ شہر علم و ادب سمرقند میں پیدا ہوئے۔ کسی نے تاریخ ولادت کو محفوظ نہیں کیا۔ سمرقند میں سارے علوم حاصل کیے۔ فقہ اور فلسفہ میں خصوصی مہارت حاصل کی۔ زاہد اور صوفی تھے۔ کئی نفیس کتابیں لکھیں۔ ۳۷۵ھ = ۹۸۵ء کو وفات پا گئے۔

[سیر اعلام النبلاء ۱۶: ۳۲۳، ترجمہ: ۲۳۰، تاج التراجم: ۳۱۰، ترجمہ: ۳۰۵، الاعلام ۸: ۲۷]

(۲) قاسم بن قطلوبغا، زین الدین ابو العدل السودونی الجمالی، قاہرہ میں ۸۰۲ھ = ۱۳۹۹ء کو پیدا ہوئے۔ حنفی فقیہ اور مؤرخ و باحث تھے۔ قاہرہ ہی میں ۸۷۹ھ = ۱۴۷۴ء کو وفات پا گئے۔

[البدر الطالع ۲: ۴۵، الاعلام ۵: ۱۸۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر الثعلبي (۱)

حافظ ابن تیمیہ (۲) لکھتے ہیں: الثعلبي هو في نفسه كان فيه خيرٌ و دينٌ، و كان حاطب ليل ينقل ما وجد في كتب التفسير من صحيح وضعيف و موضوع. [مجموع الفتاوی ۱۳: ۱۵۸]

"ثعلبی فی نفسہ متدین اور پاک باز تھے لیکن حاطب لیل (۳) تھے۔ تفسیر کے متعلق انھیں جو کچھ ملتا ہے اسے نقل کرتے ہیں خواہ وہ صحیح ہو یا ضعیف و موضوع۔"

یہ تفسیر الکشف والبیان المعروف تفسیر الثعلبی کے نام سے ابو محمد بن عاشور کی تحقیق کے ساتھ دار إحیاء التراث العربی بیروت سے دس جلدوں میں ۱۴۲۲ھ = ۲۰۰۲ء کو چھپ گئی ہے۔

تفسیر الحوفی (۴)

اَلْحَوْفِيُ کی تفسیر کا نام البرہان فی علوم القرآن ہے۔ امام داوودی لکھتے ہیں: له تفسيرٌ جيّدٌ،

---

(۱) ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نیسابوری۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ تاریخ، حدیث اور تفسیر کے عالم ہیں۔ انھیں ثعلبی اور ثعالبی کہا جاتا ہے۔ یہ لقب ہے، نسب نہیں۔ آپ کے تلامذہ میں واحدی کا نام قابل ذکر ہے۔ واحدی نے آپ سے تفسیر پڑھی۔ وہ ثعلبی کے بہت بڑے مداح ہیں۔ ثعلبی بڑے محدث اور کثیر الشیوخ ہیں مگر علماء میں سے بعض اُن کو ثقہ قرار نہیں دیتے۔ ثعلبی نے ۴۲۷ھ = ۱۰۳۵ء کو وفات پائی۔

[معجم الادباء ۵: ۳۶-۳۷، ت: ۵، وفیات الاعیان ۱: ۸۰، ت: ۳۱، الاعلام ۱: ۲۱۲]

(۲) احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم، حرانی، دمشقی، حنبلی، ابو العباس، تقی الدین ابن تیمیہ، ۶۶۱ھ = ۱۲۶۳ء کو حران میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد کی معیت میں مصر منتقل ہو گئے۔ ۷۲۸ھ = ۱۳۲۸ء کو قلعہ دمشق میں حالتِ اسارت میں وفات پائی۔ بڑے فطین اور ذکی عالمِ دین تھے۔

[المعجم المختص بالمحدثین، ذہبی: ۲۵، البدایۃ والنہایۃ ۱۴: ۱۴۱، الاعلام ۱: ۱۴۴]

(۳) رات کو لکڑیاں چننے والا جو نہیں جانتا کہ رات کی تاریکی میں لکڑی چن کر ہاتھ میں پکڑ لی یا کوئی سانپ اور اژدہا۔ اصطلاح میں ہر قسم کی احادیث کو نقل کرنے والے کو حاطبِ لیل کہتے ہیں جو صحیح اور ضعیف کے مابین کوئی تمیز نہیں کرتا۔

(۴) علی بن ابراہیم بن سعید بن یوسف بن سعید، ابو الحسن۔ مصر کے حوف بلبیس کے گاؤں شبرا میں پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت معلوم نہ ہو سکی۔ لغت اور تفسیر کے بہت بڑے عالم تھے، اُن کی کتاب تیس اجزاء میں ہے۔ ۴۳۰ھ = ۱۰۳۹ء کو وفات پائی۔ آپ اُدفوی کے شاگرد رہے ہیں۔

[بغیۃ الوعاۃ ۲: ۱۴۰، طبقات المفسرین، داوودی ۱: ۳۸۸، الاعلام ۴: ۲۵۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمّاهُ:البرهان في تفسیر القرآن' و کتاب إعراب القرآن في عشر مجلدات.

[طبقات المفسرین ۱:۳۸۸' ترجمہ:۳۳۲]

''البرہان فی تفسیر القرآن کے نام سے اُن کی ایک عمدہ تفسیر ہے اور دس جلدوں پر مشتمل ایک کتاب اِعراب القرآن ہے۔''

تفسیر الواحدی (۱)

حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں: والواحدي صاحبه کان أبصر منه بالعربیة ' لکن هو أبعد عن السّلامة واتباع السّلَف. [مجموع الفتاوی ۱۳:۱۵۸]

''واحدی' ثعلبی کے خوشہ چین ہیں لیکن ثعلبی کے مقابلہ میں اُن کی عربیت کی مہارت کہیں زیادہ تھی مگر سلامتیِ ذہن اور اِتباعِ سلف سے کوسوں دور تھے۔''

حافظ ذہبی نے انھیں إمامُ علماء التأویل کہتے ہیں۔[سیر اعلام النبلاء ۱۸:۳۳۹-۳۴۰]

امام واحدی کی تفسیر ۲۵ جلدوں پر مشتمل ہے۔کئی لوگوں نے اس کی تحقیق میں حصہ لے کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل ہے جسے وزارتِ تعلیم عالی سعودی حکومت نے ۱۴۳۰ھ میں شائع کی ہے۔

---

(۱) علی بن احمد بن محمد بن علی' واحدی نیشاپوری شافعی' نیشاپور میں پیدا ہوئے۔سن ولادت محفوظ نہیں۔مفسر اور ادیب تھے۔اُن کا تعلق ساوۃ سے تھا جو ''رے'' اور ''ہمدان'' کے مابین ہے۔اُن کے آباء و اَجداد تجارت کیا کرتے تھے۔واحدی کی نسبت واحد بن دبل بن مہرۃ کی طرف ہے۔نیشاپور میں ۴۶۸ھ=۱۰۷۶ء کو وفات پائی۔[سیر اعلام النبلاء ۱۸:۳۳۹' الاعلام ۴:۲۵۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم اِعراب القرآن

علم الاعراب – جسے علم نحو بھی کہا جاتا ہے – کی بنیاد تابعین [۱] کے عہد میں ابوالاسود الدؤلی [۲] نے رکھی۔ عہدِ اتباعِ تابعین [۳] میں اس علم نے خوب ترقی کی۔ اسی زمانے میں سیبویہ [۴] نے اپنی الکتاب لکھی جو قرآنی مُعْرَبَات سے بھری پڑی ہے۔ اسی زمانے میں اِعراب القرآن کا علم معانی القرآن کا ایک جزو سمجھا جاتا تھا جیسا کہ فراء [۵] نے اپنی کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ:

تفسيرُ مشكل إعرابِ القرآن و معانيه. [معانی القرآن ۱:۱]

---

(۱) لغت میں تابعین تابع یا تابعی کی جمع ہے جو تَبِعَهٗ کا اسمِ فاعل ہے اور اس کے معنی ہیں: مَشٰى خَلْفَهٗ یعنی کسی کے پیچھے چلا۔ اصطلاح میں تابعی اُس شخص کو کہتے ہیں جو کسی صحابی کو مومن ہونے کی حالت میں ملا ہو اور اُس کی موت بھی حالت اسلام میں ہوئی ہو: والتابعي مَن صحب الصحابي. [الکفایۃ فی علم الروایۃ: ۲۲]

(۲) ظالم بن عمرو بن سفیان بن جندل الدؤلی الکنانی۔ علم نحو کے واضع ہیں۔ ہجری سے ایک سال قبل = ۶۰۵ء کو پیدا ہوئے۔ فقیہ، شاعر، امیر، گھڑسوار اور حاضر جواب تھے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسب فیض کیا۔ جنگ صفین میں اُن کی طرف سے لڑے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو اُن کے پاس چلے گئے۔ انھوں نے آپ کی تعظیم وتکریم کی۔ ۶۹ھ = ۶۸۸ء کو بصرہ میں وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۲:۵۳۵، ترجمہ: ۳۱۳، الاعلام ۳:۲۳۶]

(۳) تابعین کے پیروکار۔ اصطلاحاً وہ مسلمان ہیں جنہوں نے تابعین سے اسلام حاصل کیا۔

(۴) دبستان بصرہ کے ممتاز نحوی کا لقب، جن کا اصلی نام عمرو بن عثمان بن قنبر تھا اور کنیت ابوالبشر یا ابوالحسن تھی۔ ۱۴۸ھ = ۷۶۵ء کو شیراز کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے، طلبِ علم کے سلسلے میں بصرہ تشریف لے گئے اور وہاں کے مشہور امام نحو علامہ خلیل بن احمد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ امام ابن دُرید فرماتے ہیں کہ سیبویہ نے ۱۸۰ھ = ۷۹۶ء کو شیراز میں وفات پائی اور ان کی قبر شیراز ہی میں ہے۔ [تاریخ بغداد ۱۲:۱۹۸]

بعض کا خیال ہے کہ آپ نے ۲۸۶ھ = ۸۹۹ء کو بغداد میں وفات پائی۔ [الاعلام ۷:۱۴۴]

ابن خلکان نے اسی سنہ وفات کے ساتھ ۲۸۵ھ کا ذکر بھی کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کا جنازہ قاضی ابو یوسف نے پڑھایا تھا۔ [وفیات الاعیان ۴:۳۱۹]

(۵) یحییٰ بن زیاد بن عبداللہ بن منظور دیلمی، کوفہ کے مشہور نحوی و ادیب تھے، کوفہ میں ۱۴۴ھ = ۷۶۱ء کو پیدا ہوئے بغداد منتقل ہو گئے۔ مامون الرشید کے دونوں بیٹوں کے اتالیق رہے ہیں۔ نحو، لغت اور فنون ادب کے امام تھے۔ فقیہ و متکلم بھی تھے۔ ۲۰۷ھ = ۸۲۲ء کو مکہ مکرمہ کی راہ میں وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۱۴:۱۰۶، الاعلام ۸:۱۴۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخفش (۱) کی کتاب معانی القرآن کا مقدمہ مفقود ہے۔ ممکن ہے کہ انھوں نے بھی اس قسم کی کوئی عبارت لکھی ہوگی۔ اُن کی معانی القرآن کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ اِعراب القرآن ہی سے بحث کرتی ہے۔ زجاج (۲) نے اپنی کتاب کے بارے میں لکھا ہے: هذا كتابٌ مختصرٌ في إعراب القرآن ومعانيه. [معانی القرآن، زجاج ۱:۳۹]

''یہ مختصر کتاب ہے جس کا تعلق اِعراب القرآن اور اس کے معانی سے ہے۔''

بعد کے علماء نے اس موضوع پر کئی کتابیں لکھیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

-۱: ابوجعفر نحاس، وفات: ۳۳۸ھ (۳)

ان کی کتاب اِعراب القرآن کو دو اِداروں نے شائع کیا ہے۔

- خالد العلی کی تحقیق کے ساتھ، جو ۱۳۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے دار المعرفۃ بیروت نے ۱۴۲۹ھ = ۲۰۰۸ء کو شائع کیا۔

- ڈاکٹر زہیر غازی زاہد کی تحقیق کے ساتھ، جس کے دو ایڈیشن عالم الکتب بیروت سے شائع ہو چکے ہیں: پہلی ایڈیشن پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور ۱۴۰۵ھ = ۱۹۸۵ء کو شائع ہوگئی ہے جب کہ اس کا دوسرا ایڈیشن ایک جلد میں ہے اور ۱۲۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

---

(۱) سعید بن مسعدۃ المجاشعی البلخی ثم البصری المعروف بالاخفش الاوسط۔ نحوی، لغوی اور ادیب تھے۔ بلخ سے تعلق تھا۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ بصرہ میں رہائش اختیار کی۔ عربیت کا علم سیبویہ سے حاصل کیا۔ کئی مفید کتابیں لکھیں۔ علم العروض پندرہ بحور پر مشتمل تھا، انھوں نے اس میں ایک بحر کا اضافہ کیا جسے بحر الخبب کہتے ہیں۔ ۲۱۵ھ = ۸۳۰ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۳:۳۸۰، ترجمہ: ۲۶۴، الاعلام ۳:۱۰۱]

(۲) ابراہیم بن سری بن سہل ابواسحاق، زجاج، ۲۴۱ھ = ۸۵۵ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ نحو اور لغت کے ماہر عالم تھے۔ شیشہ گری کا کام کرنے کی وجہ سے زجّاج کہلائے۔ مبرد سے علم نحو سیکھا۔ بغداد میں ۳۱۱ھ = ۹۲۳ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۱:۴۹-۵۰، الاعلام ۱:۴۰]

(۳) احمد بن محمد بن اسماعیل المرادی، المصری، ابوجعفر النحاس۔ قرآن مجید کے مفسر اور ادیب تھے۔ مصر میں پیدا ہوئے۔ سن ولادت معلوم نہیں۔ نفطویہ اور ابن الانباری کے ہم درس رہے ہیں۔ امام نسائی اور اخفش صغیر سے کسب فیض کیا۔ تصانیف میں تفسیر القرآن، ناسخ القرآن ومنسوخہ اور معانی القرآن وغیرہ شامل ہیں۔ ۳۳۸ھ = ۹۵۰ء کو فوت ہوئے۔ [العبر فی خبر من غبر ۲:۵۴، الاعلام ۱:۲۰۸]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔۲: ابن خالویہ، وفات: ۳۷۰ھ (۱)

اُن کی کتاب کا نام إعراب ثلاثين سورة في القرآن الكريم ہے جو تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الطارق سے سورۃ الناس تک کی تیس سورتوں پر مشتمل ہے اور اس کے ۲۵۱ صفحات ہیں۔ یہ کتاب بیت السرور، بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔ کتاب پر تاریخ طباعت درج نہیں۔

۔۳: ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی، وفات: ۴۳۷ھ (۲)

اُن کی کتاب کئی بار چھپ چکی ہے۔ اس کا بہترین ایڈیشن دو جلدوں پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر حاتم صالح الضامن کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۴ھ = ۲۰۰۳ء کو دار البشائر دمشق سے شائع ہوئی ہے۔

یہ کتاب ایک جلد میں بھی دستیاب ہے جسے اُسامۃ عبد العظیم کی تحقیق کے ساتھ ۵۲۸ صفحات میں دار الکتب العلمیۃ بیروت نے ۲۰۱۰ء میں شائع کی ہے۔

۔۴: ابو البرکات ابن الانباری، وفات: ۵۷۷ھ (۳)

اُن کی کتاب البَیَان في غريب إعراب القرآن دو جلدوں پر مشتمل ہے جسے ڈاکٹر طٰہ عبد الحمید کی تحقیق کے ساتھ الہیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، مصر نے ۱۴۰۰ھ = ۱۹۸۰ء میں شائع کی ہے۔

---

(۱) حسین بن احمد بن خالویہ، ابو عبد اللہ لغت اور نحو کے بڑے عالم تھے۔ ہمدان سے تعلق تھا۔ یمن چلے گئے۔ ذمار میں سکونت اختیار کی، پھر شام گئے۔ حلب میں رہائش اختیار کی اور وہاں بڑی شہرت پائی۔ متنبی کے ساتھ کئی بار مناظرہ کیا۔ سیف الدولۃ کی اولاد کے اتالیق رہے ہیں۔ ۳۷۰ھ = ۹۸۰ء کو حلب میں وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۲: ۱۷۸، الاعلام ۲: ۲۳۱]

(۲) ابو محمد مکی بن ابی طالب بن حموش بن محمد بن مختار القیسی المقریٔ۔ سات شعبان ۳۵۵ ہجری کو قیروان میں پیدا ہوئے۔ اندلس منتقل ہوئے اور قرطبہ کو مسکن بنالیا۔ تجوید قرآن اور قرآن کے لفظی تحقیق سے متعلق کئی کتابیں لکھیں، جن میں الھدایۃ الی بلوغ النہایۃ، التبصرۃ، الموجز، الماثور عن مالک فی احکام القرآن وتفسیرہ، الرعایۃ لتجوید القراءۃ، اختصار احکام القرآن، اور الکشوف کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ قرطبہ میں ۴۳۷ ہجری کو وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۵: ۲۷۴-۲۷۷]

(۳) محمد بن القاسم بن محمد بن بشار، ابو بکر الانباری، اپنے زمانے میں ادب اور لغت کے بہت بڑے امام تھے۔ ۲۷۱ھ = ۸۸۴ء کو فرات کے ساحلی گاؤں انبار میں پیدا ہوئے۔ یہ بات مشہور تھی کہ انھیں قرآن مجید کے شواہد تین سو ہزار اشعار زبانی یاد تھے۔ ۳۲۸ھ = ۹۴۰ء کو بغداد میں وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۳: ۱۸۱، الاعلام ۶: ۳۳۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵: ابو البقاء عکبری' وفات: ۶۱۶ھ (۱)

انھوں نے التِّبیان في إعراب القرآن کے نام سے کتاب لکھی' جسے دار الیقین المنصورۃ نے سعید کریم الفقی کے تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۲ھ = ۲۰۰۱ء کو ۷۹۰ صفحات میں شائع کی ہے۔ یہ کتاب إملاءُ مَامَنَّ به الرَّحمٰن کے نام سے بھی پہچانی جاتی ہے۔

۶: المنتجب ہمدانی' وفات: ۶۴۳ھ (۲)

اُن کی تصنیف کا نام الفَرید في إعراب القرآن المجید ہے جسے دار الثقافۃ نے شائع کیا ہے۔ فی الحال اس کی دو جلدیں دستیاب ہیں جو سورۃ یوسف سے قرآن مجید کے آخر تک کی سورتوں پر مشتمل ہے اور اس کی تحقیق ڈاکٹر فہمی حسن النمر اور ڈاکٹر فؤاد علی مخیمر نے کی ہے۔ کتاب پر تاریخ طباعت اور شائع کرنے والے ادارے کا نام درج نہیں۔

۷: برہان الدین ابو اسحاق السَّفاقُسِي' وفات: ۷۴۲ھ (۳)

اُن کی کتاب کا نام اَلْمُجِیْدُ في إعراب القرآن المَجید ہے جسے دار ابن الجوزی' الدمام' سعودی عرب نے ۱۴۳۰ھ کو ڈاکٹر حاتم صالح الضامن کی تحقیق کے ساتھ شائع کی ہے۔ یہ مطبوع

---

(۱) عبداللہ بن حسین بن عبداللہ عکبری بغدادی ابو البقاء' محب الدین۔ ۵۳۸ھ = ۱۱۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ ادب' لغت' فرائض اور حساب میں ماہر تھے۔ ساحلِ دجلہ پر عکبرا نام کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے منسوب ہونے کی وجہ سے عکبری کہلائے۔ اُن کی پیدائش بغداد میں ہوئی اور وفات بھی بغداد ہی میں ۶۱۶ھ = ۱۲۱۹ء کو ہوئی۔ بچپن میں چیچک کے بیمار ہوئے جس کی وجہ سے آنکھوں کی بینائی سے محروم ہوئے تھے۔

[بغیۃ الوُعاۃ ۲: ۳۸' ترجمہ: ۱۳۷۵' الاعلام ۴: ۸۰]

(۲) المُنتَجَب بن ابی العز بن رشید ابو یوسف منتجب الدین ہمدانی۔ عربیت اور قراءات کے ماہر عالم تھے۔ تاریخ ولادت نامعلوم ہے۔ بڑی شہرت پائی۔ ۶۴۳ھ = ۱۲۴۵ء کو دمشق میں وفات پائی۔

[غایۃ النہایۃ ۲: ۳۱۰' الاعلام ۷: ۲۹۰]

(۳) ابراہیم بن محمد بن ابراہیم القیسی السفاقسی' ابو اسحاق' برہان الدین۔ ۶۹۷ھ = ۱۲۹۸ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ مالکی فقیہ تھے۔ جایۃ میں علم حاصل کیا۔ حج کرنے گئے تو وہاں مصر اور شام کے علماء سے فیض حاصل کیا۔ کئی برسوں تک درس وتدریس اور افتاء میں مشغول رہے۔ ۷۴۲ھ = ۱۳۴۲ء کو وفات پائی۔

[الدرر الکامنۃ ۱: ۵۵' الاعلام ۱: ۶۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسخہ تسمیہ' سورۃ الفاتحہ اور سورۃ النبأ سے قرآن مجید کے آخر تک کی سورتوں پر مشتمل ہے۔

۸- سمین حلبی نحوی' وفات: ۷۵۶ھ (۱)

اُن کی کتاب کا نام الدُّرُّ الـمَـصُونُ في علوم الكتاب المكنون ہے جو گیارہ جلدوں پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر احمد محمد الخرّاط کی تحقیق کے ساتھ دار القلم دمشق سے شائع ہوگئی ہے۔ تاریخ طباعت درج نہیں۔

علم معانی القرآن

۱- معانی القرآن' کسائی: علی بن حمزۃ' وفات: ۱۸۹ھ (۲)

یہ کتاب ۳۰۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر عیسیٰ شحاتۃ عیسیٰ کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۹۸ء کو دار قباء' القاہرۃ سے شائع ہوگئی ہے۔

۲- معانی القرآن' فراء: یحیٰ بن زیاد بن عبد اللہ بن منظور دیلمی' وفات: ۲۰۷ھ

یہ کتاب تین جلدوں میں ۱۴۰۳ھ=۱۹۸۳ء کو عالم الکتب بیروت سے شائع ہوگئی ہے۔

۳- معانی القرآن' اخفش: سعید بن مسعدۃ' الاخفش الاوسط' وفات: ۲۱۵ھ

یہ کتاب ۹۰۹ صفحات میں ڈاکٹر ہدیٰ محمود قراعۃ کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۱ھ=۱۹۹۰ء کو مکتبۃ الخانجی قاہرۃ سے شائع ہوگئی ہے۔

۴- معانی القرآن و اِعرابہ: زجاج: ابراہیم بن سری بن سہل ابواسحاق' وفات: ۳۱۱ھ

---

(۱) شہاب الدین ابوالعباس احمد بن یوسف بن عبد الدائم بن محمد بن مسعود' سمین' حلبی' مصری' شافعی۔ مآخذ میں اُن کی تاریخ ولادت مذکور نہیں۔ مفسر تھے۔ عربی اور قراءات کے عالم تھے۔ حلب سے تعلق تھا۔ قاہرہ میں سکونت تھی جہاں بڑی شہرت حاصل کی۔ ۷۵۶ھ=۱۳۵۵ء کو قاہرہ میں وفات پائی۔ امام ابوحیان کے شاگرد رہے ہیں۔ [إعلام النبلاء ۵:۲۴' غایۃ النہایہ ۱:۱۵۲' ترجمہ: ۷۰۴' الاعلام ۱:۲۷۴]

(۲) علی بن حمزہ بن عبد اللہ اسدی بالولاء' کوفی' ابوالحسن' کسائی۔ لغت' نحو اور قراءات کے امام ہیں۔ کوفہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں ہی میں حاصل کی۔ بڑی عمر میں علم نحو حاصل کیا۔ بغداد میں رہائش اختیار کی۔ ۱۸۹ھ=۸۰۵ء کو ۷۰ سال کی عمر میں "رے" میں وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۱۱:۴۰۳' الاعلام ۴:۲۸۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب پانچ جلدوں میں ۱۴۰۸ھ = ۱۹۸۸ء کو عالم الکتب بیروت سے ڈاکٹر عبدالجلیل کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوگئی ہے۔

۵- معانی القرآن، ابوجعفر نحاس: احمد بن محمد بن اسماعیل، المرادی، المصری، وفات: ۳۳۸ھ

یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے جسے جامعۃ ام القریٰ، مکۃ المکرمۃ نے شیخ محمد علی صابونی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۰ھ = ۱۹۸۹ء کو شائع کیا ہے۔

۶- النکت فی معانی القرآن الکریم واعرابہ، ابوالحسن علی بن فضّال المجاشعی، وفات: ۴۷۹ھ (۱)

یہ کتاب ۶۱۶ صفحات پر مشتمل ہے، جسے دارالکتب العربیۃ بیروت نے ۱۴۲۸ھ = ۲۰۰۷ء کو ڈاکٹر عبداللہ عبدالقادر الطویل کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔

۷- ایجاز البیان عن معانی القرآن، محمود بن ابی الحسن بن حسین نیشاپوری، وفات: ۵۵۳ھ (۲)

یہ کتاب ۹۷۶ صفحات پر مشتمل ہے اور حنیف بن حسن القاسمی کی تحقیق کے ساتھ دارالغرب الاسلامی بیروت سے ۱۹۹۵ء کو شائع ہوگئی ہے۔

علم غریب القرآن

۱- غریب القرآن: ابومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ، وفات: ۲۷۶ھ (۳)

---

(۱) علی بن فضّال بن علی بن غالب مجاشعی قیروانی ابوالحسن۔ مؤرخ، لغوی اور ادب وتفسیر کے عالم تھے۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ قیروان سے تعلق تھا۔ عرصہ تک غزنۃ میں رہے۔ بغداد میں رہائش تھی۔ نظام الملک سے اچھے مراسم تھے۔ ۴۷۹ھ = ۱۰۸۶ء کو بغداد میں وفات پائی۔ ان کا نسب مشہور شاعر فرزدق سے جا کر ملتا ہے اس لیے فرزدقی سے مشہور ہیں۔ [بُغیۃ الوُعاۃ ۲: ۱۸۳، ترجمہ: ۱۷۴۶، الاعلام ۴: ۳۱۹]

(۲) محمود بن ابی الحسن بن الحسین نیشاپوری ابوالقاسم نجم الدین۔ مفسر اور لغوی تھے۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ کئی کتابیں لکھیں جن میں اعجاز کا دعویٰ کیا۔ ۵۵۰ھ = ۱۱۵۵ء کو وفات پائی۔

[معجم الادباء ۱۹: ۱۲۴، ترجمہ: ۳۸، الاعلام ۷: ۱۶۷]

(۳) عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ دینوری۔ ادب کے بہت بڑے امام تھے۔ ۲۱۳ھ = ۸۲۸ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ کچھ عرصہ تک دینور کے قاضی رہے ہیں اس لیے دینوری کہلائے۔ بغداد ہی میں ۲۷۶ھ = ۸۸۹ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۳: ۴۲، الاعلام ۴: ۱۳۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۹ صفحات پر مشتمل یہ کتاب السید احمد صقر کی تحقیق کے ساتھ دار الکتاب العلمیة بیروت سے ۱۳۹۸ھ = ۱۹۷۸ء میں چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔

۲۔ غریب القرآن: ابو بکر محمد بن عزیز العزیزی السجستانی، وفات: ۳۳۰ھ (۱)

قرآن مجید کے مفسر تھے۔ اپنی تصنیف غریب القرآن کی وجہ سے مشہور ہوئے ہیں۔

حافظ ذہبی لکھتے ہیں: كان رجلاً فاضلاً خَيِّراً. [سیر أعلام النبلاء ۱۵:۲۱۶]

''فاضل اور نہایت نیک شخص تھے۔''

حافظ سیوطی لکھتے ہیں: أخذ عن أبي بكر بن الأنباري، وصَنَّفَ غريب القرآن المشهور فَجَوَّدَهُ، يُقالُ: إنّه صَنَّفَهُ في خمس عشرة سنةً، وكان يقرؤه على شيخه ابن الأنباري و يصلح فيه مواضعَ. [بغیة الوعاۃ ۱:۱۷۱، ترجمہ: ۲۸۸، طبقات المفسرین، داوودی ۱:۱۹۶]

''انھوں نے ابو بکر بن اَنباری سے علم حاصل کیا اور اپنی مشہور اور بہترین کتاب غریب القرآن لکھی۔ کہا جاتا ہے کہ اُنھوں نے اسے پندرہ سال میں پورا کیا تھا۔ آپ اپنے استاذ ابن الانباری کو اپنی یہ کتاب سناتے اور اُن سے اِصلاح لیتے۔''

حافظ ذہبی نے اُن کا نام محمد بن عزیز لکھا ہے اور امام دار قطنی (۲) حافظ عبد الغنی (۳) خطیب

---

(۱) محمد بن عزیز العزیزی السجستانی ابو بکر۔ اُن کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو سکی۔ اُن کی وفات ۳۳۰ھ = ۹۴۱ء میں ہوئی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۵:۲۱۶، بغیة الوعاۃ ۱:۱۷۱، الاعلام ۶:۲۶۸]

(۲) علی بن عمر بن احمد بن مہدی، ابو الحسن، دار قطنی، شافعی، اپنے دور کے إمام في الحديث و العِلَل تھے، آپ نے قراءت پر کتاب لکھی اور اس کے ابواب مقرر کیے۔ دار قطن [جو بغداد کا ایک قصبہ ہے] میں ۳۰۶ھ = ۹۱۹ء کو پیدا ہوئے، اور بغداد میں ۳۸۵ھ = ۹۹۵ء کو وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۳:۲۹۷، تاریخ بغداد ۱۲:۳۴، سیر اعلام النبلاء ۱۶:۴۴۹]

(۳) عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی بن سرور مقدسی جماعیلی دمشقی حنبلی ابو محمد، تقی الدین۔ حافظ حدیث اور رجال کے ماہر عالم تھے۔ ۵۴۱ھ = ۱۱۴۶ء کو نابلس کے قریبی گاؤں جماعیل میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں دمشق لائے گئے جہاں سے اسکندریہ اور اصبہان گئے۔ کئی بار مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ ۶۰۰ھ = ۱۲۰۳ء کو مصر میں وفات پائی۔ کئی مفید کتابیں لکھیں۔ بکثرت عبادت کرنے والے اور اَسلاف کے قاعدے کے مطابق سنت پر عمل پیرا تھے۔

[تذکرۃ الحفاظ ۴:۱۳۷۲، ترجمہ: ۱۱۱۲، الاعلام ۶:۳۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغدادی (۱) اور ابن ماکولا (۲) کے حوالے سے اُن کا نام عُزیز لکھ کر فرمایا ہے کہ:

فَبعدَ هٰؤلاء الأعلام مَن یَّسلَمُ مِن الوَهم (۳) . [سیر أعلام النبلاء ۱۵: ۲۱۷]

''[جب یہ] بڑے بڑے [اساطین علم وہم کے شکار ہوئے] تو پھر کوئی دوسرا کیوں کر وہم سے محفوظ

---

(۱) احمد بن علی بن ثابت' بغدادی' ابوبکر' خطیب' حافظ حدیث اور مؤرخ اسلام تھے۔ ۳۹۲ھ=۱۰۰۲ء کو غُزیہ [بالتصغیر] میں پیدا ہوئے' جو مکہ مکرمہ اور کوفہ کے بالکل درمیان میں مساوی مسافت پر واقع ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر تھے۔ اور وہیں ۴۶۳ھ=۱۰۷۲ء کو وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۸: ۲۷۰' الاعلام ۱: ۱۷۲]

(۲) علی بن ہبۃ اللہ بن علی بن جعفر' ابونصر' سعد الملک۔ بغداد کے نواحی قصبے عکبرا میں ۴۲۱ھ=۱۰۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ شام' مصر' جزیرہ اور ماوراء النہر کے سفر کیے۔ ۴۷۵ھ=۱۰۸۲ء کو چوروں نے انھیں مال کے لیے قتل کر دیا۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۸: ۵۶۹' الاعلام ۵: ۳۰]

(۳) مرتضیٰ زبیدی لکھتے ہیں: أبو بکر محمد بن عُزَیز' کزُبَیر' وقد أغفل ضبطه قصور أفإنه لا یعتمدهنا علی الشهرة مع وجود الإختلافِ ' العزیزي السجستاني المفسر' مؤلف غریب القرآن' المتوفّٰی سنة: ۳۳۰ھ' والبَغادِدَةُ أي: البغدادیون یقولون هو محمد بن عُزَیر' بالراء' ومنهم الحافظ أبو الفضل محمد ابن ناصر السلامي' والحافظ أبو بکر محمد بن عبد الغني بن نقطة' وابن النجار صاحبُ التاریخ وأبو محمد بن عبید الله وعبد الله بن الصباح البغدادیون 'فهؤلاء کلهم ضبطوا بالراء' وتبعهم من المغاربة الحافظ أبو علي الصدفي وأبو بکر بن العربي وأبو عامر العبدري والقاسم التجیبي في آخرین وإلیه ذهب الصَّلاح الصفدي في الوافي بالوفیات' وهو تصحیفٌ' وبعضهم أي من البَغادِدَةِ والمراد به الحافظ ابن ناصر قد صَنَّفَ فیه رسالة مستقلة' وجمع کلام الناس' ورجَّحَ أنه بالرَّاء.

[تاج العروس من جواہر القاموس ۴: ۵۶-۵۷' تحت مادة: عزز]

''ابوبکر محمد بن عزیز بروزنِ زُبَیر سجستانی' مفسر اور غریب القرآن کے مصنف تھے۔ صاحبِ قاموس نے اس کے اعراب کو ضبط نہ کر کے اچھا نہیں کیا اس لیے کہ ایسے مختلف فیہ ناموں میں ضبط کیے بغیر کوئی بات اعتماد سے نہیں کہی جاسکتی۔ بغدادی علماء جیسے حافظ ابوالفضل محمد بن ناصر السلامی' حافظ ابوبکر محمد بن عبدالغنی بن نقطہ' ابن النجار صاحب تاریخ' ابومحمد بن عبیداللہ اور عبداللہ بن صباح نے ایسے رآء کے ساتھ یعنی عزیر لکھا ہے۔ مغربی علماء جیسے حافظ ابو علی صدفی' وابوبکر بن العربی' ابوعامر عبدری اور قاسم تجیبی نے بھی اُن کی پیروی کرتے ہوئے اسے عزیر لکھا ہے اور صلاح صفدی نے الوافی بالوفیات میں اس کو اختیار کیا لیکن یہ تصحیف ہے [اور درست نام عزیز ہے] اور حافظ ابن ناصر نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں اُنہوں نے اس سلسلے میں لوگوں کے اقوال درج کیے ہیں اور اس بات کو ترجیح دی ہے کہ اصل نام عزیر ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ سکے گا؟''

ابوبکر محمد بن عزیر کی ۲۶۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب محمد ادیب عبدالواحد جمران کی تحقیق کے ساتھ دار قتیبۃ سے ۱۴۱۶ھ = 1995ء کو شائع ہو چکی ہے۔

۳- یاقوتۃ الصِراط في تفسیر غریب القرآن: غلام ثعلب: ابوعمر محمد بن عبدالواحد البغدادی' وفات: ۳۴۵ھ (۱)

۶۸۷ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر محمد بن یعقوب ترکستانی کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ سے ۱۴۲۳ھ = 2002ء کو شائع ہو گئی ہے۔

۴- العُمدَۃ في غریب القرآن' ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی' وفات: ۴۳۷ھ

۴۶۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب یوسف عبدالرحمٰن المرعشلی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۱ھ = ۱۹۸۱ء کو مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے شائع ہو گئی ہے۔

۵- المفردَات في غریب القرآن' ابوالقاسم حسین بن محمد' راغب اصفہانی' وفات: ۵۰۲ھ (۲)

عام اور متداول ہے۔ اَن گنت بار چھپ گئی ہے۔ ۵۵۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب محمد سید کیلانی کی تحقیق کے ساتھ دار المعرفۃ بیروت سے چھپ گئی ہے۔ تاریخ طباعت درج نہیں۔

۶- تفسیر الخزرجي المُسَمّٰی نَفَسُ الصَّباح في غریب القرآن و ناسخه و منسوخه ابوجعفر الخزرجی' وفات: ۵۸۲ھ (۳)

---

(۱) محمد بن عبدالواحد بن ابی ہاشم ابوعمر' زاہد' الباوَردِی' المعروف بغلام ثعلب۔ خراسان کے باوَرد [ابیورد] کی طرف منسوب ہو کر باوَردی کہلاتے ہیں۔ ثعلب کے پاس کافی عرصہ گزارنے کی وجہ سے غلام ثعلب کہلائے۔ ۲۶۱ھ = ۸۷۵ء کو پیدا ہوئے۔ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ ۳۴۵ھ = ۹۵۷ء کو بغداد میں وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۲: ۳۵۶' الاعلام ۶: ۲۵۴]

(۲) حسین بن محمد بن مفضل ابوالقاسم اِصبہانی [اِصفہانی] ادیب' حکیم اور عالم تھے۔ اِصبہان سے تعلق تھا۔ تاریخ ولادت معلوم نہ ہو سکی۔ بغداد میں رہائش پذیر تھے۔ اپنے زمانے میں امام غزالی کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ ۵۰۲ھ = ۱۱۰۸ء کو وفات پائی۔ [روضات الجنات: ۲۴۹' الاعلام ۲: ۲۵۵]

(۳) احمد بن عبدالصمد بن ابی عبیدۃ الخزرجی ابوجعفر۔ ۵۱۹ھ = ۱۱۲۵ء کو پیدا ہوئے۔ اندلسی فقیہ تھے۔ قرطبہ......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب احمد فرید المزیدی کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۲۹ھ = ۲۰۰۸ء کو شائع ہوگئی ہے۔

۷:تذکرۃُ الأریب في تفسیر الغریب

جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد ابن الجوزی، وفات: ۵۹۷ھ (۱)

۴۸۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب طارق فتحی السید کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۲۵ھ = ۲۰۰۴ء کو شائع ہوچکی ہے۔

۸:التُّرجُمان عن غریب القرآن، تاج الدین عبد الباقی (۲)۔

یہ کتاب ۴۶۷ صفحات پر مشتمل ہے اور موسیٰ بن سلیمان آل ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۹ھ = ۱۹۹۸ء کو مکتبۃ البیان، الطائف، سعودی عرب سے شائع ہوگئی ہے۔

۹:بھجۃ الأریب في بیان مافي کتاب اللّٰہ العزیز من الغریب

علی بن عثمان ماردینی، وفات: ۷۵۰ھ (۳)۔

اُن کی یہ کتاب ۳۰۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر ضاحی عبد الباقی کی تحقیق کے ساتھ دار ابن قتیبۃ

...... سے تعلق تھا۔ جایۃ میں کچھ عرصہ سکونت تھی۔ غرناطہ کو مسکن بنایا۔ آخری عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے۔ ۵۸۲ھ = ۱۱۸۷ء کو فاس میں وفات پائی۔ [التکملۃ لکتاب الصلۃ ۳: ۶۲، ترجمہ: ۲۲۳، الاعلام ۱: ۱۵۰]

(۱) عبد الرحمٰن بن علی بن محمد، جوزی، قرشی، بغدادی، ابو الفرج، بغداد میں ۵۰۸ھ = ۱۱۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ حدیث، تفسیر، تاریخ اور مواعظ کے کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ تین سو کے قریب کتابیں لکھیں۔ مقام جوز پر پانی کے ایک گھاٹ کی طرف ان کے آباء واجداد میں سے کوئی ایک منسوب تھے، اسی لیے ابن جوزی کہلائے۔ ۵۹۷ھ = ۱۲۰۱ء کو بغداد ہی میں وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۳: ۱۴۰، تذکرۃ الحفاظ ۴: ۱۳۴۲، الاعلام ۳: ۳۱۶]

(۲) عبد الباقی بن عبد المجید بن عبد اللّٰہ، یمنی، مخزومی، مکی، تاج الدین۔ ۶۸۰ھ = ۱۲۸۱ء کو مکۃ المکرمۃ میں پیدا ہوئے۔ فاضل اور ادب و تاریخ کے عالم تھے۔ شام، مصر، یمن، قدس اور قاہرۃ کے سفر کیے۔ ۷۴۳ھ = ۱۳۴۳ء کو قاہرۃ میں فوت ہوئے۔ [الدرر الکامنۃ ۲: ۳۱۵، الاعلام ۳: ۲۷۲]

(۳) علی بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفیٰ المارِدِینی، ابو الحسن۔ حنفی قاضی تھے۔ ۶۸۳ھ = ۱۲۸۴ء کو پیدا ہوئے۔ لغت اور حدیث کے عالم تھے۔ مصر سے تعلق تھا۔ کئی کتابیں لکھیں۔ ۷۵۰ھ = ۱۳۴۹ء کو وفات پائی۔ [لحظ الالحاظ: ۱۲۵، الاعلام ۴: ۳۱۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت سے شائع ہو چکی ہے۔سنِ اشاعت درج نہیں۔

۱۰:التبيان في تفسير غريب القرآن: شہاب الدین احمد بن عماد ابن الہائم' وفات: ۸۱۵ھ (۱)

۵۱۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر ضاحی عبدالباقی کی تحقیق کے ساتھ ۲۰۰۳ء کو دار الغرب الاسلامی بیروت سے شائع ہو گئی ہے۔

۱۱: تفسير غريب القرآن: محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی' وفات: ۱۱۸۲ھ (۲)۔

اُن کی یہ کتاب ۳۵۱ صفحات پر مشتمل ہے' جسے دار ابن کثیر بیروت نے ۱۴۲۱ھ=۲۰۰۰ء کو محمد صبحی ابن حسن حلاق کی تحقیق کے ساتھ شائع کی ہے۔

علم مشکلات القرآن

''مشکل القرآن' مرکب اضافی ہے جس کا معنیٰ ہے: قرآن کا مشکل۔ ''مُشْکِل، اَشْکَلَ'' سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ قَدْ أَشْكَلَ عَلَيَّ الأمر کا معنیٰ ہے: اِخْتَلَطَ بِغَيْرِهِ' و الأشكَلُ عند العرب اللَّونانِ المختلطتان. [الزاہر فی معانی کلمات الناس ۲:۱۵۱]

''وہ دوسرے امر [کام] سے مختلط [گڈمڈ] ہو گیا اور عربوں کے ہاں الأشكلُ کا معنیٰ دو رنگ ہیں جو آپس میں گڈمڈ ہو گئی ہوں۔''

حَرْفٌ مُشْكِلٌ کا معنیٰ ہے: مُشْتَبِهٌ مُلْتَبِسٌ. [تہذیب اللغۃ ۱۰:۲۵]

''مشتبہ اور ملتبس [اشتباہ اور دھوکہ میں ڈالنے والا]۔''

''ش ک ل'' کا بنیادی مفہوم ''مماثلت'' ہے۔ هٰذا شَكْلُ هٰذا کا معنیٰ ہے: یہ اُس کے مثل یعنی

---

(۱) احمد بن محمد بن عماد الدین بن علی' ابو العباس' شہاب الدین' ابن الہائم۔ بہت بڑے ریاضی دان تھے۔ ۷۵۳ھ=۱۳۵۲ء کو مصر میں پیدا ہوئے۔ وہیں پلے بڑھے۔ بڑی شہرت پائی۔ ۸۱۵ھ=۱۴۱۲ء کو مصر میں وفات پائی۔
[البدر الطالع ۱:۱۱۷' الاعلام ۱:۲۲۶]

(۲) محمد بن اسماعیل بن صلاح بن محمد الحسنی الکحلانی الصنعانی ابو ابراہیم عز الدین۔ ۱۰۹۹ھ=۱۶۸۸ء کو کحلان میں پیدا ہوئے۔ اپنے بڑوں کی طرح ''امیر'' سے شہرت پائی۔ مجتہد تھے۔ ان کا لقب المؤید باللہ تھا۔ سو کے لگ بھگ کتابیں لکھیں۔ نادان لوگوں نے انھیں بہت اذیتیں دیں۔ ۱۱۸۲ھ=۱۷۶۸ء کو وفات پائی۔
[الوشی المرقوم فی بیان احوال العلوم: ۱۹۱-۱۹۲' الاعلام ۶:۳۸]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی طرح اور اُس جیسا ہے۔ أمْرٌ مُشْكِلٌ کا معنی ہے: أمْرٌ مُشْتَبِهٌ۔ [معجم مقاییس اللغۃ: ۵۱۱]

فہم قرآن میں مشکل پیش آنا کوئی اَن ہونی بات نہیں۔ اچھے اچھے اہل زبان کو اور دین داروں کو اس سلسلے میں کئی مشکلات پیش آئیں۔ اس کی کئی مثالیں اس کتاب میں صفحات ۳۶-۳۹ میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ یہاں ایک دو مثالیں اور پیش کی جاتی ہیں۔

- کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آیت کریمہ: مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ. [سورۃ النساء۴:۱۲۳]

"جو شخص کوئی برائی کرے گا اس کا بدلہ اُسے ضرور دیا جائے گا۔"

میں یہ شبہ ہوا کہ ہر انسان سے کوئی نہ کوئی قصور تو ہوتا ہی ہے لہٰذا اس آیت کے مطابق ہر شخص کے لیے عذاب میں گرفتار ہونا ضروری ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتّٰى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا اَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا.

[صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ [۷۵] باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ حزن [۱۴] حدیث:۲۵۷۴]

"میانہ روی سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ کا قرب اختیار کرو۔ یہاں بدلہ سے جہنم کا عذاب سمجھنا صحیح نہیں بلکہ ہر وہ تکلیف جو انسان کو دنیا میں پہنچتی ہے وہ بھی اس فروگزاشت کا بدلہ بن جاتی ہے۔"

- سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ [(1)] فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے نجران بھیج دیا، وہاں مجھ سے سوال ہوا کہ تم يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ [سورۃ مریم۱۹:۲۸] پڑھتے ہو، یعنی: اے ہارون کی بہن! حالانکہ سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان مدتِ مدید ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سیدنا ہارون تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں، نہ کہ سیدہ مریم علیہا السلام کے بھائی۔ میں جب واپس آیا تو دربارِ رسالت میں حاضری دی اور نصرانیوں کے اعتراض کی بابت پوچھا تو ارشاد ہوا:

---

(۱) مغیرہ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن مسعود ثقفی، ابوعبداللہ، طائف میں ۲۰ قبل ہجری، مطابق ۶۰۳ء کو پیدا ہوئے۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ ۵ ہجری کو مشرف باسلام ہوئے۔ صلح حدیبیہ، جنگ یمامہ اور فتوحاتِ شام میں شریک رہے۔ جنگ یرموک میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی۔ جنگ قادسیہ، نہاوند اور ہمدان میں بھرپور حصہ لیا۔ ان کی مرویات ۱۳۶ ہیں۔ ۵۰ھ=۶۷۰ء کو کوفہ میں وفات پائی۔

[الاصابہ ۳:۴۵۲-۴۵۳، الاعلام ۷:۲۷۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ألا أخبرتهم أنهم كانوا يُسمُّون بأنبيائهم و الصالحين قبلهم.

[صحیح مسلم' حدیث: ۲۱۳۵' کتاب الآداب [۳۸] باب النہی عن التکنی بابی القاسم وبیان مایستحب من الاسماء [۱] سنن ترمذی' حدیث: ۳۱۵۵' ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ [۴۸] تفسیر سورۃ مریم [۱۹-۲۰]' سنن کبریٰ' نسائی ۶: ۳۹۳' حدیث: ۱۱۳۱۵]

"تو انھیں بتا تا کہ بنی اسرائیل اپنی اولاد کے نام اپنے انبیاء وصالحین کے ناموں پر رکھتے تھے۔"

مطلب یہ ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہما کا نام اور کنیت سیدنا موسیٰ اور سیدنا ہارون علیہما السلام کی خواہرِ کبریٰ سیدہ مریم بنت عمران [اخت سیدنا ہارون علیہ السلام] کے نام وکنیت پر رکھا گیا۔

- سعید بن جبیر کہتے ہیں: ایک شخص نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: میں قرآن مجید میں بہت سی آیات ایک دوسرے کے خلاف پاتا ہوں [یعنی: اُن میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے] مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَلَآ اَنۡسَابَ بَیۡنَھُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَ لُوۡنَ. [سورۃ المؤمنون ۲۳: ۱۰۱]

"[جب صور میں پھونک دیا جائے گا] تو اُس دن نہ تو اُن کے درمیان رشتے رہیں گے اور نہ وہ باہم ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔"

اور دوسری جگہ فرمایا: وَاَقۡبَلَ بَعۡضُھُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یَّتَسَآءَ لُوۡنَ. [سورۃ الصافات ۳۷: ۲۷]

"وہ ایک دوسرے کی طرف رُخ کر کے پوچھیں گے۔"

ان دونوں آیات میں بظاہر تعارض ہے کیوں کہ پہلی آیت میں سوال نہ کرنے اور دوسری آیت میں باہم سے ایک دوسرے سے سوال کرنے اور پوچھنے کا ذکر ہے۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا:

وَلَا یَکۡتُمُوۡنَ اللّٰہَ حَدِیۡثًا. [سورۃ النساء ۴: ۴۲]

"وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔"

اور دوسری جگہ فرمایا: وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشۡرِکِیۡنَ. [سورۃ الانعام ۶: ۲۳]

"اللہ ہمارے رب کی قسم! ہم [کبھی] مشرک نہ تھے۔"

پہلی آیت میں عدم کتمان کا ذکر ہے جب کہ دوسری آیت میں کتمان ہے کہ وہ اپنا مشرک ہونا چھپائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ءَ اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ۞ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا ۞ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰهَا ۞ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۞ [سورۃ النازعات۷۹: ۲۷-۳۰]

''کیا تمھارا بنانا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا؟ اس کو اُٹھایا۔ اس کے گنبد کو بلند کیا پس اس کو ٹھیک ٹھاک کیا اور اس کی رات ڈھانک دی اور اس کے دن کو بے نقاب کیا اور زمین کو اس کے بعد ہموار کیا۔''

اِن آیات میں آسمان کا پیدا کرنا زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ذکر فرمایا جب کہ ذیل کی آیات میں زمین کا پیدا کرنا آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے ذکر فرمایا ہے:

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ...... ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا. [سورۃ حم السجدۃ۴۱: ۹-۱۱]

''کہو: کیا تم اُس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دن میں پیدا کیا ہے؟...... پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا جب کہ وہ دھواں [سا] تھا' پس اُس کو اور زمین کو حکم دیا کہ تم طوعاً یا کرہاً [ہمارے احکام کی] تعمیل کرو۔''

یہ بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا. [سورۃ النساء۴: ۵۶]

''اور اللہ ہمیشہ سے سب پر غالب اور کمال حکمت والا تھا۔''

اور: وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا. [سورۃ النساء۴: ۵۸]

''اور اللہ ہمیشہ سے سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

اور: وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. [سورۃ النساء۴: ۹۶]

''اور اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا نہایت مہربان تھا۔''

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمانہ ماضی میں ان صفات سے متصف تھا۔ اب نہیں ہے؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس شخص کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ [سورۃ المؤمنون۲۳: ۱۰۱] میں اُس وقت کا ذکر ہے جب پہلی دفعہ صور میں پھونکا جائے گا تو زمین اور آسمان والے سب بے ہوش ہو جائیں گے سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے گا۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت اُن میں کوئی رشتہ ناتا باقی نہیں رہے گا اور وہ اُس وقت ایک دوسرے سے کچھ بھی نہیں پوچھ سکیں گے۔ رہی دوسری آیت: وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ سو یہ دوسری دفعہ صور میں پھونکے جانے کے بعد کا حال ہے اس لیے اِن آیات میں کوئی تعارض نہیں یعنی باہم پوچھنا نفخہ ثانیہ کے بعد اور نہ پوچھنا نفخہ اول کے بعد ہے۔

مشرکین کا یہ کہنا کہ ہم مشرک نہ تھے اور دوسری آیت میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔ تو بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز توحید میں اخلاص کرنے والوں کے گناہ معاف کر دے گا تو مشرکین آپس میں کہیں گے: آؤ، ہم بھی دربارِ الٰہی میں یہ کہیں گے کہ ہم مشرک نہیں تھے تاکہ ہمارے گناہ بھی معاف ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس وقت اُن کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور اُن کے ہاتھ پاؤں بولنا شروع کر دیں گے۔ اُس وقت معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی اور اُس وقت کافر تمنا کریں گے کہ کاش! وہ دنیا میں مسلمان ہوتے۔ یعنی منہ پر مہر لگنے سے پہلے کتمان اور ہاتھ پاؤں کی گواہی کے بعد عدمِ کتمان، لہٰذا اِن آیات میں کوئی تعارض نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو دن کی مقدار میں پیدا کیا۔ اس میں صرف پیدائش کا ذکر ہے، اس کے پھیلانے کا ذکر نہیں ہے، پھر آسمان کی طرف توجہ دی اور دوسرے دو دن کی مقدار میں اسے درست کیا۔ اس کے بعد زمین کو پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ اُس سے پانی اور گھاس نکالا۔ پہاڑوں، اونٹوں اور ٹیلوں کو پیدا کیا اور جو کچھ زمین اور آسمان کے درمیان میں ہے اسے دوسرے دو دنوں میں پیدا کیا۔ زمین کو پھیلانے سے یہی مراد ہے۔ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ کا مطلب یہ ہے کہ زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور زمین کی دیگر چیزیں اس کے بعد دو دن میں پیدا کی گئیں۔ گویا یہ سب کچھ چار دنوں میں تیار ہوا اور آسمانوں کو دو دنوں میں پیدا کیا۔ نفسِ زمین کی تخلیق آسمانوں کی تخلیق سے پہلے ہے اور زمین کا پھیلانا آسمان کی پیدائش کے بعد واقع ہوا ہے اس لیے اِن آیات میں کوئی اِشکال نہیں۔

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور اس جیسی دوسری آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کو بیان کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات ازل سے ہیں۔ وہ جس کام کا ارادہ کرلیتا ہے، وہ ہو جاتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب تو قرآن مجید میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیوں کہ یہ سب آیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں اس لیے ان میں اختلاف وتعارض کیوں کر ہوسکتا ہے؟

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر [۶۵] تفسیر سورۃ حم السجدۃ [۴۱] بذیل ترجمۃ الباب]

اس سلسلہ کی کتابیں

اس سلسلے میں علماء نے کافی ساری کتابیں لکھیں۔

-۱: متشابه القرآن: مقاتل بن سلیمان [وفات: ۱۵۰ھ] کی کتاب ہے، جس کا کچھ حصہ علامہ ابن عبدالرحمن ملطی (۱) نے اپنی کتاب التنبيه والرد على أهل الأهواء والبدع میں نقل کیا ہے۔

اس کتاب میں لکھتے ہیں: هلكت الزنادقةُ وشكّوا في القرآن حتى زعموا أنّ بعضه ينقض بعضاً في تفسير الآي المتشابه...... وهذه جملة جائت به الرواية وأخذناها عن الثقات عن مقاتل بن سليمان. [التنبيه والرد على أهل الأهواء والبدع: ۴۳]

''زنادِقہ ہلاک ہوئے۔ وہ قرآن مجید میں شک کرنے لگے اور متشابہ [مشکل] آیات کی تفسیر میں کہنے لگے کہ یہ ایک دوسرے کے معارِض ہیں۔ اُن کے جملہ اعتراضات ہم نے ثقہ اساتذہ کی زبانی مقاتل بن سلیمان سے نقل کیے ہیں۔''

یہ کتاب مفقود ہے۔ کوشش کے باوجود بھی نہیں ملتی۔

-۲: الرَّدُّ على الزَّنادقةِ والجهميَّة فيما شكّتْ فيه من متشابه القرآن وتأوّلتهُ على غير تأويله: امام احمد بن محمد بن حنبل [وفات: ۲۴۱ھ] کی کتاب ہے جو ۳۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ شیخ دغش بن حبیب العجمی کی تحقیق کے ساتھ ''غراس، الکویت'' نے ۱۴۲۶ھ = ۲۰۰۵ء کو شائع کی ہے۔

اس کتاب میں ایسی ۲۲ آیات سے بحث کی گئی ہے جن سے زنادقہ نے آپس میں متعارِض ہونے

---

(۱) محمد بن احمد بن عبدالرحمن ابوالحسین الملطی العسقلانی۔ قراءات کے عالم اور شافعی فقیہ تھے۔ ملطیہ سے تعلق تھا تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ عسقلان میں رہائش تھی اور وہیں ۳۷۷ھ = ۹۸۷ء کو وفات پائی۔

[غایۃ النہایۃ ۲:۶۷، الاعلام ۵:۳۱۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا استدلال کیا ہے۔نہایت مفید اور جامع کتاب ہے۔

۳-:الرَّدُّ على الملحدين في متشابه القرآن: قطرب[وفات:۲۰۶ھ(۱)]

اس کتاب کا تذکرہ علامہ یاقوت حموی نے معجم الادباء۱۹: ۵۳ میں کیا ہے۔قطرب کی یہ کتاب مفقود ہے۔

۴-:تأويلُ مشكل القرآن: ابن قتیبة[وفات:۲۷۶ھ] اپنی اس کتاب میں لکھتے ہیں:

وقد اعترض كتابَ اللهِ بالطَّعنِ مُلحِدُونَ، ولَغَوُا فيه وهَجَرُوا، واتَّبعوا ماتشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تأويله، بأفهامٍ كليلةٍ وأبصارٍ عليلةٍ ونَظَرٍ مَّدخُولٍ، فحَرَّفُوا الكلام عن مواضعه وعدلوه عن سُبُلِهِ، ثم قَضَوْا عليه بالتناقُضِ والإستحالة واللحنِ وفسادِالنَّظمِ والإختلاف. [تأویل مشکل القرآن:۲۲]

''ملحدین نے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کو موردِ طعن بنایا۔اس کے بارے میں لغو اور باطل باتیں کرتے ہیں۔وہ فتنہ برپا کرنے اور اس کی تأویل سمجھنے کے لیے اس کتاب کے متشابہات کے پیچھے پڑے ہیں حالانکہ اُن کے فہم ناقص اور نظر کمزور ہے۔اپنے غلط مقاصد کے لیے اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام میں تحریف کر ڈالی۔اس کی صحیح تفسیر کی تردید کی اور پھر یہ فیصلہ کیا کہ اس میں تناقض وتعارض ہے۔اس میں لحن بھی ہے اور اس کا نظم نادرست اور آپس میں مختلف ہے۔''

یہ کتاب ۷۰۵ صفحات پر مشتمل ہے اور سید احمد صقر کی تحقیق کے ساتھ دارالتراث' القاہرۃ سے ۱۳۹۳ھ=۱۹۷۳ء کو شائع ہو چکی ہے۔

۵-:وضح البرهان في مشكلات القرآن: بیان الحق محمود بن ابی الحسن نیشاپوری(۲)

---

(۱) محمد بن مستنیر بن احمد ابوعلی۔قطرب سے مشہور تھے۔سیبویہ کے شاگرد رہے ہیں اور یہ لقب اُنہی کی طرف سے انھیں ملا ہے۔نظام معتزلی کے مذہب پر تھے۔لغت میں سب سے پہلے ''مثلث'' کا اجراء اُنہوں نے کیا۔ ۲۰۶ھ=۸۲۱ء کو وفات پائی۔[تاریخ بغداد۳: ۲۹۸' الاعلام ۷: ۹۵]

(۲) محمود بن ابی الحسن بن الحسین نیشاپوری ابوالقاسم نجم الدین۔مفسر اور لغوی تھے۔تاریخ ولادت معلوم نہیں۔کئی تصانیف میں اعجاز کا دعویٰ کیا۔۵۵۰ھ=۱۱۵۵ء کے لگ بھگ وفات پائی۔ [معجم الادباء۱۹: ۱۲۴' ترجمہ:۳۸' الاعلام ۷: ۱۶۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب دو جلدوں میں صفوان عدنان داوودی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۰ھ=۱۹۹۰ء کو دارالقلم بیروت سے چھپ گئی ہے۔

-۶:فوائد في مشكل القرآن:عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام[وفات:۶۶۰ھ (۱)]

یہ کتاب ۳۲۶ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر سید رضوان علی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۲ھ=۱۹۸۲ء کو دارالشروق جدۃ' سعودی عرب سے شائع ہو چکی ہے۔

-۷:تفسیر آیات أشکلت علی کثیر من العلماء :ابن تیمیة[وفات:۷۲۸ھ]

یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور عبدالعزیز بن محمد الخلیفة کی تحقیق کے ساتھ مکتبة الرشد الریاض سعودی عرب سے ۱۴۱۵ھ کو شائع ہو گئی ہے۔

-۸:فتحُ الرَّحمٰن بِکشفِ ما یَلْتَبِسُ في القرآن:ابو یحییٰ زکریا انصاری [وفات:۹۲۶ھ (۲)]

یہ کتاب ۶۴۷ صفحات پر مشتمل ہے اور شیخ محمد علی صابونی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۳ھ=۱۹۸۳ء کو دار القرآن الکریم بیروت سے چھپ گئی ہے۔

-۹: تیجان البیان فی مشکلات القرآن:محمد امین بن خیراللہ الخطیب العمری[وفات:۱۲۰۳ھ (۳)]

کی تصنیف ہے۔۳۶۱ صفحات پر مشتمل ہے۔المکتبة الوطنیة بغداد سے ۱۹۸۵ء کو حسن مظفر الرزو

---

(۱) عبدالعزیز بن عبدالسلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی عزالدین' ان کا لقب سلطان العلماء تھا۔ ۵۷۷ھ=۱۱۸۱ء کو دمشق میں پیدا ہوئے۔وہاں پلے' بڑھے۔اجتہاد کے درجہ تک پہنچے ہوئے۔شافعی فقیہ تھے۔ دمشق کے زاویہ غزالی میں تدریس اور جامع اموی میں خطابت کے فرائض دیتے رہے ہیں۔۶۶۰ھ=۱۲۶۲ء کو قاہرہ میں وفات پائی۔[فوات الوفیات ۱:۶۸۲' ترجمہ:۲۸۷' الاعلام ۴:۲۱]

(۲) زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا انصاری سُنیکی مصری ابو یحییٰ شافعی۔شیخ الاسلام' قاضی' حافظ حدیث اور مفسر تھے۔۸۲۳ھ=۱۴۲۰ء کو سُنیکة [شرق مصر] میں پیدا ہوئے۔قاہرۃ میں علم حاصل کیا۔۹۰۶ھ کو آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔فقیر اور قلاش تھے۔سارا دن بھوکا رہتے۔رات کو نکل کر تربوز اور خربوز کے چھلکے جمع کرتے اُس کو صاف کر کے کھا کر اُس پر گزارا کر لیتے۔۹۲۶ھ=۱۵۲۰ء کو وفات پائی۔

[النور السافر عن أخبار القرن العاشر ۲:۱۷۲' الاعلام ۳:۴۶]

(۳) محمد امین بن خیراللہ بن محمود بن موسیٰ الخطیب العمری۔باحث اور شاعر تھے۔موصل سے تعلق تھا۔۱۱۵۱ھ= ۱۷۳۸ء کو پیدا ہوئے۔موصل کی تاریخ پر کتابیں لکھیں۔۱۲۰۳ھ=۱۷۸۸ء کو وفات پائی۔[الاعلام ۶:۴۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوگئی ہے۔

۱۰-: مشکلات القرآن: محمد انور شاہ کشمیری [وفات:۱۳۵۲ھ [(۱)]]

۴۴۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی سے شائع ہوگئی ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں۔

۱۱-: دفعُ إیهام الإضطراب عن آیات الکتاب: محمد الامین شنقیطی [وفات:۱۳۹۳ھ [(۲)]]

۶۴۷ صفحات پر مشتمل یہ نہایت مفید اور سہل ترین کتاب دار عالم الفوائد مکۃ المکرمۃ سے ۱۴۲۶ھ کو شائع ہوئی ہے۔

علم متشابہ القرآن

علوم القرآن میں ایک اصطلاح مُتَشَابِہُ الْقرآن ہے، جس کا اطلاق و استعمال تین علوم کے لیے کیا جاتا ہے:

۱-: متشابہ، جو ''محکم'' کے مقابل ہوتا ہے۔

۲-: متشابہ لفظی، جو حفاظِ قرآن کے لیے حفظ میں مشکل پیدا کرتا ہے۔

۳-: وہ الفاظ جو بار بار استعمال ہوتے ہیں لیکن ہر بار کے استعمال میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں اس سلسلے میں تین قسم کی آیتیں ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ:

---

(۱) محمد انور شاہ بن محمد اعظم شاہ بن شاہ عبدالکبیر۔ اُن کے بزرگوں کا اصل وطن بغداد تھا' وہاں سے ملتان آئے۔ لاہور منتقل ہوئے' پھر کشمیر میں سکونت اختیار کی۔ ۲۷ شوال المکرم ۱۲۹۲ھ = ۱۸۷۵ء کو اپنے ننھیال دودھواں' علاقہ لولاب' کشمیر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی اسباق اپنے والد محترم سے لیے پھر تین سال تک ہزارہ [سرحد] کے متعدد علماء و صلحاء کی خدمت میں رہے۔ ۱۳۰۷ھ یا ۱۳۰۸ھ کو سولہ سترہ سال کی عمر میں دارالعلوم دیوبند آ گئے' جہاں چار سال تک علوم و فنون حاصل کرتے رہے۔ بیس اکیس سال کی عمر میں ۱۳۱۲ھ کو سند فضیلت حاصل کیا۔ بہت بڑے محدث تھے۔ ۱۳۵۲ھ = ۲۹ مئی ۱۹۳۳ء کو دیوبند میں وفات پائی۔ [بیس بڑے مسلمان: ۳۶۹]

(۲) محمد الامین بن محمد المختار' موریتانیا کے علاقے شنقیط میں ضلع کیفا کے تَنْبَہ نامی پانی کے چشمے سے منسوب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہوئے۔ نامور شیوخ سے علم حاصل کیا۔ ۱۳۹۳ھ میں وفات پائی۔ [مقدمہ اضواء البیان ۱: ۱۲...... وما بعد]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

–پوری کی پوری کتاب محکم ہے' جیسا کہ ان آیتوں میں ہے:

تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ. [سورۃ یونس ۱۰:۱]

''یہ محکم کتاب کی آیتیں ہیں۔''

كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ. [سورۃ ہود ۱۱:۱]

''[یہ ایک ایسی] کتاب ہے جس کی آیتیں [پہلے] محکم کی گئیں پھر حکیم وخبیر کی طرف سے ان کی تفصیل کی گئی۔''

–پوری کی پوری کتاب متشابہ ہے' جیسا کہ اس آیت میں ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ. [سورۃ الزمر ۳۹:۲۳]

''اللہ نے بہترین کلام اُتارا ہے، ایک کتاب، باہم ملتی جلتی [متشابہ] بار بار دُہرائی ہوئی۔''

–اس میں بعض آیات محکم ہیں اور بعض متشابہ' جیسا کہ اس آیت میں ہے: هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ. [سورۃ آل عمران ۳:۷]

''وہ وہی [اللہ] ہے جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری ہے۔ اس میں محکم آیتیں ہیں جو کتاب کا اصل مدار ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں۔''

امام واحدی نے لکھا ہے کہ: واعلم أنَّ القرآن كُلَّهُ محكمٌ من وجهٍ على معنى: أنَّهُ حقٌّ ثابتٌ' قال اللہ تعالیٰ: كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ. و متشابهٌ من وجهٍ' وهو أن يشبه بعضه بعضاً في الحسنِ و يُصَدِّقُ بعضُه بعضاً' وهو قوله: كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ. [التفسير البسيط ۵:۴۰]

''خوب سمجھ لو کہ ایک حیثیت سے پورا کا پورا قرآن محکم ہے اس معنیٰ میں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق اور ثابت ہے جیسا کہ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ [سورۃ ہود ۱۱:۱] میں ہے اور پورے کا پورا قرآن متشابہ ہے' اس معنیٰ میں کہ یہ حسن وخوب صورتی میں ایک دوسرے کی مشابہ ہے اور آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے جیسا کہ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ [سورۃ الزمر ۳۹:۲۳] میں ہے۔

رہی سورۃ آل عمران کی آیت کریمہ جس میں کچھ آیات کو محکمات اور کچھ کو محکمات کہا گیا سو اس کا مطلب اس طرح بتایا گیا ہے کہ: المحكماتُ: هي المُتَّفَقُ على تأويلها و المعقول معناها' والمتشابهاتُ: هي المختَلَفُ في تأويلها. [المعتصر من المختصر من مشكل الآثار ۲:۱۶۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''محکمات وہ ہیں جن کا معنیٰ متفق علیہ اور مفہوم معقول اور قابل فہم ہو۔ متشابہات وہ ہیں جن کی تأویل مختلف فیہ [اور اُن کا ظاہر فہم سے بالاتر] ہو۔''

علم متشابہ القرآن آخر الذکر متشابہ سے بحث کرتا ہے۔ یعنی اُن الفاظ سے جو بار بار استعمال ہوتے ہیں اور ہر بار کے استعمال میں تقدیم وتاخیر ہوتی ہے۔ یہ علم اس کی حکمتیں اور فوائد بیان کرتا ہے۔

اس فن میں درج ذیل کتابیں لکھی گئی ہیں۔

۱-: دُرَّةُ التَّنزیل و غُرَّةُ التَّأویل' الخطیب الاسکافی' وفات: ۴۲۰ھ (۱)

یہ کتاب ڈاکٹر محمد مصطفیٰ آیدین کی تحقیق کے ساتھ جامعۃ ام القریٰ' مکۃ المکرمۃ' سعودی عرب سے ۱۴۹۸ صفحات میں ۱۴۲۲ھ = ۲۰۰۱ء کو شائع ہو گئی ہے۔

۲-: البرهان في متشابه القرآن' محمود بن حمزة بن نصر الکرمانی' وفات: ۵۰۵ھ (۲)

یہ کتاب ۳۸۹ صفحات پر مشتمل ہے اور احمد عز الدین عبداللہ خلف اللہ کی تحقیق کے ساتھ دار الوفاء' صنعاء سے ۱۴۲۸ھ = ۲۰۰۷ کو شائع ہو چکی ہے۔

۳-: ملاك التأویل القاطع بذوي الإلحاد و التعطیل في توجیه المتشابه اللفظ من آي التنزیل' ابو جعفر ابن الزبیر غرناطی' وفات: ۷۰۸ھ (۳)

---

(۱) محمد بن عبداللہ الخطیب الاسکافی۔ موچی کا کام کرنے کی وجہ سے اِسکافی کہلائے۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ کنیت ابو عبداللہ تھی۔ ادب اور لغت کے ماہر عالم تھے۔ اصبہان سے تعلق تھا۔ ''رے'' کے خطیب رہے ہیں۔ کئی مفید کتابیں لکھیں۔ ۴۲۰ھ = ۱۰۲۹ء کو وفات پائی۔ [معجم الادباء ۱۸: ۲۱۴' ترجمہ: ۶۵' الاعلام ۶: ۲۲۷]

(۲) محمود بن حمزۃ بن نصر ابو القاسم برہان الدین کرمانی تاج القراء۔ قراءات کے عالم تھے۔ ضعیف ترین مفسر ہیں۔ عجیب وغریب تأویلوں سے اپنی کتابیں بھر دی ہیں۔ ۵۰۵ھ = ۱۱۱۰ء کے لگ بھگ فوت ہوئے۔

[غایۃ النہایۃ ۲: ۲۹۱' ت: ۳۵۷۷' الاعلام ۷: ۱۶۸]

(۳) احمد بن ابراہیم بن زبیر ثقفی غرناطی ابو جعفر۔ محدث اور مؤرخ تھے۔ اُن عربوں کی اولاد میں سے تھے جو عرب سے اندلس آ چکے تھے۔ ۶۲۷ھ = ۱۲۳۰ء کو جیان [Jaen] پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے میں عربیت' روایتِ حدیث' تفسیر اور اصول میں مرجع تھے۔ مالقۃ [Malaga] میں رہائش تھی' جہاں کچھ مشکلات پیش آنے کی وجہ سے یہاں سے نکل کر غرناطہ میں سکونت اختیار کی' جہاں ۷۰۸ھ = ۱۳۰۸ء کو وفات پائی۔

[الدرر الکامنۃ ۱: ۸۴-۸۶' الاعلام ۱: ۸۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب ۵۳۶ صفحات پر مشتمل ہے اور عبدالغنی محمد بن علی الفاسی کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیۃ بیروت سے چھپ گئی ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں۔

۴- کشف المعانی فی المتشابہ من المثانی' بدرالدین ابن جماعۃ' وفات: ۷۳۳ھ (۱)

یہ کتاب ۴۴۳ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر عبدالجواد خلف، رئیس جامعۃ الدراسات الاسلامیۃ، پاکستان کی تحقیق کے ساتھ جامعہ کراچی، پاکستان سے شائع ہوگئی ہے۔ سنِ اشاعت درج نہیں۔

علم الوجوہ والنظائر

۱- الوُجوهُ و النَّظائرفي القرآن الكريم: مقاتل بن سلیمان بن بشیر اَزدی' خراسانی' وفات: ۱۵۰ھ۔ یہ کتاب ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۱۸۶ حروف کی تحقیق کی گئی ہے۔ ۱۴۲۹ھ = ۲۰۰۸ء کو احمد فرید المزیدی کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیۃ بیروت سے شائع ہوگئی ہے۔

۲- الوجوه و النظائر في القرآن الكريم: ہارون بن موسیٰ اعور' وفات: ۱۷۰ھ (۲)

اس کتاب کو بغداد کے دائرۃ الآثار نے ڈاکٹر محمود الجاد کے تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔

۳- التَّصارِیف: یحییٰ بن سلام بن ابی ثعلبہ' تیمی' بصری' افریقی' وفات: ۲۰۰ھ

اسے تیونس میں الشِرکَۃُ التُونسِیَّۃ نے ڈاکٹر ہند شلبی کے تحقیق کے ساتھ شائع کی ہے۔ کتاب پر سن طباعت درج نہیں۔

---

(۱) محمد بن ابراہیم بن سعداللہ بن جماعۃ' کنانی' حموی' شافعی' بدرالدین ابوعبداللہ' حماۃ میں ۶۳۹ھ = ۱۲۴۱ء کو پیدا ہوئے۔ حدیث اور دوسرے دینی علوم کے ماہر عالم تھے۔ آخری عمر میں بینائی سے محروم ہوگئے تھے۔ ۷۳۳ھ = ۱۳۳۳ء کو مصر میں وفات پائی۔ [النجوم الزاہرۃ ۹: ۲۱۹' الاعلام ۵: ۲۹۷]

(۲) ہارون بن موسیٰ' اعور ازدی' عتکی' عربی ادب اور قراءات کے عالم تھے۔ بصرہ سے تعلق تھا۔ اسلام کو قبول کرنے سے قبل یہودی تھے۔ قبول اسلام کے بعد قرآن مجید کے علوم حاصل کیے۔ قواعدِ نحو زبانی اَزبر کر لیے اور حدیث پڑھی' انھوں نے سب سے اول شاذ قراءتیں جمع کیں۔ عامل بالحدیث تھے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی روایات لی ہیں۔ قدری اور معتزلی تھے۔ ۱۷۰ھ = ۷۸۶ء کو وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۱۴: ۳-۵' بغیۃ الوعاۃ ۲: ۳۲۱' غایۃ النہایۃ ۲: ۳۴۸' الاعلام ۸: ۶۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- مَااتَّفَقَ لَفْظُهُ وَاخْتَلَفَ مَعْنَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ: المبرد' وفات: ۲۸۶ھ (۱)
قاہرہ سے ۱۳۵۰ھ کو عبد العزیز میمنی راج کوٹی کی سعی سے شائع ہو گئی ہے۔

۵- تَحْصِيْلُ نَظَائِرِ الْقُرْآنِ: حکیم ترمذی' وفات: ۳۲۰ھ (۲)
اسے جامعہ ازہر کے فیکلٹی اصول الدین کے ماہر استاد حسن نصر زیدان کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۸۹ھ = ۱۹۶۹ء کو مَطْبَعَةُ السَّعَادَةِ نے شائع کی ہے۔

۶- الأفراد: ابن فارس' وفات: ۳۹۵ھ (۳) اس کتاب کا ذکر البرہان فی علوم القرآن ۱:۱۰۲ میں کیا گیا ہے۔

۷- الأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرِ فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ: الثعالبی' وفات: ۳۵۰ھ (۴)

---

(۱) محمد بن یزید بن عبد الاکبر' ثمالی' ازدی' ادب و نحو اور لغت کے امام تھے۔ دس ذی الحجہ ۲۱۰ھ = ۲۵ مارچ ۸۲۶ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے علماء کے شاگرد رہے ہیں۔ اپنی اولین تصنیف کتاب مسائل الغلط میں انھوں نے علم نحو کے امام سیبویہ کی الکتاب پر تنقید کی تھی لیکن اس کے اعتراضات میں تھوڑے ہی ایسے تھے جو ٹھوس اور معقول تھے اور ان میں سے بھی طبع زاد صرف چند ایک ہی تھے۔ بعد میں انھوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔ اپنے زمانے میں بغداد کے امام عربیت تھے۔ ادیب اور اخباری تھے۔ کئی مفید کتابیں لکھیں۔ ۲۸۶ھ = ۸۹۹ء کو بغداد میں وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۳:۳۸۰' وفیات الاعیان ۴:۳۱۳' ترجمہ: ۶۳۶' الاعلام ۷:۱۴۴]

(۲) محمد بن علی الحسن بن بشیر' ترمذی' صوفی تھے اور اصول دین اور علم معانی حدیث میں ماہر تھے۔ بڑے بڑے اساطینِ علم سے کسب فیض کیا۔ نوادر الاصول ان کی مشہور تصنیف ہے۔ ان کی تاریخ ولادت معلوم نہیں جب کہ تاریخ وفات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے ۲۵۵ھ' بعض نے ۲۸۵ھ اور بعض نے ۳۱۸ھ لکھا ہے لیکن صاحب اَعلام کا رجحان اس جانب ہے کہ حکیم ترمذی نے ۳۲۰ھ = ۹۳۲ء کو وفات پائی۔
[لسان المیزان ۵:۳۰۸' ترجمہ: ۱۰۳۳' الاعلام ۶:۲۷۲]

(۳) احمد بن فارس بن زکریا' قزوینی' رازی' ابو الحسین' ابن فارس' قزوین کے نواحی گاؤں کرسف میں ۳۲۹ھ = ۹۴۱ء کو پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے ائمہ فن سے کسب فیض کیا۔ کئی مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۳۹۵ھ = ۱۰۰۴ء کو "رے" وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۱:۱۱۹' طبقات المفسرین داودی ۱:۶۱' الاعلام ۱:۱۹۳]

(۴) عبد الملک بن محمد بن اسماعیل' الثعالبی اسم نسبت ہے جو ثعالب سے ماخوذ ہے یعنی لومڑیوں کی کھالوں کے سینے اور انھیں تیار کرنے والا۔ ایسے لوگوں کو فَرّاء بھی کہتے ہیں۔ پانچویں صدی ہجری یعنی گیارھویں صدی عیسوی کے فصیح و بلیغ کاتب اور شاعر و ادیب تھے' جن کے مشر اور بیدار دماغ نے پچاس سے زیادہ تالیفات ......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۸: وُجُوهُ الْقُرآن: الحیری الضریر' وفات: ۴۳۰ھ (۱)

یہ کتاب جَلَال الأَسُيُوطِي کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۳۲ھ=۲۰۱۱ء کو کتاب ناشرون لبنان سے شائع ہوگئی ہے۔

-۹: الوجوہ و النظائر لألفاظ الکتاب العزیز: دامغانی' وفات: ۴۴۸ھ (۲)

یہ کتاب عبدالعزیز سید الاہل کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۷۰ء میں دار العلم للملایین بیروت سے اور ۱۴۲۴ھ=۲۰۰۲ء کو عربی عبدالحمید علی کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت سے شائع ہوئی۔

-۱۰: بَصَائِرُ ذَوِي التَّمْيِيزِ فِي لَطَائِفِ الْكِتَابِ الْعَزِيزِ: مجد الدین فیروز آبادی (۳) وفات: ۸۱۷ھ۔ دار الباز مکۃ المکرمۃ سے چھ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

-۱۱: كَشْفُ السَّرَائِرِ فِي مَعْنَى الْوُجُوهِ وَالنَّظَائِرِ فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ: ابن العماد (۴)

...... چھوڑیں۔ ۳۵۰ھ= ۹۶۱ء کو نیشاپور میں پیدا ہوئے اور ۴۲۹ھ یا ۴۳۰ھ= ۱۰۳۸ء یا ۱۰۳۹ء کو وفات پا گئے۔ [الانساب ۱: ۵۰۵' شذرات الذھب ۳: ۲۴۷' الاعلام ۴: ۱۶۳]

(۱) اسماعیل بن احمد بن عبداللہ' شافعی المسلک فقیہ تھے۔ نیشاپور سے تعلق تھا اور وہاں کے ایک محلہ حیرۃ کی نسبت سے حیری اور آنکھوں سے معذور ہوجانے کے باعث الضریر کہلائے۔ رجب ۳۶۱ھ= ۹۷۲ء کو پیدا ہوئے۔ نیک' باعمل اور بنی نوع انسان کے لیے بہت بڑے کارآمد اور مفید عالم تھے۔ ۴۳۰ھ= ۱۰۳۹ء کو وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۶: ۳۱۳' طبقات المفسرین داودی ۱: ۱۰۶' شذرات الذھب ۳: ۲۴۵' الاعلام ۱: ۳۰۹]

(۲) حسین بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ' دامغانی' ان کی تاریخ ولادت معلوم نہ ہوسکی۔ دامغان ''رے'' اور نیشاپور کے درمیان ایک بہت بڑا قصبہ ہے۔ حنفی المسلک فقیہ تھے۔ ۴۴۸ھ= ۱۰۸۵ء کو وفات پائی۔

[معجم البلدان ۲: ۴۳۳' ہدیۃ العارفین ۱: ۳۱۰' الاعلام ۲: ۲۵۴]

(۳) ابوطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم' مجد الدین' شیرازی' شافعی' عربی لغت نویس' ۷۲۹ھ= ۱۳۲۹ء کو گازرون [شیراز] میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کی اور اعلی تعلیم کے حصول کے لیے واسط اور بغداد تشریف لے گئے۔ دمشق' مصر اور شام کی سیاحت بھی کی۔ ۷۹۶ھ کو زبید چلے گئے اور وہیں ۸۱۷ھ= ۱۴۱۵ء کو وفات پائی۔ [طبقات المفسرین داودی ۲: ۲۷۵' البدر الطالع ۲: ۲۸۰' الاعلام ۷: ۱۴۶]

(۴) محمد بن محمد بن علی بلبیسی' قاہری' شمس الدین المعروف بابن العماد' جو دراصل ان کے پردادا کا لقب ......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کو مؤسسۃ الشباب' الجامعۃ الاسکندریۃ نے ڈاکٹر فؤاد عبدالمنعم احمد کی تحقیق کے ساتھ شائع کی ہے۔

علم احکام القرآن

اس علم میں بڑے بڑے لوگوں نے کتابیں لکھیں' جیسے:

۱:احکام القرآن :امام شافعی: محمد بن ادریس' وفات:۲۰۴ھ

امام شافعی نے احکام القرآن سے متعلق ایک کتاب ترتیب دی۔امام بیہقی (۱) لکھتے ہیں:

لَمَّا أرادَ الشافعيُّ أن يُصَنِّفَ أحكامَ القرآنِ قرأ القرآن مائة مرةٍ.[مناقب الشافعی۲:۲۶۸]

''امام شافعی نے جب ''احکام القرآن'' لکھنا چاہا تو سو بار قرآن مجید کا مطالعہ کیا۔''

مگر محققین کے قول کے مطابق یہ کتاب مفقود ہے (۲)۔

...... ہے۔شافعی مذہب کے جید عالم وفاضل تھے۔بلبیس [مصر] میں ۸۲۵ھ = ۱۴۲۲ء کو پیدا ہوئے۔وہیں علم حاصل کیا۔قاہرہ تشریف لے اور وہیں ۸۸۷ھ = ۱۴۸۲ء کو وفات پائی۔[ہدیۃ العارفین۲:۲۱۱' الاعلام ۷:۵۰]

(۱) احمد بن حسین بن علی ابوبکر' ائمہ حدیث میں سے تھے۔نیشاپور کے شہر بیہق کے مضافاتی گاؤں خسروجرد میں ۳۸۴ھ=۹۹۴ء کو پیدا ہوئے۔بیہق میں پلے بڑھے۔حصول علم کے سلسلے میں بغداد' کوفہ اور مکہ معظمہ کے سفر کیے۔۴۵۸ھ = ۱۰۶۶ء کو نیشاپور میں وفات پائی۔اُن کا جسد خاکی بیہق منتقل کیا گیا' جہاں اُن کی تدفین ہوئی۔[سیر اعلام النبلاء۱۳:۵۷۹' الاعلام ۱:۱۱۶]

(۲) مولانا قاضی زاہد الحسینی لکھتے ہیں: امام شافعی نے احکام القرآن کے موضوع پر تفسیر مرتب فرمائی جو قاہرہ سے ۱۳۷۱ھ کو طبع ہوئی اور کتب خانہ تحقیقات اسلامیہ اسلام آباد میں موجود ہے۔

[تذکرۃ المفسرین:۴۹' تیسری صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید]

قاضی صاحب کی یہ بات خلاف تحقیق ہے اس لیے کہ امام شافعی کی یہ تصنیف کہیں بھی دستیاب نہیں اُن سے منسوب احکام القرآن امام بیہقی کی تصنیف ہے۔علامہ زاہد الکوثری نے لکھا ہے: ومِمَّا أُلِّفَ في أحكام القرآن في مذهب الإمام الشافعي كتاب أحكام القرآن للإمام الشافعي نفسِهِ' كما يعزوه البيهقي إليه وإن لم نطلع عليه و كتاب أحكام القرآن جمع أبي بكر البيهقي من نصوص الإمام الشافعي في الكتب' و هو هذا المنشور.

......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کتاب اُن کے نام سے عام متداول ہے، وہ امام بیہقی کی تصنیف ہے۔ امام بیہقی لکھتے ہیں:

وقد جمعتُ أقاويل الشافعي رحمه الله في أحكام القرآن و تفسيره في جزء ين .

[مناقب الشافعی ۱:۲۴۴]

''میں نے امام شافعیؒ کے تفسیری اقوال کو احکام القرآن کے دو جلدوں میں جمع کر دیا ہے۔''

۲: احکام القرآن: ابو اسحاق جہضمی، مالکی، وفات: ۲۸۲ھ (۱)

۲۹۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دار ابن حزم بیروت سے ۱۴۲۶ھ = ۲۰۰۵ء کو ڈاکٹر عامر حسن صبری کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو گئی ہے۔

۳: احکام القرآن: امام طحاوی، وفات: ۳۲۱ھ (۲)

امام طحاوی کی احکام القرآن پوری ابھی تک دست یاب نہیں ہو سکی البتہ اس کا کچھ حصہ ڈاکٹر سعد الدین اونال کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۸ھ = ۱۹۹۸ء کو استانبول، ترکی سے چھپ چکا ہے

...... [مقدمہ احکام القرآن، شافعی: ۱۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۹۷۵ء، مقدمات الامام الکوثری: ۴۶۸] ''امام شافعی کے مذہب کے مطابق انھوں نے خود ایک کتاب احکام القرآن کے نام سے لکھی جیسا کہ امام بیہقی نے اُن کی طرف منسوب کیا ہے لیکن امام شافعی کی اپنی تصنیف کردہ کتاب ''احکام القرآن'' کی ہمیں اطلاع نہیں ہو سکی لیکن اُن کی مختلف کتابوں سے امام بیہقی نے ایک مستقل کتاب مرتب کی ہے۔''

(۱) اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید جہضمی ازدی۔ اہل علم و فضل میں سے تھے۔ ۲۰۰ھ = ۸۱۵ء کو بصرۃ میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں رہائش تھی۔ مالکی فقیہ تھے۔ بغداد، مدائن اور نہروانات کے قاضی رہ چکے ہیں۔ ۲۸۲ھ = ۸۹۶ء کو مفاجاۃً وفات پا گئے۔ [تاریخ بغداد ۶: ۲۸۴، الاعلام ۱: ۳۱۰]

(۲) احمد بن محمد بن سلامۃ بن سلمۃ بن عبد الملک، ازدی، حجری، مصری، طحاوی، حنفی، مصر کے علاقہ طحا کے ایک گاؤں میں ۲۳۹ھ = ۸۵۳ء کو پیدا ہوئے، اس لیے طحاوی کہلائے۔ علم حدیث اور علم فقہ میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: اُن کی تالیفات بغور پڑھنے سے اُن کے علمی رتبہ، وسعت و تبحر کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے آپ اُنھیں الإمام العلامة الحافظ الكبير محدث الديار المصرية وفقيهها جیسے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ ابتدائی عمر میں شافعی المسلک تھے پھر حنفی ہو گئے۔ قاہرہ میں ۳۲۱ھ = ۹۳۳ء کو وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۵: ۲۷-۳۳، الاعلام ۱: ۲۰۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اِن ابواب پر مشتمل ہے: کتاب الطہارۃ' کتاب الصلاۃ' کتاب الزکاۃ' کتاب الصیام' کتاب الاعتکاف' کتاب الحج اور کتاب المکاتبۃ۔

۔۴: احکام القرآن: امام ابوبکر جصاص' وفات: ۳۷۰ھ (۱)

مؤلف متعصب حنفی المسلک ہیں۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے اور عام ومتداول ہے۔

۔۵: احکام القرآن: امام اَلْکِیَا الْھَرَّاسِي: وفات: ۵۰۴ھ (۲)

مؤلف متعصب شافعی المسلک ہیں۔ دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب عام اور متداول ہے۔

۔۶: احکام القرآن: امام ابن العربی' وفات ۵۴۳ھ

یہ نہایت مفید اور مبنی بر انصاف کتاب ہے۔ چار جلدوں میں عام دست یاب ہے۔

۔۷: احکام القرآن: امام ابن الفَرَس' وفات: ۵۹۹ھ (۳)

یہ کتاب دار ابن حزم بیروت سے ۱۴۲۷ھ = ۲۰۰۶ء میں شائع ہو گئی ہے۔ اس کے محققین کی تفصیل یہ ہے:

۔ جلد اول: سورۃ الفاتحۃ تا سورۃ البقرۃ: ڈاکٹر طہ بن علی بوسریح

---

(۱) احمد بن علی' رازی' ابوبکر جصاص۔ بغداد میں ۳۰۵ھ = ۹۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ بغداد میں رہائش تھی جہاں ۳۷۰ھ = ۹۸۰ء کو وفات پائی۔ علامہ ابوبکر خوارزمی نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اپنے عہد میں احناف کے سرخیل تھے۔ احکام القرآن' شرح مختصر کرخی' شرح مختصر الطحاوی اور شرح الجامع الکبیر جیسی کتابیں لکھیں۔

[الجواہر المضیئۃ: ۵۸-۵۹' ترجمہ: ۱۵۲' الاعلام ۱:۱۷۱]

(۲) عماد الدین ابو الحسن علی بن محمد بن علی ابو الحسن طبری المعروف: اَلْکِیَا الْھَرَّاسِي' شافعی فقیہ اور مفسر تھے۔ ۴۵۰ھ = ۱۰۵۸ء کو طبرستان میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں سکونت تھی۔ نظامیہ میں مدرس اور واعظ تھے۔ مذہبِ باطنیہ سے مُتَّھَم ہوئے اس لیے رجم کی سزا ملی۔ بادشاہ نے اسے قتل کرنا چاہا مگر مستظہر کی سفارش سے بچ نکلے۔ ۵۰۴ھ = ۱۱۱۰ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۳:۲۸۶' ت: ۴۳۰' الاعلام ۴:۳۲۹]

(۳) عبد المنعم بن محمد بن عبد الرحیم الخزرجی ابو عبداللہ المعروف بابن الفرس۔ ۵۲۴ھ = ۱۱۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ قاضی تھے۔ اندلس سے تعلق تھا۔ جزیرۂ شقر' وادیٔ آش' جیان اور غرناطہ میں عہدۂ قضا پر رہے ہیں۔ ۵۹۹ھ = ۱۲۰۳ء کو اِلبیرۃ میں وفات پائی۔ [الدیباج المذہب فی معرفۃ اعیان علماء المذہب ۲:۱۳۳' الاعلام ۴:۱۶۸]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-- جلد دوم: سورۃ آل عمران تا سورۃ المائدۃ: ڈاکٹر منجیۃ بنت الہادی

-- جلد سوم: سورۃ الانعام تا المعوذتین: صلاح الدین بوعفیف

-- ۸: الجامع لاحکام القرآن: امام قرطبی (۱) ۔ مفید اور جامع کتاب ہے۔ عام اور متداول ہے۔

علم الناسخ والمنسوخ

-- ۱: کتاب الناسخ والمنسوخ فی کتاب اللہ تعالیٰ، قتادۃ بن دعامۃ السدوسی، وفات: ۱۱۸ھ (۲)

۶۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر حاتم صالح الضامن کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے ۱۴۰۶ھ = ۱۹۸۵ء کو شائع ہوگئی ہے۔

-- ۲: الناسخ والمنسوخ، ابومسلم محمد بن شہاب الزہری، وفات: ۱۲۴ھ (۳)

ڈاکٹر حاتم صالح الضامن کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۸ھ = ۱۹۹۸ء کو مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے ۵۱ صفحات میں شائع ہوگئی ہے۔

محققین کے ہاں امام زہری کی طرف اس کی نسبت کو مشکوک ہے اس لیے کہ اس کی کئی سندوں

---

(۱) محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری خزرجی اندلسی ابوعبداللہ قرطبی، تاریخ ولادت معلوم نہ ہوسکی۔ بہت بڑے مفسر اور صالح وعابد تھے۔ قرطبہ [اندلس] سے تعلق تھا۔ شرق اوسط کے اسفار کیے۔ مصر کے شمال میں اسیوط کے مضافات میں منیۃ ابن خصیب میں اقامت پذیر رہے اور وہیں ۶۷۱ھ = ۱۲۷۳ء کو وفات پائی۔ سادہ اور متقشفانہ زندگی گزارتے تھے۔ ایک ہی کپڑا زیب تن فرمایا کرتے تھے۔
[نفح الطیب ۱: ۴۲۸، الاعلام ۵: ۳۲۲]

(۲) قتادۃ بن دِعامۃ [بکسر الدال] بن قتادۃ بن عُزَیز [بالتصغیر] ابوالخطاب، سدوسی، بصری، مفسر قرآن اور حافظ حدیث تھے۔ مادرزاد اندھے تھے۔ لغت، ایام عرب اور انساب کے ماہر عالم تھے۔ قدری اور مدلس تھے۔ ۶۱ھ = ۶۸۰ء کو پیدا ہوئے اور ۱۱۸ھ = ۷۳۶ء کو واسط میں طاعون کے عارضہ سے وفات پائی۔
[تذکرۃ الحفاظ ۱: ۱۲۲، الاعلام ۵: ۱۸۹]

(۳) محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب زہری، قریش کی شاخ بنوزہرہ بن کلاب سے تعلق تھا۔ ۵۱ھ = ۶۷۱ء کو پیدا ہوئے۔ مدینہ منورہ میں پلے بڑھے۔ حافظ وفقیہ تابعی ہیں۔ ۱۲۴ھ = ۷۴۲ء کو حجاز اور فلسطین کے بارڈر پر وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۴: ۱۷۷، غایۃ النہایۃ ۲: ۲۶۲، الاعلام ۷: ۹۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انقطاع ہے نیز اس کا راوی غیر معروف ہے۔

۳: الناسخ والمنسوخ' ابوعبید قاسم بن سلام الہروی' وفات: ۲۲۴ھ (۱)

۴۱۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب محمد بن صالح المدیفر کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ الرشد الریاض' سعودی عرب سے شائع ہو چکی ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔

۴: کتاب الناسخ والمنسوخ' ابن فضّال بن عمرو بن انیس التیمی الکوفی' وفات: ۲۲۴ھ (۲)

اس کتاب کا ذکر امام داوودی نے طبقات المفسرین ۱: ۱۴۱ میں کیا ہے۔

۵: الناسخ والمنسوخ فی کتاب اللہ عزوجل واختلاف العلماء فی ذلک' ابوجعفر محمد بن اسماعیل النحاس' وفات: ۳۳۸ھ

یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر سلیمان بن ابراہیم بن عبداللہ اللاحم کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے ۱۴۱۲ھ = ۱۹۹۱ء کو شائع ہو گئی ہے۔

۶: الناسخ والمنسوخ' ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن سلامۃ ابوالنصر' وفات: ۴۱۰ھ (۳)

---

(۱) ابوعبید قاسم بن سلاّم ہروی' ازدی' خزاعی' الخراسانی' البغدادی' حدیث' ادب اور فقہ کے بہت بڑے عالم تھے۔ ۱۵۷ھ = ۷۷۴ء کو ہرات میں پیدا ہوئے۔ وہاں پلے بڑھے اور وہیں تعلیم حاصل کی' پھر بغداد چلے گئے اور اٹھارہ سال تک طرسوس میں عہدہ قضا پر رہے۔ ۲۱۳ھ میں مصر گئے۔ ۲۲۴ھ = ۸۳۸ء کو حج کرنے چلے گئے۔ مکۃ مکرمۃ میں وفات پائی۔ [الفہرست: ۹۷' طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۲: ۱۵۳' الاعلام ۵: ۱۷۶]

(۲) حسن بن علی بن فضّال بن عمرو بن انیس التیمی الکوفی ابومحمد۔ امامی [شیعہ] فاضل تھے۔ ۲۲۴ھ = ۸۳۹ء کو وفات پائی۔ [لسان المیزان ۲: ۲۲۵' ترجمہ: ۹۷۶' الاعلام ۲: ۲۰۰]

(۳) ہبۃ اللہ بن سلامۃ بن نصر بن علی ابوالقاسم مفسر۔ آنکھوں سے معذور تھے۔ اہل بغداد میں سے تھے۔ اُن کی وفات ۴۱۰ھ = ۱۰۱۹ء کو بغداد ہی میں ہوئی۔ جامع المنصور میں ان کا اپنا حلقہ درس تھا۔

[تاریخ بغداد ۱۴: ۷۰' الاعلام ۸: ۷۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر سی کتاب ہے جو امام واحدی کی کتاب اسباب النزول کے حاشیے پر کئی بار عالم الکتب بیروت سے چھپ گئی ہے۔تاریخ اشاعت درج نہیں۔

۷:الناسخ والمنسوخ'ابو منصور عبد القاہر بن محمد البغدادی'وفات:۴۲۹ھ(۱)

۳۰۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر حلمی کامل اسعد عبد الہادی کی تحقیق کے ساتھ دار العدوی' عمان'اردن سے شائع ہو چکی ہے۔تاریخ اشاعت درج نہیں۔

۸:الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ'ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی'وفات:۴۳۷ھ

ڈاکٹر احمد حسن فرحات کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۶ھ=۱۹۸۶ء کو دار المنارۃ'جدۃ'سعودی عرب سے ۴۶۹ صفحات میں شائع ہو گئی ہے۔

۹:الناسخ والمنسوخ فی القرآن الکریم'ابن حزم اندلسی'وفات:۴۵۶ھ(۲)

۷۵ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر عبد الغفار سلیمان البنداری کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۶ھ=۱۹۸۶ء کو دار الکتب العلمیۃ بیروت سے چھپ چکی ہے۔

۱۰:المُصفّٰی بأکفّ أهل الرُّسوخ من علم الناسخ والمنسوخ'جمال الدین ابوالفرج جمال الدین ابوالفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد ابن الجوزی'وفات:۵۹۷ھ

۷۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر حاتم صالح الضامن کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالۃ

---

(۱) عبد القاہر بن طاہر بن محمد بن عبد اللہ'بغدادی'تمیمی'اسفرائینی'ابو منصور'متفنن اور اصول الدین کے ماہر عالم تھے۔بغداد میں پیدا ہوئے۔تاریخ ولادت معلوم نہ ہو سکی۔بغداد میں پلے بڑھے۔سترہ مختلف علوم وفنون کا درس دیا کرتے تھے۔خراسان چلے گئے۔نیسابور میں رہائش اختیار کی۔۴۲۹ھ=۱۰۳۷ء کو اسفرائین میں وفات پائی۔[وفیات الاعیان ۳:۲۰۳'الاعلام ۴:۴۸]

(۲) علی بن احمد بن سعید بن سعد'ابو محمد ابن حزم ظاہری'قرطبہ میں ۳۸۴ھ=۹۹۴ء کو پیدا ہوئے۔اپنے عہد میں اندلس کے بہت بڑے عالم اور محدث تھے۔آپ اور آپ کے والد دونوں مملکت اندلس کے وزیر تھے۔آپ نے وزارت کو خیر باد کہا اور اپنے آپ کو حصول علم کے لیے وقف کر دیا۔فقیہ اور حافظ حدیث تھے اور قرآن وحدیث سے احکام مستنبط کیا کرتے تھے۔۴۵۶ھ=۱۰۶۴ء کو اندلس کے مضافاتی گاؤں لَبْلَۃ میں وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۳:۳۲۵'سیر اعلام النبلاء ۱۸:۱۸۴'الاعلام ۴:۲۵۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیروت سے ۱۴۰۶ھ = ۱۹۸۶ء کو شائع ہوگئی ہے۔

۱۱- نواسخ القرآن، جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن الجوزی، وفات: ۵۹۷ھ

۱۱۷ صفحات پر مشتمل یہ کتاب محمد اشرف علی الملباری کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ الملک فہد المدینۃ المنورۃ سے ۱۴۲۳ھ = ۲۰۰۳ء کو شائع ہوگئی ہے۔

۱۲- الطّوْدُ الراسخ فی المنسوخ والناسخ، ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالصمد المعروف بعلم الدین السخاوی، وفات: ۶۴۳ھ (۱)۔

یہ مختصری کتاب عبدالحق عبدالدائم کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ سے شائع ہوچکی ہے جو جمال القُرَّاء و کمالُ الإقراء کی دوسری جلد صفحہ ۵۸۵ تا صفحہ ۹۰۴ میں شامل اشاعت ہے۔

۱۳- صفوۃ الراسخ فی علم المنسوخ والناسخ، ابوعبداللہ شعلۃ، وفات: ۶۵۶ھ

۲۳۹ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر محمد ابراہیم عبدالرحمٰن فارس کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ، الظاہر سے ۱۴۱۵ھ = ۱۹۹۵ء کو شائع ہوگئی ہے۔

۱۴- ناسخ القرآن العزیز ومنسوخہ، ابن البارزی، وفات: ۷۳۸ھ (۲)

۶۷ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر حاتم صالح الضامن کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے ۱۴۰۵ھ = ۱۹۸۵ء کو شائع ہوگئی ہے۔

---

(۱) علم الدین ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالصمد بن عطّاس الہمدانی المصری السخاوی الشافعی نزیل دمشق، اُن کا تعلق مصر کے علاقے سخا سے تھا، اس لیے سخاوی کہلائے۔ ۵۵۸ھ = ۱۱۶۳ء کو پیدا ہوئے اور ۶۴۳ھ = ۱۲۴۵ء کو دمشق میں وفات پائی۔ [سیر أعلام النبلاء ۲۳:۱۲۲، الاعلام ۴:۳۳۲]

(۲) ہبۃ اللہ بن عبدالرحیم بن ابراہیم بن ابراہیم ابوالقاسم شرف الدین ابن البارزی الجہنی الحموی۔ قاضی، حافظِ حدیث اور شافعی فقیہ تھے۔ ۶۴۵ھ = ۱۲۴۸ء کو پیدا ہوئے۔ ''حماۃ'' سے تعلق تھا جہاں بلا اجرت عرصہ دراز تک قضا کی خدمات سرانجام دیں۔ بڑھاپے میں آنکھوں سے معذور ہوگئے تھے۔ ۷۳۸ھ = ۱۳۳۸ء کو وفات پائی۔ ۹۰ سے اوپر کتابیں لکھیں۔ [الدرر الکامنۃ ۴:۴۰۱، الاعلام ۸:۷۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم المناسبات

۱: نظم القرآن مصنفہ ابن الاخشید (۱)

۲: نظم القرآن مصنفہ ابو علی حسن بن علی بن نصر۔ [الفہرست: ۵۷-۵۸]

۳: اَلْبُرْهَانُ فِي مُنَاسَبَةِ تَرْتِيبِ سُوَرِ الْقُرْآنِ: ابو جعفر ابن الزبیر غرناطی' وفات: ۷۰۸ھ۔

۴: نَظْمُ الدُّرَرِ فِي تَنَاسُبِ الآيِ وَالسُّوَرِ: برہان الدین بِقاعی (۲)۔

علم اسباب النزول

۱: علی بن المدینی' وفات: ۲۳۴ھ (۳)۔

انھوں نے اسباب النزول کے فن پر کتاب لکھی ہے جس کا تذکرہ حافظ سیوطی کے علاوہ کئی اور علماء نے بھی کیا ہے مگر یہ کتاب ہم تک نہیں پہنچی۔

---

(۱) حسن بن عبید اللہ بن طغج ابو محمد' ترکی الاصل ہیں۔ ۳۱۲ھ = ۹۲۴ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے چچا اِخشید محمد بن طغج اور کافور کے دور حکومت میں امیر رہے ہیں۔ رملۃ کے گورنر تھے۔ قرامطہ نے اُن پر چڑھائی کر کے اُنھیں وہاں سے بے دخل کیا' جس کے بعد آپ شام چلے گئے اور ۳۵۸ھ میں وہاں کے امیر بنائے گئے۔ مصر کی جانب سے آنے والے مغاربہ کے خلاف لڑتے ہوئے پکڑے گئے اور مغرب [مراکش] پہنچا دیے گئے جہاں معز فاطمی سے بیعت کر کے مصر واپس لوٹ آئے جہاں ۳۷۱ھ = ۹۸۲ء کو وفات پائی۔

[سیر أعلام النبلاء ۱۶: ۲۲۳' الاعلام ۲: ۱۹۸]

(۲) ابراہیم بن عمر بن حسن الرُّباط بن علی بن ابی بکر بِقاعی' ابو الحسن' برہان الدین' مؤرخ وادیب تھے۔ سوریہ کے بقاع سے تعلق تھا۔ ۸۰۹ھ = ۱۴۰۶ء کو پیدا ہوئے۔ دمشق میں رہائش تھی۔ بیت المقدس اور قاہرہ کے سفر کیے۔ ۸۸۵ھ = ۱۴۸۰ء کو دمشق میں وفات پائی۔ [البدر الطالع ۱: ۱۹' الاعلام ۱: ۵۶]

(۳) علی بن عبد اللہ بن جعفر سعدی ابن المدینی البصری' محدث ومؤرخ تھے۔ بصرہ میں ۱۶۱ھ = ۷۷۷ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے دور کے حافظ حدیث تھے۔ لگ بھگ دو سو کتابوں کے مصنف ہیں۔ علم اختلاف حدیث میں امام احمد بن محمد بن حنبل کے پائے کے عالم تھے۔ ۲۳۴ھ = ۸۴۹ء کو سامراء میں وفات پائی۔ امام بخاری کے استاذ محترم ہیں۔ شیخ' حجۃ' امام اور امیر المؤمنین فی الحدیث تھے۔

[تاریخ بغداد ۱۱: ۴۵۸' سیر أعلام النبلاء ۱۱: ۴۱' تذکرۃ الحفاظ ۲: ۴۲۸' الاعلام ۴: ۳۰۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲:ابن فُطَیس قرطبی (۱) وفات:۴۰۲ھ۔

علامہ ابن بشکوال (۲) لکھتے ہیں: وجمع کُتُباً حِساناً منها: القصصُ والأسبابُ التي نزل من أجلها القرآن في نحو مائة جزءٍ ونيف. [الصلة ۱:۲۷۳]

''انھوں نے نہایت بہترین کتابیں ترتیب دیں جن میں سے ایک القصصُ والأسبابُ التي نزل من أجلها القرآن ہے جو کچھ اوپر سو اَجزاء پر مشتمل ہے۔''

۳:واحدی: علی بن احمد بن محمد بن علی، واحدی نیشاپوری شافعی، وفات:۴۶۸ھ۔

ان کی کتاب أسبابُ نزول القرآن کے نام سے ۵۶۸ صفحات پر مشتمل ہے جو کمال بسیونی زغلول کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۱ھ=۱۹۹۱ء میں دار الکتب العلمیۃ بیروت سے شائع ہوگئی ہے۔

اس کا ایک خوب صورت اور محقق ایڈیشن ۱۴۲۶ھ=۲۰۰۵ء کو ڈاکٹر ماہر یاسین الفحل کی تحقیق کے ساتھ دار المیمان، الریاض، سعودی عرب سے شائع ہوگیا ہے جو ۸۴۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

۴:ابوالمظفر الحلیمی/الحکیمی، وفات:۵۶۷ھ (۳)۔

ڈاکٹر عبداللہ بن ابراہیم الوہیبی لکھتے ہیں کہ ان کی کتاب اسباب النزول، تفسیر اور قصص پر مشتمل ہے، اس کا ایک قلمی نسخہ جامعۃ الامام محمد بن سعود میں موجود ہے جو ۱۵۲ صفحات پر مشتمل ہے

---

(۱) عبدالرحمٰن بن محمد بن عیسیٰ بن فُطَیس بن اصبغ بن فُطَیس ابوالمطرف قرطبی مالکی۔ ۳۴۸ھ=۹۶۰ء کو قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ تفسیر، حدیث اور تاریخ رجال کے ماہر عالم تھے۔ ۳۹۴ھ کو قرطبہ میں قاضی مقرر ہوئے اور ۳۹۵ھ کو معزول ہوئے۔ ۴۰۲ھ=۱۰۱۲ء کو قرطبہ میں وفات پائی۔ [الصلۃ ۱:۲۷۱، ترجمہ:۶۹۰، الاعلام ۳:۳۲۵]

(۲) خلف بن عبدالملک بن مسعود بن بشکوال خزرجی انصاری اندلسی ابوالقاسم ابن بشکوال۔ ۴۹۴ھ=۱۱۰۱ء کو قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ مؤرخ اور باحث تھے۔ اشبیلیہ کے بعض علاقوں کے قاضی رہے ہیں۔ پچاس کے لگ بھگ کتابیں لکھیں۔ ۵۷۸ھ=۱۱۸۳ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۲:۲۴۰، ت:۲۱۷، الاعلام ۲:۳۱۱]

(۳) محمد بن اسعد بن محمد بن نصر الحلیمی/الحکیمی العراقی ابوالمظفر۔ ۴۸۴ھ=۱۰۹۱ء کو پیدا ہوئے۔ حنفی فقیہ تھے۔ بغداد میں پلے بڑھے۔ دمشق میں رہائش اختیار کی، جہاں اُن کے لیے مدرسہ بنایا گیا۔ لوگوں میں ہر دل عزیز تھے۔ ابن ناصر کہتے ہیں: روایت حدیث میں کذاب تھے۔ ۵۶۷ھ=۱۱۷۱ء کو بغداد میں وفات پائی۔

[الجواہر المضیۃ:۳۱۶، ترجمہ:۱۱۸۰، الاعلام ۶:۳۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دو قلمی نسخے جامعۃ ام القریٰ میں موجود ہیں۔

[مجلۃ البحوث الاسلامیۃ' شمارہ:۳۸' صفحہ:۱۹۰' ذو القعدۃ-صفر ۱۴۱۳-۱۴۱۴ھ]

۵:ابن حجر عسقلانی' وفات:۸۵۲ھ (۱)۔

اسباب النزول سے متعلق حافظ ابن حجر کی کتاب کا نام العُجابُ في أسباب النزول ہے جسے آپ پورا نہ کر سکے۔ ابتداءِ قرآن مجید سے لے کر سورۃ النساء ۴:۷۸ تک پر مشتمل نسخہ دستیاب ہے جو عبد الحکم محمد الانیس کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۱۹ صفحات میں ۱۴۱۸ھ = ۱۹۹۷ء کو دار ابن الجوزی' الدمام' سعودی عرب سے شائع ہو چکا ہے۔

۶:جلال الدین سیوطی' وفات:۹۱۱ھ:لُبابُ النقول في أسبابِ النزول

علم المکی والمدنی

کون سی سورۃ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی اور کون سی ہجرت کے بعد؟ علوم القرآن میں یہ موضوع خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے ہمیں اَحکام کے فرض ہونے کی تاریخ کا علم ہوتا ہے جو ناسخ و منسوخ کے علم میں مدد و معاون ہے' اس لیے سیدنا علی ﷛ فرمایا کرتے تھے کہ:

واللهِ ما نزلت آيةٌ إلّا وقد علمتُ فيم أنزِلت' وأين أنزلت إنّ ربي وهب لي قلباً عقولاً ولساناً سؤولاً. [حلیۃ الاولیاء ۱:۶۷-۶۸]

''اللہ کی قسم! جو بھی آیت نازل ہوئی' مجھے اُس کے بارے میں علم ہے کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی۔ میرے رب نے مجھے ہوشیار دل اور پوچھنے والی زبان سے نوازا ہے۔''

امام بلقینی (۲) لکھتے ہیں: هذان النّوعانِ مُهِمّانِ' عظيمَا الفائدةِ في الأحكام' إذ يُعرفُ

(۱) احمد بن علی بن محمد' کِنانی' عسقلانی' ابو الفضل' شہاب الدین' ابن حجر' قاہرہ میں ۷۷۳ھ = ۱۳۷۲ء کو پیدا ہوئے۔ شعر وادب کے رسیا تھے۔ پھر حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے حصول میں صعوبتیں برداشت کیں۔ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ حدیث' رجال اور تاریخ کے بے نظیر عالم ہیں۔ ۸۵۲ھ = ۱۴۴۹ء کو قاہرہ میں وفات ہوئی۔ [البدر الطالع ۱:۸۷' الاعلام ۱:۱۷۸]

(۲) عبد الرحمٰن بن عمر بن رسلان بن نصیر بن صالح بن احمد بن محمد بن شہاب بن عبد الخالق بن محمد بن مسافر'......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بذلك تأخير الناسخ عن منسوخه، وقد وضع العلماء في ذلك مصنَّفات، وكتبُ التفسير مشحونةٌفي أوائل السُّورِبذكرذلك،وكذلك المصاحف.

[مواقع العلوم فی مواقع النجوم:۳۰]

''یہ دونوں نوع بہت اہم اور احکام کے سلسلے بہت مفید ہیں اس سے یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ ناسخ منسوخ سے کتنے وقت بعد نازل ہوا۔اس سلسلے میں کئی علماء نے کتابیں لکھیں اور تفسیر کی کتابیں نیز مصاحف میں اوائل سور میں اس سے بھری پڑی ہیں۔''

۱۔نزول القرآن،ضحاک بن مزاحم ہلالی،وفات:۱۰۴ھ

۲۔نزول القرآن،ابوعبداللہ عکرمۃ قرشی بربری،وفات:۱۰۵ھ (۱) [الفہرست،ابن الندیم:۵۸]

۳۔نزول القرآن،حسن بن ابی الحسن بصری،وفات:۱۲۴ھ (۲) [الفہرست،ابن الندیم:۵۸]

۴۔تنزیل القرآن بمکۃ والمدینۃ،ابومسلم محمد بن شہاب الزہری،وفات:۱۲۴ھ

یہ گیارہ صفحات پر مشتمل ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو اُن کی کتاب الناسخ والمنسوخ کے ساتھ چھپ گیا ہے۔یہ مکی اور مدنی سورتوں کی ترتیب پر مشتمل ہے۔اس میں کسی قسم کی تفصیل موجود نہیں۔

......کنانی،عسقلانی الاصل،بلقینی،مصری،شافعی،ابوالفضل،جلال الدین۔۷۶۳ھ=۱۳۶۲ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے دور میں مصر میں سب سے بڑے عالم حدیث تھے۔کئی بار مصر میں عہدہ قضاء پر فائز ہوئے۔صحیح بخاری پر الإفهام لمافي صحيح البخاري من الإبهام کے نام سے ایک تعلیق لکھی۔۸۲۴ھ=۱۴۲۱ء کو وفات پائی۔

[لحظ الالحاظ بذیل تذکرۃ الحفاظ،حافظ تقی الدین محمد بن فہد المکی:۲۸۲ومابعد،الاعلام۳:۳۲۰]

(۱) عکرمۃ بن عبداللہ بربری،مدنی ابوعبداللہ،سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اور تابعی تھے۔۲۵ھ=۶۴۵ء کو پیدا ہوئے۔تفسیر اور مغازی کے بہت بڑے عالم تھے۔تین سو اساتذہ سے کسب فیض کیا۔جن میں سے ستر تابعی ہیں۔مدینہ منورہ میں ۱۰۵ھ=۷۲۳ء کو وفات پائی۔[میزان الاعتدال۳:۹۳،الاعلام۴:۲۴۴]

(۲) حسن بن یسار[ابوالحسن]بصری۔کنیت ابوسعید تھی۔اپنے زمانہ میں اہل بصرہ کے امام تھے۔آپ کے والد کا تعلق نیشاپور سے تھا۔زبردستی غلام بنائے گئے اور مدینہ منورہ میں فروخت کیے گئے۔۲۱ھ=۶۴۲ء کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاں تربیت حاصل کی۔۱۱۰ھ=۷۲۸ء کو وفات پائی۔

[صفوۃ الصفوۃ۳:۲۳۵-۲۳۷،الاعلام۲:۲۲۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محققین کے ہاں امام زہری کی طرف اس کی نسبت کو مشکوک ہے اس لیے کہ اس کا ایک راوی ولید بن محمد الموقری ابو بشر بلقاوی ہے جو متروک تھا۔ [تقریب التہذیب: ۶۱۳' ترجمہ: ۷۴۵۳]

۵- فضائل القرآن وما أنزل من القرآن بمكة وما أنزل بالمدينة

ابو عبداللہ محمد بن ایوب بن الضُّرَیس البَجَلی' وفات: ۲۹۴ھ (۱)۔

۱۸۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دار الفکر بیروت سے عروۃ بدیر کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۸ھ = ۱۹۸۷ء کو شائع ہوگئی ہے۔

اہل علم کی کتابوں میں اس کتاب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر پڑھیے: سیر أعلام النبلاء ۱۳: ۴۴۹' تذکرۃ الحفاظ ۲: ۶۴۳' فتح الباری ۸: ۱۴۷' ۹: ۴۱' ۱۲: ۱۴۳' طبقات المفسرین' داوودی ۲: ۱۰۹۔

آپ کہتے ہیں کہ: آخر قدمةٍ قدمتُها البصرةَ أدّيتُ أجرة الوَرَّاقين عشرة آلاف درهمٍ.

[تذکرۃ الحفاظ ۲: ۶۴۳' طبقات المفسرین' داوودی ۲: ۱۰۹]

''میں جب آخری بار بصرہ آیا تو ورّاقین (۲) کی اجرت دس ہزار درہم ادا کی۔''

۶- بيانُ عدد سور القرآن وآياته وكلماته ومَكِّيِّه ومَدَنِيِّه

ابوالقاسم عمر بن محمد بن عبدالکافی' وفات: ۴۰۰ھ (۳)۔

۶۰۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب خالد حسن ابو الجواد کی تحقیق کے ساتھ ۲۰۱۰ء میں مکتبۃ الامام البخاری' القاہرۃ' مصر سے چھپ گئی ہے۔

۷- مانُزِل من القرآن في صُلبِ الزّمان

---

(۱) محمد بن ایوب بن یحییٰ بن الضریس البجلی الرازی ابو عبداللہ۔ حافظ حدیث تھے۔ ۲۰۰ھ = ۸۱۵ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے جدامجد یحییٰ' امام ثوری کے اصحاب میں سے تھے۔ ۲۹۴ھ = ۹۰۶ء کو ''رے'' میں وفات پائی۔

[تذکرۃ الحفاظ ۲: ۶۴۳' ترجمہ: ۶۶۵' الاعلام ۶: ۴۶]

(۲) وَرّاق کی جمع ہے۔ ایک اصطلاحی نام ہے۔ منشی اور کاتب کو کہتے ہیں۔ [الفہرس: ۱۰]

(۳) عمر بن محمد بن عبدالکافی ابوالقاسم' فاضل دعالم تھے۔ ۴۰۰ھ = ۱۰۰۹ء کے لگ بھگ وفات پائی۔

[معجم المؤلفین ۷: ۳۱۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعبداللہ احمد بن محمد بن عبیداللہ بن حسین عیاش جوہری شیعی' وفات: ۴۰۱ھ (۱)۔

اس کتاب کا ذکر بغدادی نے اِیضاح المکنون ۴:۴۲۱ میں کیا ہے۔

۸- تنزيل القرآن وعدد آياته واختلافُ النّاس فيه

ابوزُرعۃ عبدالرحمٰن بن محمد بن زَنجلَة المُقرِیٔ' وفات: ۴۰۳ھ (۲)۔

یہ کتاب پروفیسر ڈاکٹر غانم قدوری الحمد کی تحقیق کے ساتھ مجلۃ معہد الامام للدراسات القرآنیۃ عدد ۲' ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ میں صفحات: ۲۳۵-۲۹۶ میں شامل اشاعت ہے۔

۹- التنبيه على فضل علوم القرآن

ابوالقاسم حسن بن محمد بن حسن بن حبیب' وفات: ۴۰۶ھ (۳)۔

۱۸ صفحات پر مشتمل یہ چھوٹا رسالہ' شش ماہی المورد' عراق کے جلد ۱۷' عدد ۴' مطابق شتاء ۱۹۸۸ء میں محمد عبدالکریم کاظم الراضی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوگیا ہے۔ اس پورے رسالے کو امام زرکشی نے البرہان فی علوم القرآن' جلد اول' صفحات: ۱۹۲-۲۰۵ میں نقل کیا ہے۔

۱۰- المكي والمدني: ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی' وفات: ۴۳۷ھ۔

اس کتاب کا ذکر کئی کتابوں میں موجود ہے' مثلاً دیکھئے: الاتقان فی علوم القرآن ۱:۱۱' النوع الاول' مفتاح السعادۃ ۲:۳۸۰' الزیادۃ والاحسان فی علوم القرآن ۱:۲۰۴' النوع: ۱۴

---

(۱) احمد بن محمد بن عبیداللہ بن حسین ابوعبداللہ عیاش جوہری۔ شیعی فاضل تھے۔ بغداد سے تعلق تھا۔ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوئے تھے۔ حدیث سے بھی شغل رکھتے تھے لیکن اس باب میں ثقہ نہیں تھے۔

[اعیان الشیعۃ ۹:۶۸' الاعلام ۱:۲۱۱]

(۲) عبدالرحمٰن بن محمد ابوزرعۃ ابن زنجلۃ۔ قراءات کے عالم تھے۔ مالکی المسلک اور قاضی تھے۔ قراءات سے متعلق کئی مفید کتابیں لکھیں۔ ۴۰۳ھ = ۱۰۱۲ء کے لگ بھگ وفات پائی۔ [حجۃ القراءات: ۲۶' الاعلام ۳:۳۲۵]

(۳) حسن بن محمد بن حسن بن حبیب بن ایوب' ابوالقاسم۔ مفسر تھے۔ اپنے زمانے میں معانی القرآن اور علوم القرآن کے امام تھے۔ پہلے کرامی المذہب تھے' پھر شافعی مسلک اختیار کیا۔ بکثرت احادیث جمع کیں۔ ادب' قراءات اور تفسیر میں درس دیا کرتے تھے۔ ۴۰۶ھ = ۱۰۱۶ء کو وفات پاگئے۔

[طبقات المفسرین' داوودی ۱:۱۴۴' ترجمہ: ۱۴۰' الاعلام ۲:۲۱۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱- المكي والمدني في القرآن واختلاف المكي والمدني في آيهٖ

ابوعبداللہ محمد بن شریح بن احمد بن محمد الاشبیلی الرعینی المقریٔ وفات: ۴۷۶ھ(۱)۔

اس کا ذکر امام ابوبکر محمد بن خیر بن عمر بن خلیفۃ اُموی(۲) وفات: ۵۷۵ نے اپنی کتاب فہرستۃ ابن خیر الاشبیلی کے صفحہ ۳۷ میں رقم ۵۵ پر کیا ہے۔

۱۲- يتيمةُ الدُّرَر في النُّزول وآياتِ السُّوَرِ

ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد الموصلی الحنبلی المقریٔ وفات: ۶۵۶ھ(۳)۔

۴۵ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر محمد بن صالح البرّاک کی تحقیق کے ساتھ مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ کے عدد ۱۳۴ میں شامل اشاعت ہے۔

۱۳- الأرجوزةُ المتضمنةُ معرفةالمكي والمدني من سورالقرآن الكريم

بدرالدین محمد بن ایوب بن عبدالقاہر بن برکات التادفی / التاذفی الحنفی الحلبی، وفات: ۷۰۵(۴)

---

(۱) محمد بن شریح بن احمد الرُّعَینی ابوعبداللہ اِشبیلیہ سے تعلق تھا۔ ۳۹۲ھ = ۱۰۰۲ء کو عیدالاضحیٰ کے دن پیدا ہوئے۔ قراءات کے ماہر عالم تھے۔ اس موضوع پر کئی کتابیں لکھیں۔ حصول علم کے لیے دور دراز کے سفر کیے۔ جمعہ کے روز نماز عصر کے بعد ۴۷۶ھ = ۱۰۸۴ء کو وفات پائی۔ [الصلۃ ۲: ۱۷۰-۱۷۱، ترجمہ: ۱۲۲۲، الاعلام ۶: ۱۵۸]

(۲) محمد بن خیر بن عمر بن خلیفۃ اللمتونی الاموی الاشبیلی ابوبکر، قاری اور حافظ حدیث تھے۔ ۵۰۲ھ = ۱۱۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ مغرب میں اُمۃ نام کی ایک پہاڑی کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے اُموی کہلائے۔ اشبیلیۃ سے تعلق تھا۔ لغوی اور ادیب تھے۔ ۵۷۵ھ = ۱۱۷۹ء کو وفات پائی۔

[التکملۃ لکتاب الصلۃ ۴: ۴۳-۴۴، ترجمہ: ۱۴۵۱، الاعلام ۶: ۱۱۹]

(۳) محمد بن احمد بن محمد موصلی حنبلی ابوعبداللہ المعروف بشعلۃ۔ ابن المُوَقِّع سے شہرت پائی۔ اُن کے والد حلب کے امیر ''خیربک'' کے ہاں مَوَقِّع یعنی وثیقہ تھے۔ ۶۲۳ھ = ۱۲۲۶ء کو پیدا ہوئے۔ فاضل اور قراءات کے عالم تھے۔ حکومت جرکسیہ کے زوال کے بعد قاہرۃ منتقل ہوئے۔ ۶۵۶ھ = ۱۲۵۸ء کو موصل میں وفات پائی۔

[غایۃ النہایۃ ۲: ۸۰، ترجمہ: ۲۷۸۰، الاعلام ۵: ۳۲۱]

(۴) محمد بن ایوب بن عبدالقاہر بن برکات التادفی / التاذفی الحنفی الحلبی، بدرالدین۔ فاضل اور قراءات کے ماہر عالم تھے۔ کئی مفید کتابیں لکھیں۔ ۶۲۸ھ = ۱۲۳۱ء کو پیدا ہوئے۔ دمشق میں سکونت تھی جہاں درس بھی دیا کرتے تھے اور مصاحف کی کتابت بھی کرتے تھے۔ ۷۰۵ھ = ۱۳۰۶ء کو وفات پائی۔

[الدرر الکامنۃ ۳: ۳۹۴، الاعلام ۶: ۴۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ارجوزۃ اکتالیس اشعار پر مشتمل ہے۔حافظ ذہبی نے مصنف علاّم کے بارے میں لکھا ہے:

كتبتُ عنه'ولم أنشط للجمع عليه.[معرفۃ القراء الکبار۳:۱۴۵۷'ترجمہ:۱۱۲۶]

''میں نے اُن سے[علم]لکھا ہے۔اُن کے پاس زیادہ ٹھہرنے کا مجھے موقع نہیں ملا۔''

۱۴۔:تقريب المأمول في ترتيب النزول

برہان الدین ابراہیم الجعبری المقریؒ'وفات:۷۳۲ھ (۱)۔

علم اعجاز القرآن

۱۔:النكت في إعجازِ القُرآن'ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمانی'وفات:۳۸۴ھ (۲)۔

یہ کتاب''ثلاث رسائل في إعجاز القرآن''میں محمد خلف اللہ اور ڈاکٹر محمد زغلول کی تحقیق کے ساتھ دارالمعارف'مصر سے ۱۹۷۶ء میں تیسری بار شائع ہوئی ہے'جو ۲۰۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۔: بيان إعجازِ القُرآن 'ابوسلیمان حمد بن محمد خطابیؒ'وفات:۳۸۸ھ (۳)۔

یہ کتاب''ثلاث رسائل في إعجاز القرآن''میں محمد خلف اللہ اور ڈاکٹر محمد زغلول کی تحقیق کے

---

(۱) ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل الجعبری'ابواسحاق۔قراءات کے عالم اور شافعی فقیہ تھے۔نظم ونثر میں کتابیں لکھیں۔۶۴۰ھ=۱۲۴۲ء کو قلعہ جعبر میں پیدا ہوئے جو بالس اور رقہ کے مابین ہے۔بغداد اور دمشق میں علم حاصل کیا۔فلسطین کے شہر الخلیل میں رہائش تھی اور اپنی وفات ۷۳۲ھ=۱۳۳۲ء تک وہیں رہے۔انھیں شیخ الخلیل اور ابن السراج بھی کہا جاتا ہے۔بغداد میں تقی الدین اور دوسرے شہروں میں برہان الدین سے پہچانے جاتے ہیں۔[الدرر الکامنۃ ۱:۵۰'الاعلام ۱:۵۵-۵۶]

(۲) علی بن عیسیٰ بن علی بن عبداللہ ابوالحسن الرُّمّانی۔معتزلی مفسر اور باحث ہیں۔ان کا شمار علم نحو کے بڑے علماء میں ہوتا ہے۔بنیادی طور پر سامراء[سُرَّمَنْ رَأی]سے تعلق تھا۔۲۹۶ھ=۹۰۸ء میں بغداد میں پیدا ہوئے۔سو کے لگ بھگ کتابیں لکھیں۔۳۸۴ھ=۹۹۴ء کو بغداد میں فوت ہوئے۔ممکن ہے کہ انار کا کاروبار کرنے کی وجہ سے رُمانی کہلاتے ہوں یا قصر رمان–جو واسط میں ایک معروف قصر ہے–کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے یہ نام پڑا ہو۔[وفیات الاعیان ۳:۲۹۹'ت:۴۳۵'الاعلام ۴:۳۱۷]

(۳) حَمد بن محمد بن ابراہیم بن خَطاب'بُستی'ابوسلیمان'کابل کے علاقہ بُست سے تعلق رکھتے تھے۔۳۱۹ھ=۹۳۱ء کو پیدا ہوئے۔زید بن خَطّاب برادر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسل سے تھے۔علم حدیث سے متعلق کئی مفید تصانیف لکھیں۔بُست ہی میں ۳۸۸ھ=۹۹۸ء کو وفات پائی۔[تذکرۃ الحفاظ ۳:۱۰۱۹'الاعلام ۲:۲۷۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دار المعارف' مصر سے ۱۹۷۶ء میں تیسری بار شائع ہوئی ہے' جو ۷۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳- إعجازُ القرآن: ابوبکر محمد بن طیب الباقلانی' وفات: ۴۰۳ھ[1]۔

یہ کتاب ۶۶۴ صفحات پر مشتمل ہے اور دار المعارف مصر سے سید احمد الصقر کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوگئی ہے۔ کتاب پر تاریخ اشاعت درج نہیں۔

۴- کتابُ دلائل الإعجاز

ابوبکر عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن بن محمد الجرجانی النحوی' وفات: ۴۷۱ھ[2]۔

۶۸۵ صفحات کی یہ کتاب مکتبۃ الخانجی مصر سے محمود محمد شاکر کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوگئی ہے۔ تاریخ اشاعت مذکور نہیں۔

۵- الرِّسالةُ الشّافية: الجُرجاني

یہ بھی ابوبکر عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن بن محمد الجرجانی النحوی' وفات: ۴۷۱ھ کی ہے اور "ثلاث رسائل في إعجاز القرآن" میں محمد خلف اللہ اور ڈاکٹر محمد زغلول کی تحقیق کے ساتھ دار المعارف' مصر سے ۱۹۷۶ء میں تیسری بار شائع ہوئی ہے' جو ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

۶- نهايةُ الإيجاز في درايةِ الإعجاز' فخر الدین رازی' وفات: ۶۰۶ھ[3]۔

---

(۱) محمد بن طیب بن محمد بن جعفر' ابوبکر' قاضی۔ کبار علماء کلام میں سے تھے۔ اشاعرہ کے سرخیل تھے۔ ۳۳۸ھ = ۹۵۰ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ سکونت بغداد میں تھی۔ صحیح استنباط مسائل اور حاضر جوابی میں اپنی مثال آپ تھے۔ عضد الدولہ کی طرف سے روم کی سفارت پر چلے گئے۔ قسطنطنیہ میں نصرانیوں سے کئی کامیاب مناظرے کیے۔ ۴۰۳ھ = ۱۰۱۳ء کو بغداد میں وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۴:۲۶۹' الاعلام ۶:۱۷۶]

(۲) عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن بن محمد الجُرجاني ابوبکر' اصول بلاغت کے واضع و موجد ہیں۔ لغت کے بڑے امام تھے۔ جرجان سے تعلق تھا جو طبرستان اور خراسان کے درمیان ہے۔ رقت آمیز شعر کہا کرتے تھے کئی مفید کتابیں لکھیں۔ ۴۷۱ھ = ۱۰۷۸ء کو فوت ہوئے۔ [فوات الوفیات ۱:۶۹۹' ت: ۲۹۳' الاعلام ۴:۴۸]

(۳) محمد بن عمر بن حسن بن حسین تیمی بکری' ابوعبداللہ فخر الدین رازی۔ اپنے زمانے میں معقول اور علوم اوائل کے بہت بڑے عالم تھے۔ طبرستان سے تعلق تھا۔ "ری" میں ۵۴۴ھ = ۱۱۵۰ء کو پیدا ہوئے۔ ہرات میں ۶۰۶ھ = ۱۲۱۰ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۵:۱۵۷' الاعلام ۶:۳۱۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب امام جرجانی کی دو کتابوں: دلائل الاعجاز اور اسرار البلاغۃ کی تلخیص ہے اور ڈاکٹر نصر اللہ حاجی مفتی اوغلی کی تحقیق کے ساتھ دار صادر بیروت سے ۱۴۲۴ھ=۲۰۰۴ء کو شائع ہو گئی ہے جو ۲۹۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

۷-البرهان الكاشف عن إعجاز القرآن: عبدالواحد الزملکانی' وفات:۶۵۱ھ [۱]۔

یہ کتاب ڈاکٹر خدیجۃ الحدیثی اور ڈاکٹر احمد مطلوب کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۹۴ھ کو بغداد میں شائع ہو گئی ہے۔۳۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۸-التبيان في علم البيان المطلع على إعجاز القرآن: عبدالواحد الزملکانی' وفات:۶۵۱ھ

۲۶۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر احمد مطلوب اور ڈاکٹر خدیجۃ الحدیثی کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۸۳ھ کو مطبعۃ العانی بغداد میں شائع ہو گئی ہے۔

۹-المُجِيدُ في إعجاز القرآن المَجِيدِ: عبدالواحد الزملکانی' وفات:۶۵۱ھ

یہ کتاب ڈاکٹر شعبان صلاح کی تحقیق کے ساتھ دار الثقافۃ العربیۃ القاہرۃ سے ۱۴۱۰ھ=۱۹۸۹ء کو شائع ہو گئی ہے۔۲۱۷ صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۰-مُعترَكُ الأقران في إعجازِ القرآن: جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی' وفات:۹۱۱ھ

یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے اور احمد شمس الدین کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۰۸ھ=۱۹۸۸ء کو شائع ہو گئی ہے۔

علم فضائل القرآن

۱-ابو عبید قاسم بن سلاّم الہروی' وفات:۲۲۴ھ

۴۷۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مروان العطیۃ' محسن خرابۃ اور وفاء تقی الدین کی تحقیق کے ساتھ دار

(۱) عبدالواحد بن عبدالکریم بن خلف الانصاری الزملکانی ابوالمکارم کمال الدین۔ابن خطیب زملکا کے نام سے مشہور ہیں۔ادیب اور قاضی تھے۔اچھے اور فصیح و بلیغ شاعر تھے۔صرخد کے قاضی رہ چکے ہیں۔بعلبک میں ایک عرصہ تک مدرس رہے ہیں۔۶۵۱ھ=۱۲۵۳ء کو دمشق میں فوت ہوئے۔

[طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۸:۳۱۶' ت:۱۲۲۲' الاعلام ۴:۱۷۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن کثیر' بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں۔

-۲: حسن بن علی بن فَضّال بن عمرو بن انیس التیمی الکوفی' وفات: ۲۲۴ھ

مصنف کا تعلق شیعہ مکتب فکر سے تھا۔

[لسان المیزان ۲: ۲۲۵' ترجمہ: ۹۷۶' طبقات المفسرین' داوودی ۱: ۳۰۳' ترجمہ: ۳۴۶]

۱۸۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دار الفکر بیروت سے عروۃ بدیر کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۸ھ = ۱۹۸۷ء کو شائع ہو گئی ہے۔

-۳: ابو عبداللہ محمد بن ایوب بن الضُّرَیس البجلی' وفات: ۲۹۴ھ

-۴: ابو بکر جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی' وفات: ۳۰۱ھ (۱)

۳۱۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبۃ الرشد' الریاض' سعودی عرب سے یوسف عثمان فضل اللہ جبریل کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۹ھ = ۱۹۸۹ء کو شائع ہو گئی ہے۔

-۵: احمد بن شعیب النَّسائی' وفات: ۳۰۳ھ (۲)۔

۱۶۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر فاروق حمارۃ کی تحقیق کے ساتھ دار اِحیاءِ العلوم بیروت سے ۱۴۱۳ھ = ۱۹۹۲ء کو شائع ہو چکی ہے۔

-۶: ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری' وفات: ۴۳۲ھ (۳)۔

---

(۱) جعفر بن محمد بن الحسن بن المستفاض' ابو بکر الفریابی۔ ۲۰۷ھ = ۸۲۲ء کو پیدا ہوئے۔ قاضی اور عالم بالحدیث تھے۔ ترکی الاصل ہیں۔ اہل فریاب میں سے تھے جو بلخ کا ایک علاقہ ہے۔ مصر اور بغداد میں حدیث کے درس دیے۔ طویل سفر کیے۔ عرصہ تک دینور کے قاضی رہے ہیں۔ تقریباً دس ہزار لوگ اُن کے حلقہ درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ ۳۰۱ھ = ۹۱۳ء کو وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۷: ۱۹۹' الاعلام ۲: ۱۲۷]

(۲) احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار' ابو عبدالرحمٰن نسائی' قاضی اور حافظ حدیث تھے۔ خراسان کے گاؤں نَساء میں ۲۱۵ھ = ۸۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لیے لمبے لمبے سفر کیے۔ مصر میں رہائش پذیر ہوئے۔ وہاں کے مشائخ نے ان سے حسد کرنا شروع کیا اور انھیں رملہ [فلسطین] جانے پر مجبور کیا۔ ۳۰۳ھ = ۹۱۵ء کو وفات پائی۔ بیت المقدس میں دفن کیے گئے۔ [وفیات الاعیان ۱: ۷۷-۷۸' الاعلام ۱: ۱۷۱]

(۳) جعفر بن محمد بن المعتز بن محمد بن المستغفر النسفی ابو العباس۔ ۳۵۰ھ = ۹۶۱ء کو پیدا ہوئے۔ ماوراء النہر کے نسف کے خطیب تھے۔ نسف ہی میں ۴۳۲ھ = ۱۰۴۱ء کو وفات پائی۔ فقیہ اور مؤرخ تھے۔ حدیث سے بھی شغف رکھتے تھے۔ [الجواہر المضیۃ: ۱۱۹' ترجمہ: ۳۹۹' الاعلام ۲: ۱۲۸]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۶۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر احمد بن فارس السلوم کی تحقیق کے ساتھ دار ابن حزم بیروت سے ۱۴۲۷ھ=۲۰۰۶ء کو شائع ہوگئی ہے۔

علم توجیہ القراءات

اس نوع کی کتابیں دو قسم کی ہیں: ایک وہ جن میں صرف قراءات اور قاریوں کا تذکرہ ہوتا ہے اور ہر قراءت کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ فلاں قاری کی ہے۔ اس میں قراءات کی توجیہ نہیں کی جاتی۔ قراءات سے متعلق دوسری قسم میں قراءات کے تذکرہ کے ساتھ اُن کی توجیہات کا تذکرہ بھی کیا جاتا ہے۔

علم توجیہ القراءات کئی موضوعات پر مشتمل ہے جیسے: توجیہ الاعراب، توجیہ التصریف، توجیہ الاداء اور معانی الفاظ میں اختلاف کی توجیہ وغیرہ۔ اس میں کئی کتابیں لکھی گئی ہیں:

۱۔ القراءات وعِلَلُ النَّحوِيِّين: ابو منصور محمد بن احمد الازہری، وفات: ۳۷۰ھ (۱)۔

یہ کتاب اسی نام کے ساتھ نوال بنت ابراہیم الحلوۃ کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوگئی ہے۔ انھوں نے اس نام کے بعد "المُسمّیٰ: علل القراءات" کا اضافہ کر دیا ہے جب کہ یہ معانی القراءات کے نام سے تین جلدوں پر مشتمل، ڈاکٹر عید مصطفیٰ درویش اور ڈاکٹر عوض حمد القوزی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۲ھ=۱۹۹۱ء کو شائع ہو چکی ہے۔ کتاب پر طبع کرنے والے ادارے کا نام درج نہیں۔

۲۔ إعرابُ القِراءاتِ السَّبع وعِلَلها: ابو عبداللہ الحسین بن احمد بن خالویہ، وفات: ۳۷۰ھ۔

یہ کتاب دو اجزاء پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن سلیمان العثیمین کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۳ھ =۱۹۹۲ء کو مکتبۃ الخانجی، مصر سے شائع ہوئی ہے (۲)۔ مگر محقق کے نزدیک اس کتاب کی نسبت امام

---

(۱) محمد بن احمد بن ازہر ہروی، ابو منصور، ہرات [خراسان] میں ۲۸۲ھ=۸۹۵ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے جد امجد ازہر کی طرف منسوب ہو کر ازہری کہلائے۔ فقہ اور لغت و ادب کے منجھے ہوئے امام تھے۔ ۳۷۰ھ=۹۸۱ء کو ہرات میں فوت ہوئے۔ [ارشاد الاریب ۶: ۲۹۷، الاعلام ۵: ۳۱۱]

(۲) ڈاکٹر عبدالمتعال سالم مکرم نے ایک کتاب کی تحقیق کی ہے جس کا نام الحُجّة في القراءات السَّبعة ہے جسے انھوں نے ابن خالویہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خالویہ کی طرف درست معلوم نہیں ہوتی۔تفصیل جلد اول کے صفحات ۸۶-۸۹ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

۳- الحُجَّةُ للقُرَّاءِ السَّبعةِ: ابوعلی الحسن بن عبدالغفار الفارسی، وفات: ۳۷۷ھ (۱)۔

یہ کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے جو بدرالدین قہوجی اور بشیر جویجابی کی تحقیق کے ساتھ دارالمأمون للتراث، دمشق سے ۱۴۰۴ھ=۱۹۸۷ء کو شائع ہوگئی ہے۔

۴- المُحتَسَب في تبيينِ شواذِّ القراءات والإيضاح عنها: ابوالفتح عثمان بن جنی، وفات: ۳۹۲ھ (۲)۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر عبدالفتاح اسماعیل شلبی کی تحقیق میں ۱۴۱۵ھ=۱۹۹۴ء کو وزارۃ الاوقاف جمہوریۃ مصر العربیۃ کے اہتمام کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

۵- الكَشفُ عن وُجوهِ القِراءاتِ السَّبعِ وعِلَلِها وحُجَجِها: ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی، وفات: ۴۳۷ھ۔

یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر محیی الدین رمضان کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے ۱۴۰۴ھ=۱۹۸۴ء کو شائع ہوچکی ہے۔

۶- حُجَّةُ القِراءات: ابوزرعۃ عبدالرحمٰن بن محمد بن زَنجلَة المُقرِئ، وفات: ۴۰۳ھ

---

(۱) حسن بن احمد بن عبدالغفار ابوعلی۔ فارسی الاصل ہیں۔ فارس کے ''فسا'' نامی گاؤں میں ۲۸۸ھ=۹۰۰ء کو پیدا ہوئے۔ ۳۰۷ھ میں بغداد اور ۳۴۱ھ میں حلب کا سفر کیا جہاں کچھ عرصہ تک سیف الدولۃ کے پاس رہے۔ وہاں سے فارس لوٹ آئے۔ عضدالدولۃ بن بویہ کی صحبت اختیار کی اور انھیں علم نحو کی تعلیم دی۔ پھر بغداد آئے جہاں ۳۷۷ھ=۹۸۷ء کو وفات پائی۔ علم عربیت کے مانے ہوئے امام ہیں۔

[وفیات الاعیان ۲:۸۰، الاعلام ۲:۱۷۹]

(۲) عثمان بن جنی موصلی ابوالفتح۔ ادب اور نحو کے عالم تھے۔ موصل میں پیدا ہوئے اور ۳۹۲ھ=۱۰۰۲ء کو ۶۵ سال کی عمر میں بغداد میں وفات پائی۔ اُن کے والد رومی تھے اور سلیمان بن فہد ازدی موصلی کے مملوک تھے۔ متنبی کا قول ہے کہ ابن جنی میرے شعروں کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

[وفیات الاعیان ۳:۲۴۶، ترجمہ: ۴۱۲، الاعلام ۴:۲۰۴]

جِنّي: جن کی طرف منسوب نہیں بلکہ کِنّي کا معرب ہے جس کا معنیٰ ہے: فاضل، کریم، نبیل، عبقری اور مخلص۔

[مقدمۃ المُحتَسب ۱:۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۱۷ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے سعید الافغانی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۸ھ=۱۹۹۷ء کو شائع ہوگئی ہے۔

۷-:التیسیر في القراءات السبع: ابوعمرو الدّانی' وفات:۴۴۴ھ (۱)۔

یہ کتاب ۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اور مستشرقین اوتو برتزل کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۴ھ=۱۹۸۴ء کو دار الکتاب العربی بیروت سے شائع ہوگئی ہے۔

۸-:جامع البیان في القراءات السبع المشهورة: ابوعمرو الدّانی' وفات:۴۴۴ھ۔

یہ کتاب ۸۰۸ صفحات پر مشتمل ہے اور محمد صدوق الجزائری کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۶ھ=۲۰۰۵ء کو دار الکتب العلمیۃ بیروت سے شائع ہوگئی ہے۔

۹-:جمال القُرَّاء و کمالُ الإقراء: علم الدین ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالصمد بن عطّاس ہمدانی مصری سخاوی شافعی نزیل دمشق' وفات:۶۴۳ھ۔

اُن کی یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور عبدالحق عبدالدایم سیف القاضی کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت سے چھپ چکی ہے۔تاریخ اشاعت درج نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس فن میں اَن گنت کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں سے اکثر زیورِ طبع سے آراستہ ہوگئی ہیں۔علم توجیہ الاعراب کئی موضوعات کو مشتمل ہے' جیسے: توجیہ الاعراب' توجیہ

---

(۱) عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر اُموی اندلسی قرطبی الدانی المعروف بابن الصیر فی۔بنوامیہ کے مولیٰ ہونے سے اُموی کہلائے۔اندلس کے علاقے دانیہ [Denia] میں ۳۷۱ھ=۹۸۱ء کو پیدا ہوئے۔اندلس اور مشرق (۞) میں علم حاصل کیا۔تفسیر' حدیث اور رِجال کے جید عالم تھے۔ خوش خط' ذکی' فطین' دین دار' فاضل' متقی اور سُنی تھے۔سو سے زیادہ کتابیں لکھیں۔۴۴۴ھ=۱۰۵۳ء کو اپنے گاؤں میں وفات پائی۔

[سیر أعلام النبلاء ۱۸:۷۷' الاعلام ۴:۲۰۶]

(۞) حافظ ذہبی لکھتے ہیں: المشرق في عُرف المغاربة مصرُ وما بعدها من الشام والعراق وغير ذلك' كما أن المغرب في عُرف العجم وأهل العراق أيضاً مصرُ' وما تغرَّبَ عنها. [سیر أعلام النبلاء ۱۸:۸۰]

''اہل اندلس کی اصطلاح میں شام اور عراق وغیرہ پر مشتمل علاقہ مشرق کہلاتا ہے' جب کہ عجمیوں اور عراقیوں کی اصطلاح میں مصر اور اس کے مغرب میں واقع ممالک پر مشتمل علاقہ مغرب کہلاتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التصریف‘ توجیہ الاداءاور توجیہ اختلاف معانی الالفاظ وغیرہ۔ ان میں سے علم تفسیر سے متعلق توجیہ اختلاف معانی الالفاظ ہے۔ اس کا تعلق تفسیر سے تب ہوگا جب اختلافِ قراءت کی وجہ سے کسی معنیٰ میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور بصورت دیگر اس کا تعلق تفسیر سے نہیں ہوتا۔

علم مبہمات القرآن

جو کلام مغلق اور مشکل ہو، وہ مبہم کہا جاتا ہے۔ اِبہام و اِغلاق کو دور کرنے کے لیے بیان اور وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں اس سے مراد وہ اَسماء ہیں جن کی وضاحت کو مبہم چھوڑا گیا ہو۔ کبھی کبھی اَماکن‘ مکان و زمان اور نباتات وحیوانات میں بھی اِبہام سے کام لیا جاتا ہے۔

علماء کرام نے اس موضوع پر بھی دادِ تحقیق حاصل کی ہے اور کئی کتابیں اس موضوع سے متعلق لکھی ہیں جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ التَّعریفُ والإعلامُ فیما أُبهِمَ في القرآن من الأسماءِ والأعلام: عبدالرحمٰن سہیلی‘ وفات: ۵۸۱ھ (۱)۔

یہ کتاب ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے اور استاذ عبد امہنّا کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۷ھ = ۱۹۸۷ء کو دار الکتب العلمیۃ بیروت سے شائع ہوگئی ہے۔ نہایت مفید کتاب ہے۔ اس میں مبہمات القرآن کی تفصیل وتبیین کے ساتھ نہایت نادِر معلومات بھی ملتی ہیں‘ مثلاً ﴿وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا﴾ [سورۃ الانبیاء۲۱:۹۱] کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یُرید فرُجَ القمیص‘ أي: لم یعلق بثوبها ریبة‘ أي: أنها طاهرة الأثواب‘ وفروج القمیص أربعةٌ: الکُمّانُ‘ والأعلی‘ و الأسفل‘ فلا یذهبن وهمك إلی غیر هذا من لطیف الکنایة‘ لأن القرآن أنزه معنیً وأوزن لفظاً وألطف إشارةً وأحسن عبارةً من أن یرید ماذهب إلیه وهم الجاهل لا سیما و النفخ من روح القدس بأمر القدوس‘ فأضیف القدس إلی القدوس‘ ونزه المقدسة

(۱) ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد خثعمی‘ سہیلی‘ حافظ حدیث اور لغت وسیرت کے بہت بڑے امام تھے۔ ۱۷ سال کی عمر میں بینائی سے محروم ہوئے۔ مالقہ میں ۵۰۸ھ = ۱۱۱۴ کو پیدا ہوئے اور مراکش میں ۵۸۱ھ = ۱۱۵۸ کو فوت ہوئے۔ [وفیات الاعیان ۳:۱۴۳‘ الاعلام ۱:۳۲۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المطهرة عن الظن الكاذب والحدس. [التعريف والاعلام:۱۱۵؛البرہان فی علوم القرآن۲:۳۰۵]

''یہ عصمت سے کنایہ ہے اور فرج سے مراد فرج حقیقی نہیں بلکہ پاک دامن ہونا مراد ہے اور خصوصاً ایسی حالت میں اس کا ذکر ہو رہا ہے کہ مقدسہ [سیدہ مریم علیہا السلام] کے گریبان میں سیدنا روح القدس [جبریل علیہ السلام] قدوس کی طرف سے پھونک مار رہے ہیں بخلاف ان نادانوں کے' جن کا خیال ہے کہ یہاں فرج سے مراد عورت کی شرم گاہ ہے۔ نہیں بلکہ یہاں اس سے مراد پاک دامن ہونا ہے اور قمیص کے چار شگاف ہیں۔ دونوں آستین' گریبان' اور دامن والا شگاف' یہ اس لیے کہ قرآن عزیز معنوی لحاظ سے نہایت صاف ستھرا' اشارہ کے لحاظ سے نہایت لطیف اور عبارت کے لحاظ سے نہایت حسین وخوب صورت ہے۔''

۲- :التَّكميلُ و الإتمامُ لكتاب التعريف و الإعلام: ابوعبداللہ محمد بن علی بن عسکر غسانی' وفات ۶۳۶ھ۔(۱)

یہ کتاب ۵۴۲ صفحات پر مشتمل ہے اور حسن اسماعیل مروۃ کی تحقیق کے ساتھ دار الفکر دمشق سے ۱۴۱۸ھ=۱۹۹۷ء کو شائع ہوگئی ہے۔

۳- :غُرَرُ التِّبيان في من لم يُسَمَّ في القرآن: بدرالدین محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ ابن جماعۃ' وفات:۷۳۳ھ۔

یہ کتاب ۶۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر عبدالجواد خلف، رئیس جامعۃ الدراسات الاسلامیۃ، پاکستان کی تحقیق کے ساتھ دار قتیبۃ بیروت سے ۱۴۱۰ھ=۱۹۹۰ء کو شائع ہو چکی ہے۔

۴- :صِلَةُ الجمع وعائد التَّذييل لموصول كتابي الإعلام و التَّكميل: ابوعبداللہ محمد بن علی بلنسی' وفات:۷۸۲ھ۔(۲)

---

(۱) محمد بن علی بن الخضر بن ہارون غسانی المعروف با بن عسکر۔ ادیب ونبیل تھے۔ تاریخ اور حدیث کے باخبر عالم تھے۔ مالقۃ سے تعلق تھا۔ مالقۃ کے قاضی بھی رہے ہیں۔ شاعر تھے۔ کئی مفید علمی کتابیں یادگار چھوڑیں۔ سن ولادت معلوم نہیں۔ ۶۳۶ھ=۱۲۳۹ء کو وفات پائی۔ [تاریخ قضاۃ مصر:۱۲۳؛ الاعلام۶:۲۸۱]

(۲) محمد بن علی بن احمد' اوسی' ابوعبداللہ' بلنسی' اندلسی۔ ۷۲۴ھ=۱۳۲۴ء کو پیدا ہوئے۔ عربیت کے بہت بڑے عالم تھے۔ غرناطہ سے تعلق تھا۔ بلنسیۃ کی طرف نسبت سے شہرت پائی۔ سلطان سے کچھ عرصہ تک اُن کی لڑائی......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور حنیف بن حسن القاسمی کی تحقیق کے ساتھ دار الغرب الاسلامی بیروت سے ۱۴۱۱ھ=۱۹۹۱ء کو شائع ہوگئی ہے۔

۵- مفحمات الأقران في مبهمات القرآن: جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، وفات: ۹۱۱ھ۔

۱۲۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر مصطفیٰ دیب البغا کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۳ھ=۱۹۸۲ء کو مؤسسۃ القرآن، بیروت سے شائع ہوگئی ہے۔

علم اصول التفسیر

۱- مقدمة التفسير: ابوالقاسم حسین بن محمد بن مفضل، راغب اصفہانی، وفات: ۵۰۲ھ۔

یہ مختصر سی کتاب ۳۶ صفحات پر مشتمل ہے اور نہایت قیمتی معلومات پر مبنی ہے۔ کسی زمانہ میں نور محمد اصح المطابع، کراچی، پاکستان سے شائع ہوگئی ہے۔

۲- مقدمة جامع التفاسير: ابوالقاسم حسین بن محمد بن مفضل، راغب اصفہانی، وفات: ۵۰۲ھ۔

۱۲۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر احمد حسن فرحات کی تحقیق کے ساتھ دار الدعوۃ، کویت سے ۱۴۰۵ھ=۱۹۸۴ء کو شائع ہوگئی ہے، جس میں اصول التفسیر کے علاوہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کے کچھ حصے کی تفسیر بھی ہے۔

۳- مقدمة في أصول التفسير: تقی الدین احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ، وفات: ۷۲۸ھ۔

۱۳۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر عدنان زرزور کی تحقیق کے ساتھ کلیۃ الشریعۃ جامعۃ دمشق سے ۱۳۹۲ھ=۱۹۷۲ء کو شائع ہوئی ہے۔

۴- الإكسير في علم التفسير: سلیمان الطوفی، وفات: ۷۱۶ھ[1]۔

......چلتی رہی پھر صلح ہوگئی۔ ۷۸۲ھ=۱۳۸۰ء کو وفات پائی۔

[نیل الابتہاج بطرز الدیباج: ۴۵۵، ترجمہ: ۵۶۲، الاعلام ۶: ۲۸۶]

(۱) سلیمان بن عبدالقوی بن عبدالکریم طوفی صرصری ابوالربیع نجم الدین۔ حنبلی فقیہ تھے۔ بغداد کے طوف/طوفا میں ۶۵۷ھ=۱۲۵۹ء کو پیدا ہوئے۔ حنبلی فقیہ اور عالم تھے۔ ۶۹۱ھ کو بغداد اور ۷۰۴ھ کو دمشق چلے گئے۔ فلسطین کے الخلیل میں ۷۱۶ھ=۱۳۱۶ء کو وفات پائی۔ [الدرر الکامنۃ ۲: ۱۵۴، الاعلام ۳: ۱۲۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے جو ڈاکٹر عبدالقادر حسین کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ الآداب القاہرۃ سے ۱۳۹۷ھ = ۱۹۷۷ء میں شائع ہوگئی ہے۔

۵:التَّیسِیر في قواعد علم التفسیر: کافیجی' وفات:۸۷۹ھ [(۱)]۔

حافظ سیوطی لکھتے ہیں: وله مختصرٌ في علم الحديث' و مختصرٌ في علوم التفسير يُسَمّٰى التيسير' قدره ثلاثة كراريس' و كان يقول : إنه ابتدع هذا العلم ولم يُسبَق إليه' و ذلك لأن الشيخ لم يقف على البُرهان للزركشي' ولا على مواقع العلوم للجلال البُلقيني .

[بُغیۃ الوعاۃ:۱/ ۱۱۸]

''انھوں نے علم حدیث میں ایک مختصر سی کتاب لکھی' اسی طرح علم تفسیر میں بھی ایک مختصر سی کتاب لکھی جس کا نام اُنہوں نے اَلتَّیسِیر رکھا' جو تین کراریس [نوٹ بُکس] میں ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اس فن کو ایجاد کیا اور پہلے یہ سعادت کسی کے حصہ میں نہ آئی' مگر استاذ محترم کو معلوم نہ تھا کہ قبل ازیں امام زرکشی البرہان فی علوم القرآن اور جلال الدین بلقینی مواقع العلوم جیسی کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔''

موصوف کی یہ کتاب ۹۷ صفحات پر مشتمل ہے جو ڈاکٹر محمد حسین الذہبی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۹ھ = ۱۹۹۸ء کو مکتبۃ القدسی' القاہرۃ سے شائع ہو چکی ہے۔

۶:الفوزُ الکبیر في أصول التفسیر: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' وفات:۱۱۷۶ھ [(۲)]۔

---

(۱) محمد بن سلیمان بن سعد بن مسعود رومی' حنفی' محیی الدین' رومی الاصل تھے۔ ۷۸۸ھ = ۱۳۸۶ء کو پیدا ہوئے معقولات کے بہت بڑے عالم تھے۔ مصر میں کافی شہرت رکھتے تھے۔ حافظ سیوطی چودہ سال تک ان کے ساتھ رہے ہیں۔ علم نحو کے کافیہ ابن حاجب کے کثرت سے مطالعہ کرنے کے باعث ''کافیجی'' لقب پڑا۔ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ اسہال کے عارضہ سے ۸۷۹ھ = ۱۴۷۴ء کو وفات پائی۔ [بغیۃ الوعاۃ: ۱/ ۱۱۷' الاعلام ۶: ۱۵۰]

(۲) ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم' عمری' حنفی' نقش بندی' محدث دہلوی۔ ۱۱۱۴ھ = ۱۷۰۳ء کو سونی پت میں پیدا ہوئے۔ چودہ سال کی عمر میں شادی ہوئی۔ سولہ سال کے تھے کہ درس وتدریس کی اجازت مل گئی۔ ہند میں تفسیر وحدیث کو مشتہر کرنے میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ دہلی میں ۱۱۷۶ھ کو ۶۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

[نزہۃ الخواطر ۶: ۴۱۰' تذکرہ علمائے ہند: ۵۴۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحب کی یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اس کے عربی اور اردو تراجم کثرت سے ملتے ہیں۔

علم مجاز القرآن

۱- مجاز القرآن: ابوعبیدة معمر بن مثنیٰ، وفات: ۲۱۰ھ[۱]۔

یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر محمد فؤاد سزگین کی تحقیق کے ساتھ مکتبة الخانجی مصر سے چھپ گئی ہے۔ کتاب پر سنِ اشاعت درج نہیں۔

۲- تلخیص البیان فی مجازات القرآن: شریف الرضی، وفات: ۴۰۶ھ[۲]۔

یہ کتاب ۳۷۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر علی محمود مقلد کی تحقیق کے ساتھ منشورات دار مکتبة الحیاة بیروت سے شائع ہوگئی ہے۔ کتاب پر تاریخِ طباعت درج نہیں۔

۳- الاشارة الی الایجاز فی بعض انواع المجاز، عز الدین بن عبد السلام، وفات: ۶۶۰ھ۔

یہ کتاب اسی نام سے کئی بار شائع ہوگئی ہے۔ پاکستان میں بھی اس کے کئی ایڈیشن منظر عام پر آگئے ہیں مگر کسی ایک پر بھی طابع یا ناشر کا نام درج نہیں اور نہ ہی سن طباعت کو کسی نے درج کیا ہے۔ یہ ۲۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب مجازُ القرآن کے نام سے ۶۱۷ صفحات میں ۱۴۱۹ھ = ۱۹۹۹ء کو مؤسسة الفرقان للتراث الاسلامی لندن سے ڈاکٹر مصطفیٰ محمد حسین الذہبی کی تحقیق کے ساتھ بھی شائع ہوگئی ہے۔

---

(۱) مَعمَر بن مُثنّٰی تیمی [بنو تیم - تیم قریش، نہ کہ تیم الرباب - کے مولیٰ تھے۔ بصری، ابوعبیدة، نحوی۔ علم، ادب اور لغت کے بہت بڑے امام تھے۔ ۱۱۰ھ = ۷۲۸ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ ہارون الرشید نے اُنھیں ۱۸۸ھ میں بغداد بلایا اور اُن سے اُن کی کچھ کتابیں پڑھیں۔ حافظ حدیث تھے۔ دار قطنی کی تصریح کے مطابق لَابَأسَ بِهِ ہیں البتہ اُن پر خوارج کی رائے رکھنے کا الزام ہے۔ عربوں سے عداوت کرتے تھے اور اُن کے مثالِب میں کئی کتابیں لکھیں۔ ۲۰۹ھ = ۸۲۴ء کو بصرہ میں وفات پائی، لیکن اُن کی جنازہ میں کسی [عالم] نے شرکت نہیں کی اس لیے کہ آپ اپنے معاصرین کے بارے میں نہایت سخت رویہ رکھتے تھے اور اُن پر شدید تنقید کرتے تھے۔

[معجم الادباء ۱۹: ۱۵۴، الاعلام ۷: ۲۷۲]

(۲) محمد بن حسین بن موسیٰ ابوالحسن، الرضی، العلوی، الحسینی، الموسوی۔ ۳۵۹ھ = ۹۷۰ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کی زندگی ہی میں شہرت ملی۔ بہت بڑے شاعر تھے۔ اَن گنت کتابیں لکھیں۔ ۴۰۶ھ = ۱۰۱۵ء کو بغداد میں وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۲: ۲۴۶، الاعلام ۶: ۹۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علوم القرآن باصطلاح متاخرین

علوم القرآن سے متعلق متاخرین علماء نے سابقہ سارے مضامین کو ایک ہی جگہ اکٹھا کر کے اسے علوم القرآن کا نام دیا۔ اس کے مطابق اس فن میں یہ کتابیں شہرت پا گئیں۔

۱- الآمد في علوم القرآن: عبیداللہ بن محمد بن جرو ابوالقاسم اسدی' معتزلی' وفات: ۳۸۷ھ (۱)

۲- البیان في علوم القرآن: فضل بن اسماعیل' تمیمی' جرجانی: وفات: ۴۵۸ھ تقریباً (۲)۔

۳- مقدمة في علوم القرآن: ابن عطیہ اندلسی (۳)۔

یہ مقدمہ مکتبۃ الخانجی مصر نے ۱۳۹۲ھ کو مستشرق آرتھر جیفری کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا تھا اور اب یہ اُن کی تفسیر المُحَرَّرُالوَجِیز کے مقدمۃ کے طور پر شامل اشاعت ہے۔

۴- عجائب علوم القرآن:

جمال الدین ابوالفرَج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد ابن الجوزی' وفات: ۵۹۷ھ

یہ کتاب ۳۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر عبدالفتاح عاشور کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۷ھ = ۱۹۸۶ء کو الزہراء لِلا علام العربی' القاہرة سے چھپ چکی ہے۔

۵- البرهان في علوم القرآن: بدرالدین زرکشی' وفات: ۷۹۴ھ (۴)۔

---

(۱) عبیداللہ بن محمد بن جرد ابوالقاسم اسدی' معتزلی۔ ان کا تعلق موصل سے تھا۔ ذکی' فطین' حاذق' نہایت خوش خط اور صحیح الضبط تھے۔ کئی کتابیں لکھیں جن میں سے ایک کتابُ الآمَد في علوم القرآن ہے' لیکن نہیں معلوم کہ یہ مکمل ہوئی ہے یا نامکمل ہے۔ ۳۸۷ھ = ۹۹۷ء کو وفات پائی۔ [معجم الادباء ۱۲: ۶۳ - ۶۸' الاعلام ۴: ۱۹۷]

(۲) فضل بن اسماعیل' تمیمی' جرجانی ابو عامر۔ قابل ادیب اور فاضل لبیب تھے۔ عبدالقاہر جرجانی نحوی کے شاگرد تھے۔ ۴۵۸ھ میں زندہ تھے' کسی نے اُن کی تاریخ وفات نہیں لکھی لیکن اتنا معلوم ہے کہ عبدالغافر کی زندگی میں وفات پائی تھی۔ [معجم الادباء ۱۶: ۱۹۲' طبقات المفسرین' داوودی ۲: ۳۲' ترجمہ: ۴۰۳]

(۳) عبدالحق بن غالب بن عبدالرحمٰن بن عطیۃ المحاربی [محارب قیس] غرناطی' اندلسی' مفسر اور فقیہ تھے۔ احکام شرعیہ اور حدیث کے ماہر عالم تھے۔ سن پیدائش ۴۸۱ھ = ۱۰۸۸ء ہے۔ ۵۴۲ھ = ۱۱۴۸ء کو لورقۃ میں وفات پائی۔ [بغیۃ الوعاۃ ۲: ۷۳-۷۴' ترجمہ: ۱۴۷۰' الاعلام ۳: ۲۸۲]

(۴) محمد بن بہادر بن عبداللہ زرکشی' ابوعبداللہ بدرالدین' ۷۴۵ھ = ۱۳۴۴ء کو مصر میں پیدا ہوئے۔ ترکی الاصل =

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بدرالدین زرکشی لکھتے ہیں: ومما فاتَ المتقدمين وضعُ كتاب يشملُ على أنواع علومه كما وضع الناس ذلك بالنسبة إلى علم الحديث فاستخرتُ الله تعالى - وله الحمد - في وضع كتاب في ذلك جامعٍ لما تكلم الناس في فنونه، وخاضوا في نكته وعيونه، وضمنتُه من المعاني الأنيقة، والحِكَمِ الرشيقة، مايهز القلوبَ طرباً، ويبهر العقول عجباً، ليكون مفتاحاً لأبوابه، وعنواناً على كتابه، مُعيناً للمفسر على حقائقه، ومطلعاً على بعض أسراره ودقائقه. [البرہان فی علوم القرآن ۱:۹]

''متقدمین نے علوم القرآن پر کوئی کتاب نہیں لکھی لہذا میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اُس کی اِستعانت سے ایک ایسی کتاب تحریر کی جو تمام نکات اور فنونِ قرآن پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب دلوں کو خوشی دیتی ہے اور عقلوں کو حیرت زدہ کرتی ہے۔ مفسرین کے تفسیری کام میں اُن کی مددگار ہے اور اُنھیں کتابِ آسمانی کے اَسرار وحقائق سے آگاہ کرتی ہے۔''

امام زرکشی نے علوم قرآن کی سینتالیس اَنواع بیان کی ہیں اور علومِ قرآن سے مدون اِن فصول کے آغاز میں اس علم کی وضاحت کی ہے اور اس علم میں لکھی جانے والی کتب اور اُن کے مصنفین کا ذکر ایسے عمدہ اور جامع اَنداز میں کی ہے جس سے قاری کا دل خوش ہو جاتا ہے اور قاری کو ایسے مطالب سے آگاہ کرتے ہیں جو کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں۔

۶: مواقع العلوم في مواقع النجوم، ابن بلقینی، وفات: ۸۲۴ھ۔

یہ کتاب ۱۹۴ صفحات پر مشتمل ہے جو ڈاکٹر انور محمود المرسی خطّاب کی تحقیق کے ساتھ ''دار الصحابۃ للتراث، طنطا'' سے شائع ہوگئی ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں۔

۷: الإتقان في علوم القرآن: جلال الدین سیوطی، وفات: ۹۱۱ھ۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین، خضیری، سیوطی، جلال الدین۔ ۸۴۹ھ = ۱۴۴۵ء کو پیدا ہوئے۔ پانچ سال کے تھے کہ والد کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا۔ قاہرہ میں پلے بڑھے۔

...... اور شافعی المسلک فقیہ تھے۔ اصولی عالم تھے۔ کئی فنون میں مفید کتابیں تصنیف کیں۔ مصر میں ۷۹۴ھ = ۱۳۹۲ء کو وفات پائی۔ [الدرر الکامنۃ ۳:۳۹۷، ترجمہ: ۱۰۵۹؛ الاعلام ۶:۶۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالیس سال کی عمر میں دریائے نیل کے روضۃ المقیاس میں عزلت نشین ہوئے اور وہیں اپنی اکثر کتابیں لکھیں۔ امراء اور شرفاء ان سے ملنے وہاں آتے اور وظائف وتحائف پیش کرتے مگر آپ کسی سے ملتے اور نہ وظیفہ یا تحفہ قبول کرتے۔ ۹۱۱ھ = ۱۵۰۵ء کو وفات پائی۔

[شذرات الذہب ۸: ۵۱، الاعلام ۳: ۳۰۱]

حافظ سیوطی نے امام ابن بلقینی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے: فصنَّفتُ في ذلك كتاباً سميته التحبير في علوم التفسير، ضمنته ماذكره البُلقيني من الأنواع مع زيادةٍ مثلها...... فعمل كتابه مواقع العلوم من مواقع النجوم، فنقحه وهذَّبهُ وقسم أنواعه ورتَّبَهُ ولم يُسبَق إلى هذه المرتبة فإنه جعله نيفاً وخمسين منقسمة إلى ستة أقسامٍ، وتكلم في كل نوع منها بالمتين من الكلام ...... فظهر لي استخراج أنواع لم يسبق إليها، وزيادات مهمات لم يستوف الكلام عليها، فجردْتُ الهمَّةَ إلى وضع كتاب في هذا العلم، أجمع به إن شاء اللّٰه تعالى شوارده...... سميته بالتحبير في علوم التفسير. [الاتقان فی علوم القرآن ۱: ۵]

''میں نے بھی اسی ضمن میں ایک کتاب لکھی، جس کا نام التحبير في علوم التفسير رکھا جو امام بلقینی کی کتاب مواقع العلوم من مواقع النجوم کی موضوعات کو سمیٹے ہوئے ہے۔ میں نے اُسی کتاب کی تہذیب، تنقیح اور ترتیب پر کام کیا۔ ایسی کتاب پہلی نہیں لکھی گئی ہے، اس لیے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے موضوعات پر کچھ اہم اضافے کیے جائیں، اس لیے میں نے کمر ہمت باندھی، جس میں اس فن کے شوارِد کو جمع کیا اور میں نے اس کا نام التَّحبِير في علوم التفسير رکھا۔''

حافظ سیوطی نے اس کے بعد الإتقان في علوم القرآن لکھی، جس کی کہانی اُنہوں نے ان الفاظ میں بیان کی ہے: ثم خطر لي بعد ذلك أن أُؤلِّفَ كتاباً مبسوطاً ومجموعاً أسلُكُ فيه طريق الإحصاء وأمشي فيه على منهاج الإستقصاء، هذا كله وأنا أظنُّ أني متفرِّدٌ بذلك غير مسبوق بالخوض في هذه المسالك، فبينا أنا أجيلُ في ذلك فكري أُقَدِّمُ رِجلاً وأُؤَخِّرُ أُخرىٰ إذ بلغني أن الشيخ الإمام بدر الدين محمد بن عبد اللّٰه الزركشي أحد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متأخري أصحابنا الشافعيين ألّفَ كتاباً في ذلك حافلاً يسمى البرهان في علوم القرآن فتطلبته حتى وقفتُ عليه . [الاتقان فی علوم القرآن ۱:۶]

''پھر میرے دل میں آیا کہ میں ایک مبسوط اور جامع کتاب لکھوں' جس میں اس فن کے سارے مسائل کا اِحصاء اور اِستقصاء کیا گیا ہو' اور میرا خیال تھا کہ اس موضوع پر میرے علاوہ کسی اور نے اتنی جامع کتاب نہ لکھی ہو گی اور میں اس باب میں منفرد ہوں گا۔ میں اس فکر کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اس باب میں شش و پنج میں مبتلا تھا کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ امام بدر الدین محمد بن عبداللہ زرکشی نے ۔ جو محقق شافعی عالم ہیں ۔ اس موضوع پر البرہان فی علوم القرآن کے نام سے ایک جامع اور مبسوط کتاب لکھی ہے' میں نے اُسے منگایا اور اُس سے واقفیت حاصل کی۔''

حافظ سیوطی نے اگرچہ اپنی کتاب میں علوم قرآن کے اسّی انواع سے بحث کی ہے' لیکن دونوں کتابوں [البرہان اور الاتقان] کے متون اور مطالب کے تقابل اور جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ سیوطی نے امام زرکشی کا نام لیے بغیر بہت سارے مطالب کو اُن سے اقتباس کیا ہے' اور درحقیقت وہ امام زرکشی سے زیادہ متاثر نظر آتے ہیں۔

۸-:التبیان لبعض المباحث المتعلقة بالقرآن' طاہر الجزائری' وفات: ۱۳۳۸ھ (۱)۔

۹-:مناهل العرفان في علوم القرآن' زُرقانی' وفات: ۱۳۶۷ھ (۲)۔

یہ نہایت مفید اور جامع کتاب ہے۔ عام اور متداول ہے۔

---

(۱) طاہر بن صالح [محمد صالح] بن احمد بن موہوب' سمعونی' الجزائری' دمشقی' دمشق میں ۱۲۶۸ھ = ۱۸۵۲ء کو پیدا ہوئے۔ لغت و ادب کے چوٹی کے علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ الجزائر سے تعلق تھا۔ ۱۳۳۸ھ = ۱۹۲۰ء کو دمشق میں وفات پائی۔ [الاعلام ۳:۲۲۱-۲۲۲]

(۲) محمد عبدالعظیم الزُّرقانی' جامعہ ازہر مصر کے علماء میں سے تھے۔ کلیۃ اصول الدین کے فاضل تھے اور وہیں علوم قرآن مجید اور حدیث کے مدرس مقرر ہوئے۔ تاریخ ولادت معلوم نہ ہو سکی۔ ۱۳۶۷ھ = ۱۹۴۸ء کو قاہرہ میں وفات پائی۔ [الاعلام ۶:۲۱۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰-یتیمة البیان في شيئ من علوم القرآن: محمد یوسف بنوری' وفات: ۱۳۹۷ھ[1]۔
اس کتاب میں دورِ حاضر کے بعض مفسرین کی تفسیری اَغلاط کی نشاندہی کی گئی ہے۔

کچھ اور مصنفین

ذیل میں چند ایسے مصنفین کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنہوں نے علوم القرآن کے نام سے کتابیں لکھیں لیکن یا تو وہ کتابیں زمانے کے دست برد سے محفوظ نہ رہ سکے یا ابھی تک پردۂ خفا میں ہیں۔

ابن المنادی

احمد بن جعفر بن محمد بن عبید اللہ بن یزید ابوالحسین المعروف با بن المنادی۔ ۱۸ ربیع الاول ۲۵۶ھ =۸۷۰ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ تفسیر اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں: کان ثقة أمیناً ثبتاً صدوقاً ورعاً حجة فیما یرویه' محصلاً لما یملیه' صنف کتباً کثیرةً وجمع علوماً جمّةً وما یسمع الناس من مصنّفاته إلّا أقلها وروی عنه المتقدمون وکان صلب الدین' خَشِناً' شَرِسَ الأخلاقِ' فلذلك لم تنتشر الروایة عنه.

[تاریخ بغداد ۴: ۶۹' المنتظم ۱۴: ۶۵' ترجمہ: ۲۴۹۳' تذکرۃ الحفاظ ۳: ۴۹-۵۰' ترجمہ: ۸۲۸]

''ثقہ' مامون' حفظ میں نہایت قوی' نہایت سچے' نہایت متقی' روایت کے اعتبار سے حجت اور اِملاءِ حدیث میں کھرے تھے۔ بکثرت کتابیں لکھیں اور اَن گنت علوم جمع کیے۔ لوگوں کو اُن کی بہت ہی تھوڑی کتابوں کا علم ہے۔ متقدمین علماء نے اُن سے روایات نقل کی ہیں۔ دین کے معاملے میں

(۱) محمد یوسف بنوری۔ ۱۹۰۸ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سید محمد زکریا سے حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند [انڈیا] میں مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری سے دورہ حدیث کی سند لی۔ ۱۹۳۰ء کو پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی سند لی۔ مولانا انور شاہ صاحب کشمیری کی وفات کے بعد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل [سورت انڈیا] کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔ جنوری ۱۹۵۱ء میں پاکستان چلے آئے۔ پہلے ٹنڈو الہ یار [سندھ] اور بعد میں نیو ٹاؤن [حالاً بنوری ٹاؤن کراچی] میں تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے مسئلے پر اُنہوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو وفات پائی۔ [انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا: ۳۰۹-۳۱۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت متصلب [قوی اور بے لچک] تھے۔موٹے جھوٹے پہنا کرتے تھے۔سخت مزاجی اور درشت خوئی کی وجہ سے اُن کی روایات کی کما حقہ اشاعت نہ ہو سکی۔''

حافظ ابن جوزی لکھتے ہیں: وله في علوم القرآن أربعمائة كتاب ونيف وأربعون كتاباً أعرف منها واحداً وعشرين كتاباً أو دونها، وسمعتُ بالباقين، وكان من المصنفين، ولا نجد في كلامه شيئاً من الحشو، بل هو نقي الكلام، وجمع بين الرواية والدراية.

[المنتظم ۱۴:۶۶، البدایۃ والنہایۃ ۱۱:۲۱۰]

''اُنہوں نے علوم قرآن مجید سے متعلق چار سو چالیس کے اوپر کتابیں لکھیں، جن میں سے کچھ کم وبیش اکیس کتابیں میں جانتا ہوں جب کہ میں نے دوسری کتابوں کے بارے میں لوگوں سے سنا ہے۔آپ مصنفین میں سے تھے۔ہمیں اُن کے کلام میں حشو زائد اور فالتو و بے کار چیزیں نہیں ملتیں، بلکہ اُن کا کلام نہایت صاف ستھرا ہے اور آپ نے روایت و درایت کو جمع کیا ہوا تھا۔''

آپ کی وفات ۳۳۶ھ = ۹۴۷ء میں ہوئی۔[المنتظم ۱۴:۶۶، البدایۃ والنہایۃ ۱۱:۲۱۰، الاعلام ۱:۱۰۷]

حسن بن محمد بن حبیب

حسن بن محمد بن حبیب بن ایوب ابوالقاسم نیسابوری، ادیب، واعظ اور مفسر تھے۔کسی زمانے میں ابن کرام [1] کے مذہب پر تھے پھر شافعی مسلک اختیار کیا۔لوگوں نے کثیر تعداد میں اُن کی کتابیں نقل کیں۔وعظ و نصیحت کے دوران نہایت اچھے شعر سناتے تھے۔۴۰۶ھ = ۱۰۱۶ء کو وفات پائی۔

[طبقات المفسرین، داوودی ۱:۱۴۴، الاعلام ۲:۲۱۳]

اُن کی کتاب کا نام التنبیه علی فضل علوم القرآن ہے۔

---

(۱) محمد بن کرام بن عراق بن حزابہ ابوعبداللہ السجستانی، امام الکرامیۃ، بجستان میں پیدا ہوا۔پانچ سال تک مکہ مکرمہ میں رہا۔زاہد و عابد، ربانی اور خاموش طبیعت والا تھا مگر بکثرت واہیات نقل کیا کرتا تھا۔اس نے جویباری کے ساتھ بیٹھ کر لگ بھگ ایک لاکھ احادیث وضع کیں۔۲۵۵ھ = ۸۶۹ء کو وفات پائی۔

[سیر اعلام النبلاء ۱۱:۵۲۳، الاعلام ۷:۱۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوداود سلیمان بن نجاح

سلیمان بن نجاح بن ابی القاسم' اموی بالولاء' اندلسی' ابوداود' تفسیر قرآن مجید کے ماہر عالم تھے۔ ۴۱۳ھ=۱۰۲۲ء کو قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ دانیہ اور بلنسیہ کے سفر کیے۔ ۲۶ کتابیں لکھیں۔ ۴۹۶ھ=۱۱۰۳ء کو وفات پائی۔ [سیر أعلام النبلاء ۱۹: ۱۶۸' الاعلام ۳: ۱۳۷]

حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ اُن کی کتاب البیان في علوم القرآن ۳۰۰ جزؤ میں ہے۔ آپ علم کے دریا تھے۔ [سیر أعلام النبلاء ۱۹: ۱۷۰]

ابو محمد جعفر بن احمد بن سراج

جعفر بن احمد بن حسین السراج القاری البغدادی ابو محمد' ادیب' نحو' لغت اور قراءات کے عالم تھے۔ حافظ حدیث تھے۔ ۴۱۷ھ=۱۰۲۷ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لیے مکہ مکرمہ' شام اور مصر کے سفر کیے۔ ۵۰۰ھ=۱۱۰۶ء کو بغداد میں وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۱: ۳۵۷' الاعلام ۲: ۱۲۱]

انھوں نے رسالة في علوم القرآن کے نام سے کتاب لکھی۔

محمد طاہر پنج پیری

شیخ محمد طاہر بن غلام نبی خان بن آصف خان' پنج پیر ضلع صوابی میں ۱۳۳۵ھ=۱۹۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی اسباق اپنے ہی گاؤں میں شیخ حبیب شاہ سے حاصل کیے' شرح ملا جامی شیخ نعمت اللہ سے موضع مانکی میں پڑھی۔ مختصر المعانی کے درس مکھڈ میں شیخ محمد شاہ سے حاصل کیے۔ مکھڈ ہی میں کسی طالبِ علم نے مولانا شیخ حسین علی کے بارے میں بتایا۔ ۱۹۳۲ میں اُن سے استفادہ کیا۔ مولانا شیخ حسین علی سے آپ نے ترجمہ وتفسیر قرآن کے علاوہ تفسیر جلالین اور مشکوٰۃ المصابیح بھی پڑھ لیے۔ ۱۹۳۳م میں شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی کے ہاں دورہ حدیث کے اسباق پڑھے' پھر مولانا شیخ حسین علی سے صحاح دوبارہ پڑھ لیے۔ ۱۹۳۴ میں ایشیا کے عظیم دینی ادارے دار العلوم دیوبند میں داخلہ لے کر علم ادب' منطق اور صحیح مسلم پڑھ لیے۔ آپ ۲۹- جمادی الثانیة ۱۴۰۷ھ=۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو وفات پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علوم قرآن مجید سے متعلق اُن کی کتاب العرفان في أصول القرآن ہے۔

سید عبدالسلام رستمی

سید عبدالسلام بن عبدالرءوف قصبہ رستم، ضلع مردان میں ۱۳۵۵ھ = ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی علوم مولوی عبدالرب سکنہ شہباز گڑھی، مولوی عبدالرزاق سکنہ ادینہ، ضلع صوابی، مولوی محب اللہ کوہستانی اور مولوی محمد میاں گل جان دیوبندی من تلامذہ شاہ انور شاہ کشمیری سکنہ گڑیالہ، ضلع مردان [وفات:۲-جولائی ۱۹۸۸ء] سے حاصل کیے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، مؤطا امام مالک اور سنن اربعہ مولوی فضل قدیم سکنہ کھڈی، مولوی عبدالشکور صاحب کیمبل پوری اور شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمبل پوری [وفات :۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء] سے جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ میں ۵۸-۱۹۵۷ میں پڑھے۔

قرآن کریم کا تفسیر و ترجمہ اِن اساتذہ سے پڑھا:

- شیخ القرآن مولانا عبدالہادی صاحب سکنہ شاہ منصور ضلع صوابی [وفات:۱۹۸۷ء]
- شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب [وفات:۲۶-مئی ۱۹۸۰ء] سے اپریل ۱۹۵۷ء میں دارالعلوم تعلیم القرآن پرانا قلعہ راولپنڈی میں۔
- شیخ القرآن مولانا محمد طاہر صاحب سکنہ پنج پیر ضلع صوابی [وفات:۳۰-مارچ ۱۹۸۷ء] سے مارچ ۱۹۶۰ء میں۔

۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ = ۱۷ نومبر ۲۰۱۴ء کو وفات پا گئے۔ جنازہ بڈھ بیر، پشاور میں ادا کیا گیا اور وہیں دفن ہوئے۔ علوم قرآن مجید سے متعلق اُن کی کتابیں یہ ہیں۔

- تنشيط الأذهان في أصول تفسير القرآن
- الموسوعة القرآنية [عربی]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:۲

تعارف قرآن مجید

[۱] قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے۔لوح محفوظ میں محفوظ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان دنیا کے بیت العزۃ میں یک بارگی نازل فرمایا۔سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أنزل القرآن جملةً واحدةً في ليلة القدر إلى السّماء الدنيا و كان بموقع النجوم' و كان الله ينزله على رسوله ﷺ بعضه في إثر بعضٍ. [مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵:۵۲۸' حدیث:۳۰۸۱۶' المستدرک ۲:۲۲۲' دلائل النبوۃ' بیہقی ۷:۱۳۱' شعب الایمان' بیہقی ۳:۳۲۰' روایت:۳۶۵۹]

''قرآن مجید لیلۃ القدر میں یک بارگی آسمانِ دُنیا میں نازل کیا گیا' وہاں سے تھوڑا تھوڑا وقفہ سے رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوتا رہا۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔[فتح الباری ۹:۴]

[۲] بیت العزۃ سے اس کا نزول ابھی شروع نہیں ہوا تھا کہ آسمان کے راستوں کی ناکہ بندی کر دی گئی' وہاں سخت جنگی پہرے لگا دیے گئے تاکہ کوئی جنی شیطان ''وحی'' میں کوئی گڑبڑ نہ کر سکے' چنانچہ جِنات کا بیان قرآن مجید نے اس طرح نقل کیا ہے:

وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۝ وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْلَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ [سورۃ الجن ۷۲:۸-۹]

''اور ہم نے آسمان کو [جاکر] ٹٹولا [تو] دیکھا کہ وہ تو زبردست پہروں اور [آگ کے] شعلوں سے بھرا ہوا ہے اور پہلے تو یہ تھا کہ [فرشتوں کی باتیں] سننے کے لیے ہم آسمان میں کئی ٹھکانوں میں بیٹھا کرتے تھے'اب تو جو کوئی سننے جائے' تو ایک شعلہ اپنے لیے تیار پائے۔''

[۳] وحی کے لیے جس مَلَك [فرشتہ] کا انتخاب کیا گیا' وہ بڑا زبردست' طاقتور اور بڑا امین ہے:

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝

[سورۃ التکویر ۸۱:۱۹-۲۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنھیں رُوْحُ الأمین [سورۃ الشعراء ۲۶:۱۹۳] اور رُوْحُ الْقُدُسِ [سورۃ النحل ۱۶:۱۰۲] جیسے القاب سے نوازا گیا ہے' جن کا اسم گرامی جبرئیل ہے۔[سورۃ البقرۃ ۲:۹۷]

[۴] ''وحی'' لاتے وقت اس قوی ترین اور امانت دار جبریل علیہ السلام کو تنہا نہیں چھوڑا گیا' بلکہ اس کے آگے اور پیچھے فرشتوں کا زبردست پہرا لگا دیا گیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ شیاطین اس کا کوئی حصہ اُچک کر کاہنوں تک پہنچا دیں: فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ ۝ [سورۃ الجن ۷۲:۲۷]

''تو وہ اُس کے آگے اور پیچھے [ملائکہ کا] پہرا لگا دیتا ہے' اس لیے کہ وہ [نبی اور رسول] جان لے کہ ملائکہ نے اپنے رب کا پیغام پورا پورا پہنچا دیا ہے۔''

[۵] جس رسول پر قرآن مجید اُتارا گیا وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ. [سورۃ البقرۃ ۲:۲۳]

''اور اگر تم اُس چیز کی جانب سے شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اُتاری ہے تو اُس کے مانند کوئی سورۃ لاؤ۔''

جن کا نام نامی اور اسم گرامی سیدنا محمد ﷺ تھا: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ. [سورۃ محمد ۴۷:۲]

''اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے عمل کیے اور اُس چیز پر ایمان لائے جو محمد [ﷺ] پر نازل کی گئی اور وہی حق ہے اُن کے رب کی جانب سے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے اُن کی برائیاں دور کر دیں اور اُن کا حال سنوار دیا۔''

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جو منبع کلام [یعنی اللہ تعالیٰ] اس کے لانے والے پیغمبر [یعنی سیدنا جبرئیل علیہ السلام] اور جس پر نازل ہوا ہے [یعنی سیدنا محمد ﷺ] کے نام کئی کئی بار لے کر وضاحت کرتا ہے کہ یہ زندہ جاوید کتاب ہے' جس کی مثال پیش کرنے سے مخلوق قاصر ہے۔ برخلاف دوسری کتابوں کے جیسے تالمود' بائبل اور وید! کہ ان میں کہیں بھی اِن تین باتوں میں سے کسی ایک کی بھی وضاحت موجود نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۶]قرآن مجید بائیس سال، دو ماہ اور بائیس دن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوتا رہا۔

[تعارف قرآن:۱۹]

نازل کرنے والا کون؟

۞ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ. [سورۃ ہود ۱۱:۱]

''یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور حکیم و خبیر کی طرف سے بتفصیل بیان کر دی گئی ہے۔''

۞ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۞ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۞

[سورۃ طٰہٰ ۲۰:۴-۵]

''یہ اس ذات کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمان بنائے۔ رحمٰن جس نے عرش پر استواء کیا ہے۔''

۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

[سورۃ الزمر ۳۹:۱، سورۃ الجاثیۃ ۴۵:۲، سورۃ الاحقاف ۴۶:۲]

''اس کتاب کا اتارا جانا اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔''

۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ. [سورۃ المؤمن ۴۰:۲]

''اس کتاب کا اتارا جانا اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور خوب جاننے والا ہے۔''

۞ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. [سورۃ حم السجدۃ ۴۱:۲]

''یہ کتاب رحمان و رحیم [کی طرف] سے اتری ہے۔''

۞ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ. [سورۃ حم السجدۃ ۴۱:۲]

''یہ کتاب حکمت والے اور خوبیوں والے [کی طرف] سے ہے۔''

عربی میں ایک مشہور مثل ہے: ''كلام الملوك ملوك الكلام'' فارسی میں کہتے ہیں: ''سخنِ بادشاہ بادشاہِ سخن'' [بادشاہوں کی باتیں، باتوں کی بادشاہ ہوتی ہیں] قرآن مجید اس شہنشاہِ حقیقی اور ملک الملکوتِ عالم کا کلام ہے جس نے کلام کو پیدا کیا اور گوشت کے ٹکڑے کو بولنا، ہڈی کو آواز کا سننا اور عصبات کو اس کا سمجھنا سکھلایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض عیسائی مصنف جو تحقیق کے پردے میں تعصب کو چھپائے رکھتے ہیں' قرآن مجید کی بہت سی خوبیوں کو تسلیم کرنے کے بعد قرآن مجید کو کلامِ محمد ﷺ بتاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ:

[۱] کیا قرآن مجید جیسی کتاب کا مصنف کہلانا بجائے خود ایک اعلیٰ عزت نہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ محمد ﷺ نے ایسے اعلیٰ کتاب کے مصنف ہونے کی عزت سے اپنے آپ کو محروم رکھا؟

[۲] کیا قرآن مجید جیسی کتاب کا مصنف جھوٹ جیسی رذیل صفت سے آلودہ ہوسکتا ہے؟ کیا وہ کتاب جس نے لاکھوں کو صداقت سکھلائی اور جس نے گنتی کے سالوں میں عرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی' اور وہ کتاب جس نے حی وقیوم ہستی کا اعتقاد دلوں میں قائم کر کے کروڑوں بنی آدم کو حیاتِ جاوید سے بہرہ اندوز کر دیا کیا ایسے دل' ایسی زبان اور ایسی مُنہ سے نکل سکتی ہے جو خود صادق نہ ہو؟ تمام دنیا کے منصفین و مصنّفین کا رویہ ہماری تائید میں ہے اور فلسفہ فطرتِ انسانیہ اس صداقت کا مصدق ہے کہ قرآن مجید کسی کی تصنیف نہیں' نہ اس کا کوئی مصنف ہے بلکہ یہ اللہ رحمان ورحیم کا کلام ہے۔

دعویٰ ہے کہ وید بھی بھگوان نے اتارے مگر ثبوت نہیں اور وید خاموش ہے۔ ویدوں نے مثلِ آفتاب کبھی تمام دنیا پر جلوہ گری نہیں کی۔ دلہنوں کی طرح برہمنوں کی جھونپڑیوں سے کبھی باہر قدم نہیں رکھا اس لیے خود غرض اور دنیا طلب برہمنوں نے اس کے معانی اور مطالب کو جیسے چاہا بدلا' چنانچہ موجود وید سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

مُنوسمرتی کے مترجم نے جا بجا شلوکوں پر نوٹ لکھا کہ یہ شلوک باگیوں [باغیوں] کے ملے ہوئے ہیں۔

لانے والا کون؟

[۱] اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ۝ ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ ۝

[سورۃ التکویر ۸۱:۱۹-۲۱]

''بے شک یہ قرآن فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے جو صاحبِ قوت' مالکِ عرش کے ہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونچے درجے والا' سردار اور امانت دار ہے۔"

[۲] عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ. [سورۃ النجم ۵۳: ۵-۶]

"اس کو نہایت قوت والے' طاقت ور نے سکھلایا۔"

[۳] نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ. [سورۃ الشعراء ۲۶: ۱۹۳-۱۹۴]

"اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے [اُس نے] تمھارے دِل پر [اِلقاء کیا]۔"

[۴] قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ. [سورۃ النحل ۱۶: ۱۰۲]

"کہہ دو کہ اس کو روح القدس تمھارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ لے کر نازل ہوا ہے۔"

[۵] قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ. [سورۃ البقرۃ ۲: ۹۷]

"کہہ دو کہ جو شخص جبریل [علیہ السلام] کا دشمن ہو [اس کو غصے میں مر جانا چاہیے] اس نے تو [یہ کتاب] اللہ کے حکم سے تمھارے دل پر نازل کی ہے۔"

سر سید احمد خان صاحب K.C.S.I,K,L,L,D (۱) لکھتے ہیں:

"خدا اور پیغمبر میں کوئی واسطہ نہیں ہے۔ خود خدا ہی پیغمبر کے دل میں وحی جمع کرتا ہے' وہی

(۱) آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان بن متقی بن ہادی بن عماد بن برہان' ۵ ذی الحجہ ۱۲۳۲ھ = ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ باپ کی طرف سے حسینی سید ہیں اُن کا سلسلہ نسب ۲۶ واسطوں سے رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے' اُن کا رنگ سرخ و سفید' پیشانی بلند' سر بڑا اور موزوں' بھویں جدا جدا' آنکھیں روشن' نہ چھوٹی نہ بڑی' ناک نسبتاً چہرے کی شان کے مقابلے میں کس قدر چھوٹی' کان لمبے لمبے' گلے میں دائیں جانب رسولی جو ہمیشہ داڑھی میں چھپی رہتی تھی۔ [حیات جاوید: ۵-۶' ۵۰' خواجہ الطاف حسین حالی' شاہ کار فاونڈیشن' کراچی]

مولانا عبدالحی حسنی لکھتے ہیں: وہ باقاعدہ عالم دین نہیں تھے اور نہ علوم و فنون سے اُن کا کوئی واسطہ رہا ہے' جو شخص ان کی کتابوں کا مطالعہ کرے گا اُسے یہ بخوبی معلوم ہوگا کہ وہ بہت بڑی عقل سے نوازے گئے تھے' لیکن وہ نہایت قلیل العلم اور نہایت قلیل العمل تھے۔ صوم و صلاۃ کے قطعاً عادی و پابند نہیں تھے۔ اوائل میں نقش بندیوں سے تعلق تھا جو صوفیوں کا ایک گروپ ہے' پھر سید احمد شہید بریلوی کے گروپ سے وابستہ ہوئے' پھر تحقیق و اجتہاد کا دعویٰ کیا اور قرآن کی ایسی تفسیر کرنے لگے جس کے باعث لوگ اُن کو کافر کہنے لگے۔ [نزہۃ الخواطر ۸: ۳۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا ہے، وہی مطلب بتاتا ہے اور یہ سب کام اُسی فطری قوتِ نبوت کے ہیں جو خدا تعالیٰ نے مثل دیگر قوائے انسانی کے انبیاء میں بمقتضائے اُن کی فطرت کے پیدا کی ہے اور وہی قوت ناموسِ اکبر ہے اور وہی قوت جبرئیل پیغامبر۔''

[تفسیر القرآن ۱: ۹۵' بذیل: وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا]

یہ بالکل غلط ہے' اس لیے کہ سرسید صاحب نے اس نظریہ پر کوئی دلیل پیش نہیں فرمائی۔ نیز سابقہ کتابوں میں اس فرشتہ کا بار بار ذکر موجود ہے۔ دیکھیے سموئیل ۲۴: ۱۶-۱۷۔

یہ الگ بات ہے کہ وہ انھیں غضب کا فرشتہ تصور کرتے ہیں۔ علمائے یہود بھی سموئیل کی عبارت سے مراد سیدنا جبرئیل علیہ السلام ہی لیتے ہیں' چنانچہ لکھا ہے کہ:

''آج بھی یہود جبرئیل [علیہ السلام] کو میکائیل [علیہ السلام] کا ہم سر اور ہم پلہ نہیں کہتے' بلکہ کم تر سمجھتے ہیں۔'' [جیوش انسائیکلو پیڈیا ۵: ۵۴۱]

سرسید احمد خان صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ: ''جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے' اُن کا کوئی اصل وجود نہیں ہو سکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتوں کے ظہور کو اور اُن قُویٰ کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کیے ہیں۔ مَلَک یا ملائکہ کہا ہے' جن میں ایک شیطان بھی ہے۔ پہاڑوں کی صلابت' پانی کی رقت' درختوں کی قوت نمو' برق کی قوتِ جذب و دفع' غرض یہ کہ تمام قُویٰ جن سے مخلوقات موجود ہوئی ہیں اور جو مخلوقات میں ہیں' وہی ملائک و ملائکہ ہیں' جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ انسان ایک مجموعہ قوائے ملکوتی اور قوائے بہیمیہ کا ہے اور دونوں قوتوں کی بے انتہا ذریت ہیں' جو ہر ایک قسم کی نیکی اور بدی میں ظاہر ہوتی ہیں اور وہی انسان کے فرشتے اور اُن کی ذُرِّیَّات ہیں۔'' [تفسیر القرآن ۱: ۱۷' بذیل: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً]

لیکن یہ باتیں قطعاً غلط اور بے بنیاد ہیں' اس لیے کہ:

- قرآن کریم کی تصریح کے مطابق ''ابلیس'' جنات میں تھا اور فرشتہ نہیں تھا۔

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ.

[سورۃ الکہف ۱۸: ۵۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ جِنَّات میں سے تھا' سو اپنے پروردگار کے حکم سے نافرمانی کر بیٹھا' سو کیا پھر بھی تم اس کو اور اُس کی اولاد [اور چیلے چانٹوں] کو دوست بناتے ہو مجھ کو چھوڑ کر؟ حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں۔''

قاضی بیضاوی (۱) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: والفاءُ للسبب' وفيه دليلٌ على أن المَلَك لايعصي البتة' وإنما عَصَى إبليس لأنه كان جِنِيًّا في أصله. [تفسیر بیضاوی ۳:۲۸۴]

''فَفَسَقَ میں ''فا'' سببیہ ہے' یعنی جن ہونے کی بنا پر تو اُس نے سرکشی کی۔ فرشتہ ہونا تو اس سے عصیان ممکن ہی کیونکر تھا؟''

اس مضمون کو امام ابوحیان (۲) نے ان الفاظ میں لکھا ہے: والفاءُ للتسبيب أيضًا' جعل كونه من الجن سببًا في فسقه يعني: أنه لو كان ملكًا كسائر مَن سجد لآدم عليه السلام لم يفسق عن أمر الله' لأن الملئكة معصومون البتة لايجوز عليهم مايجوز على الجن والإنس.

[البحر المحیط ۶:۱۳۶]

''فاء' سبب کی ہے' یعنی ابلیس کا جنات میں سے ہونا اُس کی نافرمانی کا سبب بنا' جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اُن ملائکہ کی جنس میں سے ہوتا جنھوں نے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا تو وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی اور نافرمانی نہ کرتا اس لیے کہ ملائکہ معصوم ہوتے ہیں اور وہ اُن جرائم کا ارتکاب نہیں کر سکتے جن کا ارتکاب انسان اور جنات کرتے ہیں۔''

---

(۱) عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی' شیرازی' ابوسعید' بیضاوی' قاضی [Judge] مفسر تھے۔ فارس کے شہر شیراز کے قریبی گاؤں ''بیضاء'' میں پیدا ہوئے۔ عرصہ تک شیراز کے قاضی رہے ہیں۔ تبریز میں ۶۸۵ھ = ۱۲۸۶ء کو وفات پائی۔ [طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۵:۵۹' الاعلام ۴:۱۱۰]

ان کی تفسیر ''زمخشری'' کی تفسیر کا خلاصہ ہے' اس لیے بعض دفعہ زمخشری کی طرح اعتزال کے شکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً تفسیر سورۃ البقرۃ ۲:۲۷۵ کے تحت دونوں تفاسیر کا مطالعہ فرمائیں۔ حقیقت آشکارا ہو جائے گی۔

(۲) محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان' اثیر الدین' ابوحیان' غرناطی' اندلسی' غرناطہ کے اطراف میں ۶۵۴ھ = ۱۲۵۶ء کو پیدا ہوئے۔ مالقہ منتقل ہوئے۔ کہیں ایک جگہ ٹک نہ سکے' آخر میں قاہرہ میں رہائش اختیار کی جہاں ۷۴۵ھ = ۱۳۴۴ء کو وفات پائی۔ اپنے دور میں عربیت' تفسیر' حدیث' تراجم اور لغات کے امام رہے ہیں۔

[الدرر الکامنۃ ۴:۳۰۲' الاعلام ۷:۱۵۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ سورۃ الکہف کی اس آیت میں یہ واضح ثبوت بھی ہے کہ ابلیس کی ذریت ہوتی ہے' جب کہ ملائکہ کی ذریت نہیں ہوتی' اس لیے کہ ذریت مرد و زن کے اختلاط سے حاصل ہوتی ہے اور ملائکہ میں کوئی مؤنث نہیں' چنانچہ ارشاد ہے:

وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ. [سورۃ الزخرف ۴۳:۱۹]

''انھوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں۔ عورت قرار دے رکھا ہے' تو کیا یہ اُن کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟''

۞ ملائکہ کا وجودِ اصلی قرآن کریم سے ثابت ہے' جیسا کہ ارشاد ہے کہ:

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ. [سورۃ الحج ۲۲:۷۵]

''اللہ تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے پیغام پہنچانے والے چھانٹ لیتے ہیں۔''

یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ. [سورۃ فاطر ۳۵:۱]

''صفاتِ الوہیت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں' جس نے آسمان بنا کھڑے کیے' جس نے فرشتوں کو پیغام لانے والا ٹھہرایا' جن کے دو دو' تین تین اور چار چار پر ہیں۔''

سر سید احمد خان صاحب کی تحریف سے مجھے بے اختیار فرقہ باطنیہ کا مشہور لیڈر عبید اللہ بن حسن قیروانی [1] یاد آ رہا ہے' جس نے اپنے ایک پیرو سلیمان بن الحسن کو لکھا تھا:

إني أوصيك بتشكيك الناس في القرآن و التوراة و الزبور و الإنجيل' و بدعوتهم إلى إبطال الشرائع' و إلى إبطال المعاد و النشور من القبور' و إبطال الملئكة في السماء' و

(۱) مہدی ابو محمد عبید اللہ بن حسن بن علی' فاطمی خلفائے باطنیہ عبیدیہ کا والد تھا۔ سیدنا جعفر صادق رحمہ اللہ کی اولاد میں سے نہیں تھا' ویسے اُن کی اولاد میں سے ہونے کا مدعی بن بیٹھا۔ اس نے اپنے داعی اطرافِ یمن اور مغرب میں پھیلائے تھے' اُس کے اِقتدار کا زمانہ بیس سال سے زیادہ ہے۔ ربیع الاول ۳۲۲ھ کو مہدیہ میں دنیا سے چل چل بسا۔

[وفیات الاعیان ۳:۱۱۷' ترجمہ: ۳۵۷' الکامل فی التاریخ' ابن اثیر ۸:۲۸۴' العبر ۳:۱۶' البدایۃ والنہایۃ ۱۱:۱۷۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إبطال الجن في الأرض، وأوصيك بأن تدعوهم إلى القول بأنه قد كان قبل آدم بَشَرٌ كثيرٌ، فإنّ ذلك عَوْنٌ لك على القول بقِدَمِ العالَم. [الفرق بين الفرق:۲۹۶]

''میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ لوگوں کو قرآن، تورات، زبور، انجیل اور قرآن کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار بناؤ۔ انھیں تمام شرعی قوانین کے باطل ہونے کی طرف دعوت دو اور آخرت، حشر ونشر، آسمان میں ملائکہ اور زمین میں جنّات کے تصور کو مٹاؤ۔ نیز میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ لوگوں کو اس اعتقاد کی طرف دعوت دو کہ آدم علیہ السلام سے پہلے بھی بہت سے انسان ہو چکے ہیں، اس لیے کہ یہ اعتقاد دنیا کو غیر فانی ثابت کرنے میں تمھارا معاون ومددگار رہوگا۔''

کس پر نازل ہوا؟

۞ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ. [سورۃ البقرۃ ۲:۲۳]

''اور اگر تم کو اس [کتاب] میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے کچھ شک ہو تو اس طرح کی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ۔''

۞ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ. [سورۃ النساء ۴:۱۰۵]

''ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کی ہدایات کے مطابق لوگوں کے مقدمات فیصل کرو۔''

۞ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ.

[سورۃ الاعراف ۷:۲]

''یہ کتاب جو تم پر نازل ہوئی ہے اس سے آپ کو تنگ دل نہیں ہونا چاہیے [یہ نازل] اس لیے [ہوئی ہے] کہ تم اس کے ذریعے [لوگوں کو] تنبیہ کرو اور [یہ] کہ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے۔''

۞ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ. [سورۃ محمد ۴۷:۲]

''اور جو لوگ ایمان لائے، اور انھوں نے اچھے عمل کیے، اور اُس چیز پر ایمان لائے جو محمد [ﷺ] پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل کی گئی اور وہی حق ہے اُن کے رب کی جانب سے۔ اللہ نے اُن سے اُن کی برائیاں دُور کر دیں اور اُن کا حال سنوار دیا۔''

تاریخ نزول قرآن

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: النُّزُولُ في الأصل: هو انحِطاطٌ من عُلُوٍّ. [المفردات: ۴۸۸]

''اصل میں نُزُول کے معنی بلند جگہ سے نیچے اترنے کے ہیں۔''

نزول کے حروف اصلیہ ن-ز-ل ہیں، جو مختلف ابواب میں مختلف معانی کے لیے مستعمل ہے۔

- ثلاثی مجرد کے باب نَزَلَ یَنزِلُ نُزُولاً سے اس کے معنی: اترنے، ٹھہرنے اور قیام کرنے کے ہیں، اس معنی کی مثال اس آیت میں ہے:

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ. [سورۃ ق ۵۰:۹]

''اور ہم نے آسمان [یعنی: بادلوں] سے بابرکت پانی برسایا جس سے ہم نے باغ بھی اُگائے اور کاٹی جانے والی فصلیں بھی۔''

پانی ایک لطیف جسم ہے جو بادلوں سے حقیقی معنوں میں نازل ہوتا ہے۔

- ان ہی حروف سے باب اِفعال میں: أَنزَلَ-یُنزِلُ-إِنزَالاً کے معنی: تدریج کے ساتھ بالاقساط اُتارنے کے ہیں، اس معنیٰ سے یہ اس آیت میں وارد ہوا ہے:

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ. [سورۃ المؤمنون ۲۳:۲۹]

''اور دعا کرو کہ اے رب! تو مجھے اُتار مبارک اُتارنا اور تو بہترین اُتارنے والا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں ''اوپر سے نیچے اُتارنا'' مراد نہیں بلکہ ٹھہرنا اور بسانا ہی مراد ہے۔ عربی لغت کے چوٹی کے علماء نے لکھا ہے کہ تَنَزَّلَ، أَنزَلَ، نَزَّلَ اور اِستَنزَلَ چاروں کے بنیادی معنی ایک ہیں۔

[لسان العرب ۱۴:۱۱۱، القاموس المحیط ۲:۱۴۰۲]

البتہ تنزیل کا لفظ ترتیب کے ساتھ یکے بعد دیگرے اترنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور تنزُّل کا لفظ وقفے کے ساتھ اترنے کے لیے مستعمل ہے۔ علمائے لغت نے لکھا ہے:

وَالتَّنَزُّلُ: النُّزُولُ في مهلةٍ. [الصحاح ۵:۱۸۲۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تَنَزُّل کالفظ وقفے کے ساتھ اترنے کے لیے آتا ہے۔''

وَتَنَزَّلَ: نَزَلَ فِي مُهْلَةٍ. [القاموس المحیط ۲:۱۴۰۲]

''تَنَزَّلَ کے معنی وقفے کے ساتھ اُترنے کے لیے آتا ہے۔''

جب کہ اِنْزَال کالفظ عام ہے یک بارگی نزول کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور تدریجی نزول کے لیے بھی۔ امام راغب کہتے ہیں کہ اِنْزَال اور تَنْزِیْل کے مابین عموم وخصوص کا فرق ہے۔ تَنْزِیْل کا لفظ تدریجی نزول کے لیے مستعمل ہے' لیکن اِنزَال کالفظ عام ہے:

- یک بارگی نزول کے لیے بھی آتا ہے' مثلاً اس آیت میں: اِنَّامُنْزِلُوْنَ عَلٰی اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًامِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ. [سورۃ العنکبوت ۲۹:۳۴]

''ہم اِس بستی والوں پر، ان کی نافرمانیوں کی پاداش میں، آسمان سے ایک آفت اُتارنے والے ہیں۔''

ظاہر ہے کہ بستی والوں پر عذاب دَفْعَةً وَّاحِدَةً [یک بارگی] نازل ہوا تھا۔

- اور تدریجاً نزول کے لیے بھی آتا ہے' جیسا کہ اس آیت میں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا. [سورۃ الکہف ۱۸:۱]

''شکر کا مستحق وہی اللہ ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اُتاری اور اس میں کوئی کج پیچ نہیں رکھا۔''

اس آیت میں دَفْعَةً وَّاحِدَةً [یک بارگی] نزول کا معنی نہیں بن سکتا اس لیے کہ پورا قرآن مجید رسول اللہ ﷺ پر تقریباً ۲۳ سال میں نازل ہوا تھا۔

۞ یہ ساری بحث امام راغب اصفہانی کی المفردات فی غریب القرآن: ۴۸۸-۴۹۰ میں پڑھی جاسکتی ہے۔

قرآن مجید کے تنزلاتِ ثلاثہ

۱: لوحِ محفوظ پر قرآن مجید کا نزول

سب سے پہلے قرآن مجید کو لوحِ محفوظ میں محفوظ کیا گیا۔ قرآن مجید میں ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ. [سورۃ البروج ۸۵:۲۱-۲۲]

"[یہ جھٹلانے کی چیز نہیں] بلکہ یہ بڑے مرتبہ کا کلام ہے۔ یہ لوحِ محفوظ کے اندر ہے۔"

یعنی یہ قرآن مجید شاعروں اور کاہنوں کے کلام کی طرح کی کوئی ہوائی چیز نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نازِل کردہ وحی ہے اور اس کا منبع لوحِ محفوظ ہے جس تک کسی جن وانس کی رسائی نہیں ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہے: اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿﴾

[سورۃ الواقعۃ ۵۶:۷۷-۷۹]

"بے شک یہ ایک باعزت قرآن ہے، ایک محفوظ کتاب میں، اس کو صرف پاکیزہ ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔"

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے پاس ایک محفوظ کتاب میں ہے جس تک اس کے پاک فرشتوں کے سوا کسی کی بھی رسائی نہیں۔ وہی اس کو ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ انس وجن اس کے قریب بھی نہیں جا سکتے۔

۲: بیت العزۃ پر قرآن مجید کا نزول

عطیہ بن الاسود(۱) نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا کہ جب قرآن مجید ۲۳ سالوں میں نازل ہوتا رہا تو پھر رمضان کی ایک ہی رات میں نازل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: إنما نزل في رمضان، وفي ليلة القدر، وفي ليلة مباركةٍ جملةً واحدةً، ثم أنزل على مواقع النجوم. [تفسیر ابن ابی حاتم ۱:۳۱۰-۳۱۱، حدیث: ۱۶۵۰، تفسیر ابن جریر ۲:۱۵۱، فقرہ: ۲۸۲۹، تفسیر الامام الطبرانی ۱:۳۰۵-۳۰۶، بذیل تفسیر سورۃ البقرۃ ۲:۱۸۵، فتح القدیر ۱:۱۷۹، حدیث: ۱۶۹۷]

---

(۱) عطیہ بن الاسود الیمامی، الحنفی، بنو حنیفہ میں سے اور خوارج کے علماء و امراء میں سے تھا۔ نافع بن ازرق کے ساتھیوں میں سے تھا لیکن جب اُس نے "القعدۃ" کی تکفیر کی تو اُس سے الگ ہوا اور نجدۃ بن عامر کے ہاتھ پر بیعت کی پھر اُس سے جدائی اختیار کی جس کی وجہ یہ ہوئی کہ نجدۃ کا خیال یہ تھا کہ جو لوگ جہل کی وجہ سے شریعت کے مخالف ہیں وہ معذور ہیں، اُس سے جدائی کے بعد ابو فدیک -عبداللہ بن ثور سے جو بھی خارجی تھا-] ملا کچھ عرصہ بعد اُس سے بھی جدائی اختیار کی، جس کی وجہ سے خوارج دو بڑے گروہوں میں تقسیم ہوئے: فدیکیہ وعطویہ۔ عطیہ بجستان چلا گیا، اس کی پیروی میں بجستان، خراسان، کرمان اور قہستان کے سارے خوارج عطویہ بنے۔ ۷۵ھ = ۶۹۵ء میں وفات پائی۔ [الملل والنحل: ۹۶، الاعلام ۴:۲۳۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قرآن مجید رمضان کے لیلۃ القدر اور لیلۃ مبارکۃ میں یک بارگی نازل ہوا پھر تھوڑا تھوڑا کر کے رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوتا رہا۔''

دوسری روایت میں ہے: فُصِلَ القرآنُ من الذِّکرِ فوُضِعَ في بیتِ العِزَّةَ في السماء الدنیا فجعل جبریل علیہ السلام ینزل علی النبي ﷺ یُرَتِّلُهٗ ترتیلاً.

[سنن النسائی الکبری ۵: ۷، کتاب فضائل القرآن [۷۵] باب کیف بین نزل اول القرآن و بین آخره [۶] حدیث: ۷۹۹۱، معجم کبیر ۱۲: ۲۶، حدیث: ۱۲۳۸۱]

''قرآن مجید کو ذکر [یعنی لوح محفوظ] سے الگ کر کے آسمان کے بیت العزۃ میں رکھا گیا جہاں سے سیدنا جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ پر تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرتے رہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: وفي أخری صحیحة لابن أبي شیبة والحاکم: وُضِعَ في بیت العزة في السماء الدنیا فجعل جبریل علیہ السلام ینزل به علی النبي ﷺ وإسناده صحیح وما تَقَدَّمَ أنه نزل جملةً واحدةً من اللوح المحفوظ إلی السماء الدنیا ثم أنزل بعد ذلك مُفَرَّقاً هو الصحیح المعتمد. [فتح الباری ۹: ۴]

''اور ایک دوسری صحیح حدیث میں ہے جسے ابن ابی شیبۃ نے [المصنف ۱۵: ۵۲۷-۵۲۸، حدیث: ۳۰۸۱۶] اور حاکم [(۱)] نے [مستدرک ۲: ۲۲۲ میں] نقل کیا ہے کہ قرآن مجید کو آسمانِ دنیا کے بیت العزۃ میں رکھا گیا جہاں سے جبریل علیہ السلام نے قرآن مجید کو تھوڑا تھوڑا کر کے رسول اللہ ﷺ پر نازِل کیا۔ اس روایت کی سند صحیح ہے اور جو بات پہلے گزر گئی ہے کہ سارا کا سارا قرآن مجید لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا میں یک بارگی نازل ہوا اور وہاں سے تھوڑا تھوڑا کر کے متفرق طور پر نازل ہوتا رہا۔ صحیح اور معتمد قول یہی ہے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ موقوف صحیح روایت حکماً مرفوع ہے اس لیے کہ آسمانِ دنیا پر قرآن مجید کا

(۱) محمد بن عبداللہ بن حمدویہ بن نعیم، ابوعبداللہ، حاکم نیشاپوری، نیشاپور میں ۳۲۱ھ=۹۳۳ء کو پیدا ہوئے۔ حافظ حدیث تھے۔ ۳۴۱ھ کو عراق گئے اور اسی سال فریضہ حج ادا کیا۔ ۳۵۹ھ کو نیشاپور کے قاضی مقرر ہوئے اور اسی وجہ سے حاکم لقب پڑ گیا، ان کی اکثر تصانیف حدیث اور علومِ حدیث سے متعلق ہیں۔ نیشاپور ہی میں ۴۰۵ھ=۱۰۱۴ء کو وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۵: ۴۷۳، الاعلام ۶: ۲۲۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک بارگی نازل ہونا کوئی قیاسی یا اجتہادی مسئلہ نہیں۔ اسے اہل کتاب سے بھی ماخوذ نہیں کہا جا سکتا اس لیے کہ وہ قرآن مجید کو ماننے والے نہیں بلکہ اس کے منکر ہیں' اس لیے اصول حدیث کی روشنی میں یہ روایت حکماً مرفوع ہے۔

بیت العزۃ میں قرآن مجید رکھنے کی حکمتیں

بیت العزۃ میں قرآن مجید کے یک بارگی نزول اور وہاں سے تدریجاً تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنے کی حکمت کیا ہے؟ یہ سوال اُٹھا کر حافظ سخاوی: علم الدین ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالصمد [وفات:۶۴۳ھ] لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ:

-في ذلك تكريم بني آدم و تعظيم شأنهم عند الملائكة و تعريفهم عناية الله عز و جل بهم و رحمته لهم ' و لهذا المعنى أمر سبعين ألفاً من الملئكة لما أنزل سورة الأنعام أن تزفها.

-و فيه أيضاً إعلام عباده من الملئكة و غيرهم أنه علّام الغيوب ' لا يعزب عنه شيئ' إذ كان في هذا الكتاب العزيز ذِكر الأشياء قبل وقوعها.

-و في أيضاً التسوية بين نبينا ﷺ و بين موسى علیہ السلام في إنزال كتابه جملةً و التفضيل لمحمد ﷺ في إنزاله عليه منجّماً ليحفظه.

-و فيه أيضاً أن جناب العزة عظيمٌ ' ففي إنزاله جملة واحدة ' و إنزال الملئكة له مفرقاً بحسب الوقائع ما يوقع في النفوس تعظيم شأن الربوبية. [جمال القراء ۱:۱۵۳-۱۵۵]

''بیت العزۃ پر قرآن مجید نازل کرنے کی حکمت یہ ہے کہ ملائکہ پر اولادِ آدم کی کرامت اور رفعتِ شان ظاہر ہو جائے اور اُن کو یہ بتا دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی عنایت اور رحمت بھیجنے والا ہے اور اسی وجہ سے سورۃ الانعام کے نزول کے وقت اللہ تعالیٰ نے ستّر ہزار ملائکہ کو اس کے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ اس میں دوسری حکمت یہ ہے کہ ملائکہ کو اس بات کا اِعلام و اعلان ہو کہ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے' اُس سے کوئی شے غائب نہیں اس لیے کہ اس کتاب میں ایسے واقعات کا ذکر اور پیش گوئی ہے جو ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوئیں۔ تیسری حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک بارگی نازل ہوا تھا اس طرح رسول اللہ ﷺ اور اُن کے مابین برابری ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید کو رسول اللہ ﷺ پر [بیت العزۃ] سے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا اور چوتھی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی عظمتِ شان اور اس کی ربوبیت کا خوب علم ہو اس لیے کہ اُس نے اسے یک بارگی بیت العزۃ پر نازل فرمایا اور پھر وہاں سے حسبِ وقائع و حالات متفرق طور پر نازل کیا گیا۔"

۳: رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کا نزول کب ہوا؟

رسول اللہ ﷺ پر نزول قرآن کے بارے میں خود قرآن مجید سے ثابت ہے کہ:

[۱] اس کی ابتداء ماہِ رمضان المبارک میں ہوئی: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ. [سورۃ البقرۃ ۲:۱۸۵]

"رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن [اول اول] نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور جس میں ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں۔"

[۲] اس کا نزول ایک مبارک رات میں شروع ہوا:

إِنَّآ أَنزَلْنٰهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ. [سورۃ الدخان ۴۴:۳]

"ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا۔"

[۳] وہی مبارک رات لیلۃ القدر ہے: إِنَّآ أَنزَلْنٰهُ فِى لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۞ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۞ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۞ [سورۃ القدر ۹۷:۱-۳]

"ہم نے اس [قرآن] کو شبِ قدر میں نازل [کرنا شروع] اور تمھیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے۔ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔"

رہا یہ سوال کہ یہ رمضان کی کون سی رات ہے تو اس کا کوئی قطعی جواب دینا مشکل ہے۔ احادیث کی روشنی میں صرف اتنی بات کہی جا سکتی ہے کہ یہ رمضان کے آخری عشرہ کی کوئی رات ہے۔ تعین کے ساتھ اس کے ظاہر نہ کرنے میں مصلحت الٰہیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بندے اس کی جستجو کریں اور اس طرح ان کے ذوق و شوق اور طلب و تمنا کا امتحان ہو۔ بندوں کی اس طلب و تمنا کے اندر ہی اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر کے اندر ہی تمام برکتوں کا راز مضمر ہے' چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ:

تَحَرَّوْا اللَّیْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ. [صحیح بخاری' کتاب فضل لیلۃ القدر [۳۲] باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر [۲] حدیث: ۲۰۱۷' ۲۰۲۰]

''شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

ان تصریحات سے یہ بات خود بخود واضح ہوگئی کہ اس سے شعبان کی کوئی رات مراد لینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے' چنانچہ امام ابن العربی مالکی لکھتے ہیں:

جَمْهُوْرُ العلماء علی أنها لیلة القدر' ومنهم من قال: أنها لیلة نصف من شعبان' وهو باطلٌ' لأنَّ اللّٰه تعالی قال في کتابه الصادق القاطع: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ فَنصَّ علی أن میقات نزوله رمضان' ثم عبر عن زمانیة اللیل هاهنا بقوله: فِيْ لَیْلَةٍ مُّبَارَکَةٍ فمن زعم أنه في غیره فقد أعظم الفریة علی اللّٰه' ولیس في لیلة نصف من شعبان حدیثٌ یُعَوَّلُ علیه' لا في فضلها ولا في نسخ الآجالِ فیها' فلا تلتفتوا الیها.

[احکام القرآن' ابن العربی ۴: ۱۶۹۰' بذیل تفسیر سورۃ الدخان ۴۴: ۳][(1)]

''جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ قرآن مجید کا نزول قرآن مجید کی تصریح کے مطابق لیلۃ القدر میں شروع ہوا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے [جسے شبِ براءت بھی کہتے ہیں] حالانکہ یہ بات باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی سچی اور یقینی کتاب میں فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا تھا پھر یہ بھی فرمایا کہ وہ رات برکتوں والی ہے' اب اس کے خلاف جو کوئی یہ کہے کہ یہ رات رمضان کے علاوہ کسی اور میں ہے تو اس نے بڑی جھوٹی بات کہی

---

(۱) حافظ طبرانی لکھتے ہیں: واللیلةُ المبارکَةُ: هي لیلةُ القدر.

[تفسیر امام طبرانی ۵: ۴۸۵' بذیل تفسیر سورۃ الدخان ۴۴: ۳]

''مبارک رات لیلۃُ القدر ہی ہے۔''

حافظ سخاوی لکھتے ہیں: وهي اللیلة المذکورة في سورة الدخان.

[جمال القراء ۱: ۱۵۲' باب تنزلات القرآن]

''لیلۃُ القدر وہ ہے جو سورۃ الدخان میں مذکور ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت جھوٹ باندھا۔ نصفِ شعبان کی فضیلت کے متعلق کوئی قابلِ اعتماد حدیث موجود نہیں اور نہ اسی رات میں افراد' قوموں اور ملکوں کی قسمتوں کے فیصلے کیے جاتے ہیں' اس قسم کی روایتیں ناقابلِ التفات ہیں۔''

حافظ ابن کثیر(۱) فرماتے ہیں: ومن قال أنها ليلة النصف من شعبان كما روي عن عكرمة فقد أبعد النَّجْعَةَ' فإن نص القرآن أنها في رمضان' والحديث الذي رواه عبد الله ابن صالح فهو حديث مرسلٌ' ومثله لا يعارض به النصوص.

[تفسیر ابن کثیر ۱۲: ۳۳۴' بذیل تفسیر سورۃ الدخان ۴۴:۳]

''بعض لوگوں کا لیلۃ مبارکۃ سے نصفِ شعبان کو مراد لینا' جیسا کہ عکرمہ نے کہا ہے' بہت دور کی بات ہے کیونکہ قرآن مجید میں منصوص ہے کہ یہ رات رمضان ہی کی ہے' اسی بارے میں عبداللہ ابن صالح کی جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ مرسل ہے جسے نصِ قطعی کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔''

ابتدائی مقامِ نزول

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا.

[سورۃ الانعام ۶:۹۲]

''اور یہی کتاب ہے' جسے ہم نے نازل کیا' بابرکت جو اپنے سے پہلی [کتابوں] کی تصدیق کرتی ہے اور [جو] اس لیے [نازل کی گئی ہے] کہ تم مکہ اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو آگاہ کر دو۔''

یہ آیت دراصل اُن لوگوں کے جواب میں ہے جو کہتے تھے کہ تورات کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب کیوں نازل فرمائی؟ اس کے نُزول سے کیا کمی پوری ہوئی؟ پہلی والی آیت: قُلْ مَنْ اَنْزَلَ

---

(۱) اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضو بن درع قریشی بصروی دمشقی ابوالفداء عماد الدین' حافظ' مؤرخ اور فقیہ تھے۔ بُصریٰ [شام] میں ۷۰۱ھ = ۱۳۰۲ء کو پیدا ہوئے۔ ۷۰۶ھ کو دمشق نقل مکانی کی۔ دمشق ہی میں ۷۷۴ھ = ۱۳۷۳ء کو وفات پائی۔ [الدرر الکامنۃ ۱: ۳۷۳' الاعلام ۱: ۳۲۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّ هُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا میں ضمناً یہ اشارہ ہو چکا ہے کہ تورات پر ناز کرنے والے مدعیوں نے تورات کے ساتھ کیا سلوک کیا لیکن وہ ایک ضمنی جواب تھا۔ اب یہ قرآن مجید کی مستقل حیثیت اور مستقل ضرورت واضح فرمائی گئی ہے کہ یہ کتاب کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جو ان کے علم میں پہلی بار آئی ہو۔ یہ تو وہ کتاب مبارک ہے جس کی بشارت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی اور جس کی پیش گوئی سیدنا موسیٰ اور سیدنا مسیح علیہما السلام سب نے کی ہے' یہ اسی بشارتِ ابراہیمی کا ظہور اور ان ہی پیش گوئیوں کی تصدیق ہے جو پہلے سے موجود ہیں۔

یہاں قرآن مجید کے لیے مُبَارَكٌ اور مُصَدِّقٌ کے الفاظ اس سند کو ظاہر کر رہے ہیں جو پچھلے صحیفوں میں اس کی موجود ہے۔ مُبَارَكٌ کا لفظ اس عالم گیر برکت کی طرف اشارہ کر رہا ہے جس کی بشارت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی کہ اس کا ظہور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے نسل سے پیدا ہونے والے نبی خاتم ﷺ کے ذریعہ سے ہوگا' چنانچہ کتاب پیدائش میں ہے:

''خداوند فرماتا ہے: چونکہ تو نے یہ کام کیا کہ اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا اس لیے میں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے تاروں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند کر دوں گا اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہوگی اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی کیونکہ تو نے میری بات مانی۔''

[کتابِ مقدس' پرانا عہد نامہ' کتاب پیدائش ۲۱:۱' باب ۲۲: ۱۶-۱۸]

مُصَدِّقٌ کے لفظ کا مفہوم یہ ہے کہ یہ قرآن مجید اُن پیش گوئیوں کا مصداق ہے جو اس سے پچھلے کے صحیفوں میں موجود ہے' چنانچہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی ہے کہ:

''اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں اُن کے لیے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا۔'' [کتابِ مقدس' پرانا عہد نامہ' کتاب استثنا ۱:۴' ۱۸' باب ۱۸:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷-۱۹]

اور سیدنا عیسیٰ یسوع مسیح علیہ السلام کی پیش گوئی ہے کہ:

''لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمھارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روحِ حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔''

[کتابِ مقدس' نیا عہد نامہ' یوحنا کی انجیل۲:۱۰۰' باب ۱۵:۲۶]

یہ بھی فرمایا کہ: ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمھارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمھارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو وہ مددگار تمھارے پاس بھیج دوں گا۔'' [کتابِ مقدس' نیا عہد نامہ' یوحنا کی انجیل۲:۱۰۱' باب ۱۵:۷]

یہ بھی فرمایا کہ: ''لیکن جب وہ یعنی روحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمھیں آیندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔'' [کتابِ مقدس' نیا عہد نامہ' یوحنا کی انجیل۲:۱۰۱' باب ۱۶:۱۳]

ان پیش گوئیوں سے اس کتاب کی خصوصیات پر بھی روشنی پڑتی ہے اور وہ ضرورت بھی واضح ہوتی ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے اُتارنے کا پہلے سے وعدہ فرمایا۔

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا کا عطف اس مفہوم پر ہے جو پہلے جملہ سے نکلتا ہے یعنی اس کو ہم نے تو اس مقصد سے اُتارا کہ یہ اس عالم گیر رحمت و برکت کی بشارت ہو جس کی پیش گوئی پہلے سے آسمانی صحیفوں میں موجود ہے۔ دوسرے اس لیے کہ تم اس کے ذریعے سے اُمُّ الْقُرٰی اور اس کے اردگرد کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت تمام اور انھیں اچھی طرح آگاہ کر دو کہ انھوں نے اس کتاب کو تمھاری اور تمھاری رسالت کو اگر قبول نہ کیا تو وہ اللہ کے فیصلہ کن عذاب کی زد میں آجائیں گے۔

کتنا نازل ہوتا رہا؟

تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوتا رہا اس لیے کہ:

[۱] عرب لوگ اپنی بدرسوم اور بدعات ترک کرنے میں دشواری محسوس نہ کریں۔ مثلاً شراب کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریجاً حرام کیا بایں ترتیب کہ پہلے فرمایا: یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا. [سورۃ البقرۃ ۲:۲۱۹]

''[لوگ] تم سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں، کہہ دو کہ ان میں بڑے نقصان اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں [مگر] ان کے نقصان ان کے فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں۔''

پھر کچھ مدت کے بعد فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ. [سورۃ النساء ۴:۴۳]

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو جب تک [ان الفاظ کو] جو منہ سے کہو سمجھنے [نہ] لگو نماز کے پاس نہ جاؤ۔''

پھر صاف اعلان فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝

[سورۃ المائدۃ ۵:۹۰-۹۱]

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے [یہ] سب ناپاک کام اعمالِ شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمھارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمھیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو [ان کاموں سے] باز رہنا چاہیے۔''

[۲] تاکہ تبلیغ اور پہنچانے میں کوئی دشواری نہ ہو:

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا. [سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۱۰۶]

''اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اسے اتارا بھی تدریج سے ہے۔''

[۳] تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے: وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا. [سورۃ الفرقان ۲۵:۳۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور کافر کہتے ہیں اس [نبی ﷺ] پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہیں اتارا گیا' اس طرح [آہستہ آہستہ] اس لیے [اتارا گیا] کہ ہم اس سے تیرے کے دل کو قائم رکھیں اور [اسی واسطے] ہم اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں۔''

امام فخر الدین رازی نے قرآن مجید کے تدریجی نزول کی جو حکمتیں بیان فرمائی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

- نبی اکرم ﷺ امی تھے۔ لکھتے پڑھتے نہیں تھے' اس لیے اگر سارا قرآن ایک مرتبہ نازل ہو گیا ہوتا تو اس کا یاد رکھنا اور ضبط کرنا دشوار ہوتا اس کے برخلاف سیّدنا موسیٰ علیہ السلام لکھنا پڑھنا جانتے تھے اس لیے ان پر تورات ایک ہی مرتبہ نازل کر دی گئی۔
- اگر پورا قرآن ایک دفعہ نازل ہو جاتا تو تمام احکام کی پابندی فوراً شروع ہو جاتی اور یہ اس حکیمانہ تدریج کے خلاف ہوتا جو شریعت میں ملحوظ رہی ہے۔
- رسول اللہ ﷺ کو اپنی قوم کی طرف سے ہر روز نئی اذیتیں برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ جبریل علیہ السلام کا بار بار قرآن مجید لے کر آنا ان اذیتوں کے مقابلہ کو سہل بنا دیتا تھا اور آپ کی تقویت قلب کا سبب بنتا تھا۔
- قرآن مجید کا ایک بڑا حصہ لوگوں کے سوالات کے جواب اور مختلف واقعات سے متعلق ہے' اس لیے ان آیات کا نزول اسی وقت مناسب تھا جس وقت وہ سوالات کیے گئے یا وہ واقعات پیش آئے اس سے مسلمانوں کی بصیرت بھی بڑھتی تھی اور قرآن مجید کے غیبی خبریں بیان کرنے سے اس کی حقانیت اور زیادہ آشکار ہو جاتی ہے۔ [التفسیر الکبیر ۸: ۴۵۷' بذیل تفسیر سورۃ الفرقان ۲۵: ۳۲]

کس زبان میں نازل ہوا؟

اس بارے میں قرآن مجید نے صراحت سے فرمایا کہ:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا. [سورۃ یوسف ۱۲: ۲]

''بے شک ہم نے اس قرآن کو [فصیح] عربی میں نازل کیا ہے۔''

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ. [سورۃ الشعراء ۲۶: ۱۹۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''[اور القا بھی] فصیح عربی زبان میں [کیا ہے]۔''

معاند معترضین کے جواب میں فرمایا:

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ. [سورۃ حم السجدۃ ۴۱:۴۴]

''اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبانِ عرب میں [نازل] کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں [ہماری زبان میں] کیوں کھول کر بیان نہیں کی گئیں۔ کیا [خوب کہ قرآن تو] عجمی اور [مخاطب] عربی؟''

قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا کیونکہ عربی زبان اُمُّ الْاَلْسِنَةِ اور زندہ زبان ہے۔ سریانی اور عبرانی زبانیں کافی عرصہ ہوا مُردہ ہو چکی ہیں۔

کیسا نازل ہوتا رہا؟

شیاطینِ جن عالمِ غیب کی باتیں اچکنے کے لیے گھات لگایا کرتے تھے تو ان پر شہابِ ثاقب کی مار پڑتی تھی۔ نزولِ قرآن کے زمانے میں یہ پہرہ مزید سخت کر دیا گیا۔ نزولِ قرآن سے پہلے بھی شیاطین پر شہابوں کی مار پڑتی رہی ہے لیکن جس طرح حکومتیں اُس شاہراہ کی طرف سے ناکہ بندی کرتے ہیں جس پر سے شاہی خزانہ لے جایا جانے والا ہو یا بادشاہ کی سواری گزرنے والی ہو اسی طرح قرآن مجید کے نزول کے دور میں آسمان کی طرف سے ناکہ بندی کی گئی تھی تاکہ اچکوں کی ہر راہ مسدود ہو جائے۔ شیاطینِ جن جب اس صورتِ حال سے دو چار ہو گئے تو وہ حقیقتِ حال معلوم کرنے کے لیے مشرق و مغرب میں پھیل گئے' ان میں سے ایک جماعت کا گزر تہامہ سے ہوا' جہاں رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کو نمازِ صبح پڑھاتے تھے اب انھیں معلوم ہوا کہ آسمانی پہرہ اتنا سخت کر دیا گیا ہے۔ وہ واپس آئے تو اپنی قوم کو اس ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا۔

[صحیح بخاری' کتاب تفسیر القرآن [۶۵] سورۃ قُلْ اُوْحِیَ [۷۲] حدیث: ۴۹۲۱' صحیح مسلم کتاب الصلاۃ [۴] باب الجہر بالقراءۃ فی الصبح والقراءۃ علی الجن [۳۳] حدیث: ۴۴۹]

وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ [سورۃ الجن ۷۲:۸-۱۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے آسمان کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ وہ سخت پہرہ داروں اور شہابوں سے بھر دیا گیا اور ہم اس کے بعض ٹھکانوں میں کچھ سُن گُن لینے کو بیٹھا کرتے تھے' پھر اب جو بیٹھے گا تو وہ ایک شہاب کو اپنی گھات میں پائے گا اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ زمین والوں کے لیے کوئی بُرائی چاہی گئی ہے یا ان کے رب نے اُن کے لیے بھلائی چاہی ہے۔''

صرف یہی نہیں بلکہ: اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّهٗ یَسۡلُكُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا لِّیَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمۡ. [سورۃ الجن ۷۲: ۲۷-۲۸]

''رہے وہ کہ جن کو وہ رسول کی حیثیت سے انتخاب فرماتا ہے تو وہ ان کے آگے اور پیچھے پہرہ رکھتا ہے کہ دیکھے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے۔''

یہ اعلان بھی فرمایا کہ: وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَبِالۡحَقِّ نَزَلَ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا.

[سورۃ بنی اسرائیل ۱۷: ۱۰۵]

''اور ہم نے اس [قرآن] کو حق [سچائی] کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے اور ہم نے تم کو صرف ایک بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو حق کے ساتھ اُتارا ہے اور یہ حق ہی کے ساتھ اُترا ہے۔ کسی باطل کی کوئی آمیزش نہ اس میں آگے سے ہوئی ہے اور نہ پیچھے سے' اگر ایسے بے آمیز حق کو بھی یہ لوگ طرح طرح کے شبہات کا ہدف بنا رہے ہیں تو تمھارے اوپر ایسے سرپھرے لوگوں کے ایمان و ہدایت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

نازل ہونے کے بعد کیسا ہے؟

[۱] کوئی دوسری کتاب اور دنیا کا کوئی قانون اسے منسوخ نہیں کرسکتا:

كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِیۡمٍ خَبِیۡرٍ. [سورۃ ہود ۱۱: ۱]

''یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور حکیم و خبیر کی طرف سے بتفصیل بیان کر دی گئی ہیں۔''

[۲] اس کا کوئی بھی حصہ ضائع نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ. [سورۃ الحجر ۱۵: ۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک یہ [کتاب] نصیحت ہم نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔''

[۳] اس میں کوئی ملاوٹ کرنا ناممکن اور محال ہے:

لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ. [سورة حم السجدة ۴۱:۴۲]

''اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے، اور حکیم و خبیر کی اتاری ہوئی ہے۔''

کس لیے نازل ہوا؟

[۱] تاکہ فیصلے اس کے مطابق کیے جائیں:

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ. [سورة النساء ۴:۱۰۵]

''ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات فیصلے کرو۔''

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ. [سورة المائدة ۵:۴۸]

''اور ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس کے لیے کسوٹی بنا کر، تو جو حکم اللہ نے نازل کیا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا۔''

مُهَیْمِن اصل میں مُؤَأْمِنٌ ہے۔ دوسرا ہمزہ ''ی'' سے اور پہلا ''ہ'' سے بدل گیا ہے۔ سورۃ الحشر ۵۹:۲۳ میں یہ اللہ تعالیٰ کے صفت کے طور پر بھی استعمال ہوا ہے۔ یہاں قرآن مجید کی صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

هَیْمَنَ الطَّائِرُ عَلٰی فِرَاخِهٖ کے معنی ہیں: زَفْزَفَ، یعنی پرندہ اپنے بچوں کے اوپر پَر پھیلائے ہوئے منڈلا رہا ہے، گویا ان کو اپنی حفاظت میں لیے ہوئے ہے۔ هَیْمَنَ فُلَانٌ عَلٰی كَذَا کے معنی ہیں: فلاں اس چیز کا محافظ اور نگران بن گیا۔ [القاموس المحیط ۲:۱۶۲۸، مادہ: ہ م ن]

اپنے سے سابق صحیفہ پر قرآن کے مہیمن ہونے کے معنی یہ ہیں کہ قرآن مجید اصل میں معتمد نسخہ کتابِ الٰہی کا ہے اس لیے وہ دوسرے صحیفوں کے حق و باطل میں امتیاز کی کسوٹی ہے، جو بات اس کسوٹی پر کھری ثابت ہوگی وہ کھری ہے، جو اس پر کھوٹی ثابت ہوگی وہ محرف ہے، یہاں ''الکتاب''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا لفظ واحد استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید سے پہلے اصل شریعت کے اعتبار سے کتابِ الٰہی کی حیثیت درحقیقت تورات ہی کو حاصل ہے' بقیہ صحائف اس کے اجزاء اور فروع کی حیثیت رکھتے ہیں۔

"حکم" کے لفظ سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ کتابِ الٰہی کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ زندگی کے معاملات ونزاعات میں امرو حکم اور فیصلہ وقضاء کا ذریعہ بنے اور تمام اجتماعی وسیاسی اور قانونی معاملات اس کی ہدایت کے مطابق اور اس کی روشنی میں انجام پائیں۔ اگر اس کی یہ حیثیت باقی نہ رہے بلکہ صرف تبرک بنا کے رکھ چھوڑی جائے' یا صرف اس کے الفاظ کی تلاوت کو مقصود بنایا جائے یا اس کو صرف مردے بخشوانے کا وسیلہ سمجھ لیا جائے۔

زندگی کے معاملات ومسائل سے نہ صرف یہ کہ اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہے بلکہ صریحاً اس کے احکام کے خلاف احکام وقوانین بنائیں جائیں تو یہ اللہ کے کتاب کے ساتھ بدترین مذاق ہے۔

[۲] ہدایت یافتگی:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

[سورۃ المائدۃ ۵:۱۶]

"اب تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور ایک واضح کرنے والی کتاب آ گئی' اس کے ذریعے سے اللہ ان لوگوں کو جو اس کی خوش نودی کے طالب ہیں سلامتی کی راہیں دکھا رہا ہے اور اپنی توفیق بخشی سے ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لا رہا ہے اور ایک صراطِ مستقیم کی طرف ان کی رہنمائی کر رہا ہے۔"

نُوْرٌ سے مراد قرآن مجید ہے اور کِتَابٌ مُّبِیْن کا لفظ بطورِ تفسیر ہے۔ قرآن مجید حکمت وشریعت دونوں کا مجموعہ ہے' وہ ذہنی تاریکیوں سے بھی نکالتا ہے اور زندگی کے لیے عمل کی صحیح شاہراہ بھی متعین کرتا ہے اسی وجہ سے وہ نور بھی ہے اور کتاب مبین بھی۔ اہلِ کتاب کو اللہ نے جو روشنی عطاء فرمائی تھی' اس کو ضائع کر کے وہ پھر تاریکیوں میں گھِر گئے تھے۔ اصل حقیقت گُم تھی اور شاہراہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپید۔

یَھْدِیْ بِہِ اللّٰہُ یہ اس کتابِ زندہ کا مقصد بیان ہوا ہے کہ اگر تم اس پر ایمان لائے تو یہ تم کو جنگ وجدل سے نجات دے کر امن وسلامتی کی راہ پر تاریکی سے نکال روشنی میں' کج روی اور ضلالت کے وادیوں سے نکال کر اللہ تعالیٰ کے صراطِ مستقیم پر لائے گی' بشرطیکہ تمھارے اندر اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کی طلب ہو اور تم اپنے تعصّبات کی پٹیاں اپنی آنکھوں سے کھول کر اس روشنی کو دیکھو اور اس کی قدر کرو' یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جن کے اندر رضائے الٰہی کی جستجو نہ ہو بلکہ وہ اپنے خواہشات کے پرستار بنے رہیں' ان کے لیے توفیق کا دروازہ نہیں کھلتا۔ بِـاِذْنِـہٖ سے اسی سنتُ اللہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ یعنی یہ سعادت اللہ کے اِذن سے حاصل ہوتی ہے اور یہ اذن اُن کے لیے ہوتا ہے جن کے اندر رضائے الٰہی کی جستجو ہو۔

[۳] استحقاقِ رحمت:

وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ. [سورۃ الانعام ۶:۱۵۵]

''یہ کتاب ہم نے اتاری ہے برکت والی تو اس کی پیروی کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر مہربانی کی جائے۔''

لفظِ مُبٰرَکٌ اس بارش کے لیے قرآن مجید [کے سورۃ ق ۵۰:۹] میں استعمال ہوا ہے جو زمین کی سیرابی' روئیدگی اور سرسبزی کا ذریعہ بنتی' اس کے خزانوں اور اس کی برکتوں کو اُبھارتی اور اس کے مُردہ اور بے آب وگیاہ ہو جانے بعد اس کو ازسرِنو حیاتِ تازہ بخشتی ہے۔ قرآن مجید کے لیے اس لفظ کے استعمال میں یہ استعارہ ہے کہ یہ بھی دنیا کو اس کی روحانی موت کے بعد ازسرِنو حیاتِ تازہ بخشنے اور شریعت وہدایت کے خزاں رسیدہ چمن کو پھر سے بہار کی رونقوں سے معمور کرنے کے لیے نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ اس کی ناقدری نہ کرو بلکہ قبول کرو اور اس کی پیروی کرو' جس نے تم پر یہ رحمت نازل فرمائی ہے اس کے غضب سے بچو تاکہ اس کی رحمت کے مستحق ٹھہرو۔

[۴] رفعِ اختلاف:

وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ. [سورۃ النحل ۱۶:۶۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے تم پر کتاب صرف اس لیے اتاری ہے کہ تم اس پر اس چیز کو اچھی طرح واضح کردو جس میں وہ مختلف ہو گئے ہیں۔''

اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَى بَنِىۡ اِسْرَآئِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ. [سورة النمل ۲۷:۷۶]

''بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں بیان کر دیتا ہے۔''

یہ اشارہ یہود کی طرف ہے۔ اصلاً تو سورۃ النمل قریش کے جواب میں ہے اس لیے کہ دعوت کے ابتدائی دور میں قرآن مجید کے دوسرے مخالفین یہود وغیرہ صرف دور کے تماشائی تھے لیکن دعوت کے جتنے ہی قدم آگے بڑھتے گئے آہستہ آہستہ یہود نے بھی پسِ پردہ قریش کی حمایت شروع کر دی' چنانچہ قرآن مجید نے بھی ان سے تعرض شروع کر دیا۔ زیرِ بحث آیت میں فرمایا کہ قرآن مجید جس طرح بنی اسماعیل [قریش] پر اتمامِ حجت کر رہا ہے اسی طرح یہ بنی اسرائیل پر بھی ان بہت سے حقائق کو واضح کر رہا ہے جن سے وہ اختلاف میں پڑ کر محروم ہو گئے تھے۔

سوال: حدیث میں ہے: اِخْتلاف أُمتي رحمةٌ. [إحياء علوم الدين ۱:۲۷]

''میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔''

جواب: ملا علی قاری [1] لکھتے ہیں: ''اکثر ائمہ کا اس روایت کے بارے میں بے اصل ہونے کا خیال ہے' البتہ امام خطّابی لکھتے ہیں کہ اس کی کوئی نہ کوئی اصل ہے۔''

[الاسرار المرفوعۃ: ۱۰۸' حدیث: ۱۷]

امام خطابی اور حافظ سیوطی کہتے ہیں: ''شاید بعض حُفّاظ نے اس کو کتابوں میں نقل کیا ہو' لیکن بدقسمتی سے وہ کتابیں ہم تک پہنچتے پہنچتے ضائع ہو گئیں۔'' [الجامع الصغیر' حدیث: ۲۸۸' الاسرار المرفوعۃ: ۱۰۹]

---

(۱) ملا علی قاری بن سلطان محمد' نور الدین' حنفی فقیہ تھے۔ ہرات میں پیدا ہوئے۔ مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۱۰۱۴ھ = ۱۶۰۶ء کو وفات پائی۔ سال میں ایک مصحف لکھ کر اسے فروخت کر کے اس پر گزر اوقات کیا کرتے تھے۔ [البدر الطالع ۱:۴۴۵' الاعلام ۵:۱۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ مناوی (۱) نے لکھا ہے کہ: ''محدثین کے ہاں یہ روایت معروف نہیں ہے' اور مجھے اس کی کوئی صحیح' ضعیف یا موضوع سند معلوم نہیں ہے۔'' [فیض القدیر۱: ۲۱۲]

یہ بات علامہ آلوسی (۲) نے ان الفاظ میں لکھی ہے: واعترض الإمام السبکي بأن إختلاف أمتي رحمةٌ لیس معروفاً عندالمحدثین' و لم أقف له علی سندٍ صحیح و لا ضعیفٍ و لا موضوعٍ' و لا أظن له أصلاً إلّاأن یکون من کلام الناس' و مازِلت أعتقدأن ھذاالحدیث لاأصل له' واستدل علی بطلانه بالآیات و الأحادیث الصحیحة الناطقة بأن الرحمة تقضي عدم الإختلاف' و الآیات أکثر من أن تُحصَی.

[روح المعانی ۴:۲۷۵' بذیل تفسیر سورۃ آل عمران: و لا تکونوا کالّذین تفرقوا [۳:۱۰۵]

''امام سبکی (۳) نے اس روایت کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ محدثین کے نزدیک معروف نہیں اور میں اس کی کسی صحیح' ضعیف اور موضوع سند سے واقف نہیں ہوں۔ میرے نزدیک یہ بالکل

---

(۱) محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین' حدادی' مُناوی' قاہری' قاہرہ میں ۹۵۲ھ = ۱۵۴۵ء کو پیدا ہوئے۔ وہیں پلے' بڑھے۔ علم و فن کے چوٹی کے علماء میں سے ہیں۔ تحقیق و تصنیف کے لیے گوشہ نشینی اختیار کی۔ بہت تھوڑا کھانا کھاتے تھے۔ شب زندہ دار تھے' اس لیے بہت جلد نحیف اور کمزور ہو کر لکھنے سے معذور ہو گئے' ان کی اکثر کتابیں انھوں نے اپنے والد سے املاء کروا کر لکھوائیں۔ تقریباً ۸۰ کتابیں یادگار چھوڑیں۔ قاہرہ میں ۱۰۳۱ھ = ۱۶۲۲ء کو وفات پائی۔ [خلاصۃ الاثر ۲:۴۱۲' الا علام ۶:۲۰۴]

(۲) سید محمود بن عبداللہ حسینی آلوسی شہاب الدین ابوالثناء' مفسر' محدث' ادیب اور مجدد تھے۔ محقق حنفی اور سلفی العقیدۃ تھے۔ ۱۲۱۷ھ = ۱۸۰۲ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لیے دور دراز کے سفر کیے۔ تفسیر روح المعانی اُن ہی کی تصنیف لطیف ہے۔ ۱۲۷۰ھ = ۱۸۵۴ء کو بغداد ہی میں فوت ہوئے۔

[جلاء العینین: ۲۷-۲۸' الا علام ۷:۱۷۶]

(۳) علی بن عبدالکافی بن علی بن تمام سبکی انصاری خزرجی ابوالحسن تقی الدین' شیخ الاسلام' مفسر اور مناظر تھے۔ ۶۸۳ھ = ۱۲۸۴ء کو ''سبک'' میں پیدا ہوئے جو مصر کے علاقے منوفیہ میں واقع ہے۔ پہلے قاہرہ اور پھر شام کو نقل مکانی کی۔ ۷۳۹ھ کو شام کے قاضی بھی رہے ہیں۔ بیمار ہوئے اور قاہرہ واپس لوٹ آئے جہاں ۷۵۶ھ = ۱۳۵۵ء کو وفات پائی۔ [المعجم المختص بالمحدثین: ۱۶۶' ترجمہ: ۲۰۴' طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۱۰:۱۳۹' ترجمہ: ۱۳۹۳' الا علام ۴:۳۰۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے اصل ہے' پھر اُنھوں نے اس بات سے بھی استدلال فرمایا ہے کہ آیات اور صحیح احادیث اس بارے میں ناطق ہیں کہ رحمت کا تقاضا عدم اختلاف ہے۔''

[۵] قرآن مجید ایک تذکرہ اور یاددہانی ہے:

مَآاَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۞ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۞ [سورۃ طٰہٰ ۲۰:۲-۳]

''ہم نے تم پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مصیبت میں پھنس جاؤ' یہ تو بس ان لوگوں کے لیے یاددہانی ہے جو اللہ سے ڈریں۔''

تذکرہ کے معنی یاددہانی کے ہیں۔ظاہر ہے کہ جس چیز کی یاددہانی کی جاتی ہے وہ خارج سے لائی ہوئی چیز کی نہیں کی جاتی بلکہ اس چیز کی کی جاتی ہے جو مُخاطب کے خود اپنے پاس ہو لیکن وہ اس کو بھولا ہوا ہو۔قرآن مجید پر غور کیجیے تو اس کی اصلی نوعیت یہی ہے' وہ کوئی اوپری اور انوکھی چیز نہیں ہے' وہ کسی خارج سے لائی ہوئی چیز کو ہمارے اوپر نہیں لادتا بلکہ انہی حقائق کی یاددہانی کرتا ہے جو خود ہماری فطرت کے اندر موجود ہیں' لیکن ہم ان سے غافل ہیں۔قرآن مجید اِن حقائق کی یاددہانی کے لیے جو دلائل استعمال کرتا ہے وہ بھی آفاق وانفس کے وہی دلائل ہیں جو ہماری عقل کے خزانے میں موجود ہیں لیکن یا تو ان کو استعمال نہیں کرتے یا ان کے بدیہی نتائج کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

[۶] حصولِ تقویٰ: وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا. [سورۃ طٰہٰ ۲۰:۱۱۳]

''اور اسی طرح ہم نے اس کو عربی قرآن کی صورت میں اتارا' اور اس میں ہم نے اپنی وعید گوناگوں پہلوؤں سے واضح کردی تاکہ یہ لوگ عذاب سے بچیں' یا یہ کہ ان کے اندر کچھ سوجھ بوجھ پیدا کرے۔''

یعنی: اس کا مقصود تو اس تمام اہتمام سے یہ ہے کہ ان کے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے اور اگر یہ نہیں تو ان کو ہماری طرف سے یاددہانی ہو جائے کہ وہ اس دنیا میں کس لیے برپا کیے گئے تھے۔

[۷] اس لیے نازل ہوا کہ لوگ اسے غور وفکر سے پڑھیں اور اس کے احکام بجالائیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ. [سورۃ ص ۳۸:۲۹]

''یہ نہایت مبارک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے تاکہ لوگ اس کے آیات میں تدبر [غور وفکر] کریں اور صاحبِ عقل اس سے یاددہانی حاصل کریں۔''

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا. [سورۃ محمد ۴۷:۲۴]

''تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے' یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں؟''

دلوں کو زندہ کرنے والی چیز قرآن مجید ہے بشرطے کہ اس پر تدبر کیا جائے' لیکن قدر ناشناس لوگ اس پر غور نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دلوں کو جو زنگ لگتے ہیں وہ اس طرح ان کے دلوں پر چڑھ گئے ہیں جس طرح قفل سے دروازے بند ہو جاتے ہیں اسی طرح ان کے دل بھی اس زنگ سے بند ہو چکے ہیں۔

لفظ قُلُوْبٌ کی تنکیر یہاں اظہارِ نفرت وکراہت کے لیے ہے' گویا یہ دل ایسے قابل نفرت اور گھنونے ہیں کہ متکلم کو تعین کے ساتھ ان کی طرف اشارہ بھی گوارہ نہیں۔

حارث محاسبی (۱) فرماتے ہیں: إعلم أنّ فريضة كتاب الله: العملُ بحكمه من الأمر والنهي والخوفِ من وعيده والرجاءِ لوعده، والإيمانِ بمتشابهه، والإعتبارِ بقصصه وأمثاله فإذا أتيت بذلك فقد خرجتَ من ظُلُماتِ الجهلِ إلى نور العلم' ومِن عذابِ الشكِّ إلى روحِ اليقينِ' قال الله جَلَّ ذِكرُهُ: اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ.

[رسالۃ المسترشدین: ۷۰-۷۱]

''کتاب اللہ کے بارے میں ہمارا فرض یہ بنتا ہے کہ اِس کے اوامر ونواہی پر عمل کیا جائے' اس کی ترہیبات سے انسان لرزہ براندام ہو' اور اس کی بشارتوں کا یقین رکھے۔ متشابہات پر ایمان رکھے

(۱) حارث بن اسد محاسبی ابو عبداللہ۔ صوفیاء کے اکابر میں سے تھے۔ اصول ومعاملات کے عالم اور واعظ تھے۔ بصرہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے۔ بغداد میں ۲۴۳ھ = ۸۵۷ء کو وفات ہوئے۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں: انھوں نے علم کلام سے متعلق کچھ باتیں کیں جس کی وجہ سے امام احمد بن حنبل نے اُن سے بھائی کاٹ کیا' تو یہ بے چارے ایک گھر میں چھپ گئے جہاں اُن کی وفات ہوئی' اور صرف چار اشخاص نے اُن کا نماز جنازہ پڑھا۔ [تاریخ بغداد ۸:۲۱۱' حلیۃ الاولیاء ۱۰:۷۳' صفۃ الصفوۃ ۲-۲:۲۲۲' ترجمہ: ۲۷۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس کے واقعات وامثال سے عبرت پکڑے۔ پس جب تم یہ کام کروگے تو بے علمی کی تاریکیوں سے علم کی روشنی میں آؤ گے اور شک کے عذاب سے یقین کی روح سے آراستہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اللہ اُن لوگوں کا کارساز ہے' جو ایمان لاتے ہیں۔ وہ اُن کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف لاتا ہے۔''

امام بدرالدین زرکشی نے لکھا ہے کہ: أَنَّ المقصُودَ من القراءَ ةِ :التَّدَبُّرُ لقوله تعالى :لِيَدَّبَّرُوٓا اٰيٰتِهٖ . [البرہان فی علوم القرآن ۱:۴۶۳]

''قراءۃِ قرآن مجید سے مقصود اِس میں تدبر [غور وفکر] ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے کہ قرآن مجید اس لیے نازل ہوا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں۔''

امام موصوف نے ایک جگہ لکھا ہے: وبالجملةِ فالقرآنُ كُلُّهُ لم يُنزِلْهُ تعالى إِلَّا لِيُفْهِمَهُ ويُعلَم ويُفَهَّمَ' ولذلك خَاطَبَ به أولو االألباب الذين يعقلون' والذين يعلمون' والذين يفقهونَ والذين يتفكرون 'ليدَّبَّرو اآياته' وليتذكر أولو االألباب. [البرہان فی علوم القرآن ۲:۱۴۵]

''بالجملہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے نازل فرمایا ہے کہ اس کا علم وفہم حاصل کیا جائے اور اس لیے اس کے مخاطبین کو کبھی ''خالص عقل والے''؛ جاننے والے''؛ ''علم والے''؛ ''سمجھ بوجھ رکھنے والے''؛ ''فکر کرنے والے''؛ ''اس کی آیات میں تدبر کرنے والے' اور اس سے نصیحت حاصل کرنے والے عقل مند کہا گیا ہے۔''

امام نووی (۱) فرماتے ہیں: معناه: أن قوماً ليس حَظُّهُم من القرآن إِلَّامُرُوره على اللسان' فلا يجاوز تراقيهم ليصل قلوبهم' وليس ذلك هو المطلوب' بل المطلوب تعقله وتدبره بوقوعه في القلب. [شرح صحیح مسلم ۶:۱۰۵]

''اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک قوم ایسی ہے' جو قرآن کریم کو صرف زبانی طور پر تو پڑھ لیتے ہیں لیکن

---

(۱) یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن' نووی' شافعی' ابوزکریا' سوریا کے علاقے حوران کے گاؤں نوا میں ۶۳۱ھ = ۱۲۳۳ء کو پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لیے دمشق گئے اور طویل مدت تک وہاں اقامت پذیر رہے۔ اپنے ہی گاؤں میں ۶۷۶ھ = ۱۲۷۷ء کو وفات پائی۔ [تذکرۃ الحفاظ ۴:۱۴۷۰' الاعلام ۸:۱۴۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اُن کے گلے سے نیچے اتر کر دل میں جاگزیں نہیں ہو جاتا' یہ کوئی مطلوب عمل نہیں ہیں بلکہ مطلوب عمل تو یہ ہے کہ قرآن مجید میں غور وفکر اور تدبر کیا جائے تا کہ یہ دل میں اتر جائے۔''

اور امام زرکشی فرماتے ہیں: تُكْرَهُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بِلَا تَدَبُّرٍ. [البرہان فی علوم القرآن ۱: ۴۵۵]

''بغیر تدبر کے قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے۔''

امام قرطبی نے سورۃ البقرۃ کی آیت ۶۳: خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَافِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. ''جو کچھ ہم نے تمھیں دیا ہے اُسے مضبوط پکڑو اور جو کچھ اِس میں ہے اُسے یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے: القُوَّةُ: العملُ بمافيه' وقيل: بقوة: بكثرة درسٍ' واذكروا مافيه أي: تدبروه و احفظوا أوامره ووعيده' ولا تنسوه ولا تضيعوه' **قلتُ**: هذاهو المقصود من الكتبِ: العملُ بمقتضاها ' لا تلاوتها باللسان وترتيلها' فإن ذلك نبذٌ لها' على ما قاله الشعبي وابن عيينة. [تفسیر القرطبی ۱: ۴۷۵]

''قوت کے معنی ''عمل کرنے کے ہیں'' جو بکثرت درس وتدریس سے حاصل ہوتا ہے اور اسے یاد کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس میں غور وفکر کیا جائے' اس کے اوامر اور وعد و وعید کا خیال رکھا جائے' اسے بھلا کر ضائع نہ کیا جائے' میں [امام قرطبی] کہتا ہوں کہ آسمانی کتابوں کا اصلی مقصد یہی ہے کہ اُن پر عمل کیا جائے' فقط تلاوت سے کام نہیں بنتا بلکہ شعبی [(۱)] اور ابن عیینہ [(۲)] کے نزدیک صرف الفاظ کا خیال رکھنا اور اس میں تدبر نہ کرنا ان کتابوں کو دور پھینکنے کے مترادف ہے۔''

---

(۱) عامر بن شراحیل بن عبد ذی کبار' شعبی' حمیری' ہمدان کے قبیلہ شعب سے نسبت سے شعبی کہلائے۔ کوفہ میں ۱۹ھ = ۶۴۰ء کو پیدا ہوئے' وہیں پرورش پائی اور وہیں ۱۰۳ھ = ۷۲۱ء کو وفات ہوئے۔ عبد الملک بن مروان کے مشیر وندیم اور شاہ روم کے لیے اُن کے سفیر اور قاصد تھے۔ ثقہ رجال حدیث میں سے تھے۔ فقیہ اور شاعر تھے۔ [وفیات الاعیان ۳: ۱۲' الاعلام ۳: ۲۵۱]

(۲) سفیان بن عیینہ بن میمون ہلالی' کوفی' ابو محمد' محدث حرم مکی' کوفہ میں ۱۰۷ھ = ۷۲۵ء کو پیدا ہوئے۔ مکۃ المکرمۃ میں رہائش اختیار کی تھی۔ ثقہ حافظ حدیث اور واسع العلم تھے۔ ۱۹۸ھ = ۸۱۴ء کو مکۃ المکرمۃ میں وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۲: ۳۹۱' الاعلام ۳: ۱۰۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا ابن مسعودؓ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اُنہوں نے :قال لإنسان: إنَّكَ في زمان كثيرٌ فقهاؤُهُ،قليلٌ قُرَّاؤُهُ، تُحفظُ فيه حدودُ القرآن، وتُضيَّعُ حُروفُهُ،قليلٌ من يسألُ،كثيرٌ مَّن يُعطي، يُطيلون فيه الصَّلاةَ، ويُقصِرون الخطبة، يُبدُّون أعمالهم قبل أهوائهم، و سيأتي على الناس زمانٌ قليلٌ فقهاؤهُ، كثيرٌ قُرَّاؤُهُ، يُحفظُ فيه حروفُ القرآن، وتضيَّعُ حدودُه،كثيرٌ مَن يسألُ، قليلٌ من يعطي، يُطيلون فيه الخطبةَ، و يُقصِّرون الصلاة،يُبدُّون فيه أهوائهم قبلَ أعمالِهم. [موطا امام مالک ۱:۱۷۳، کتاب قصر الصلاۃ [۹] باب جامع الصلاۃ [۲۴] روایت:۸۸، تفسیر القرطبی ۱:۴۷]

''ایک شخص سے فرمایا: تم ایک ایسے زمانے میں ہو جس میں دین کا علم رکھنے والے بکثرت ہیں۔ قرآن کے قاری کم ہیں، اس زمانے میں سارا زور قرآن مجید کے حدود کی حفاظت پر دیا جاتا ہے، جب کہ اس کے مقابلہ میں حروف کے یاد رکھنے پر توجہ کم ہی دی جاتی ہے۔ دین کے بارے میں پوچھنے والے کم ہیں اور دین کو پڑھانے والے زیادہ ہیں، وہ نمازیں طویل اور خطبے مختصر پڑھتے ہیں اور خواہش شروع ہونے سے پہلے اعمال دینیہ کا اِہتمام کرتے ہیں، جب کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ دین کا علم رکھنے والے لوگ کم ہوں گے۔ قرآن مجید کے قاری بکثرت ہوں گے، اُن کا سارا زور قرآن مجید کو زبانی ازبر کرنے پر ہوگا۔ دین کے بارے میں پوچھنے والے زیادہ ہوں گے اور دین کو سمجھ کر سکھانے والے کم ہوں گے، وہ خطبے تو طویل پڑھیں گے مگر اُن کی نمازیں نہایت مختصر ہوں گی، وہ عمل کے غازی نہیں بلکہ اپنی خواہش کے غازی ہوں گے۔''

سوال: قرآن مجید میں غور و فکر کرنا اور اسے تدبر سے پڑھنا کوئی ضروری امر نہیں اس لیے کہ روایت میں ہے کہ امام احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ: رأيتُ رَبَّ العِزَّةِ في المَنام،فقلتُ:يا رَبِّ!ماأفضلَ ما تَقَرَّبَ به إليك المتقربون؟قال:بكلامي ياأحمد!قلتُ:يا ربِّ!بِفَهمٍ أو بِغيرِ فَهمٍ؟قال:بِفَهمٍ و بغيرِ فهمٍ. [سیر أعلام النبلاء ۱۱: ۳۴۷]

''میں نے اللہ رب العزۃ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا: اے میرے رب! تیرا قرب حاصل کرنے والے بندے کس افضل چیز سے تیرا تقرب حاصل کرسکتے ہیں؟ فرمایا: احمد! میرے کلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔ میں نے پھر پوچھا: اے میرے رب! فہم وتدبر کے ساتھ یا بغیر کسی فہم وتدبر کے؟ فرمایا: فہم وتدبر کے ساتھ بھی اور بغیر فہم وتدبر کے بھی۔''

جواب: یہ ساری کہانی جھوٹی ہے اس لیے کہ اس کا ایک راوی احمد بن محمد بن حسن بن یعقوب ابن مقسم المقرئ العطار ہے جو زاہد وناسک تھا لیکن حدیث کے باب میں ثقہ نہیں تھا۔ اُس نے کئی ایسے راویوں سے روایتیں نقل کی ہیں جن سے اس کی ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ کذاب تھا۔ حدیث کے باب میں بدحال، مذموم، لیس بشيء اور ذاهب الحدیث تھا۔

[سؤالات حمزۃ بن یوسف السہمی: ۱۵۲-۱۵۳، ت: ۱۵۷، تاریخ بغداد ۴: ۴۲۹، ۴۳۰، ت: ۲۳۲۸، میزان الاعتدال ۱: ۱۳۴-۱۳۵، ت: ۵۴۱، لسان المیزان ۱: ۲۶۰-۲۶۱، ت: ۸۰۹]

فہمِ قرآن کے موانع

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ.

[سورۃ الاعراف ۷: ۱۴۶]

''میں اُن لوگوں کو اپنی آیات سے پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق غرور کرتے ہیں۔''

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں:

أنزع عنهم فَهمَ القرآن فأصرفهم عن آیاتي. [تفسیر ابن ابی حاتم ۵: ۱۵۶۷، نص: ۸۹۸۳]

''میں اُن سے قرآن فہمی سلب کر لیتا ہوں اور اِسی طرح اُن کو اپنی آیات سے پھیر دیتا ہوں۔''

امام قرطبی نے قتادۃ اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے لکھا ہے:

سأمنعهم فَهمَ کتابي. وقیل: سأصرفهم عن الإیمان بها، وذلك مجازاۃ علی تکبرهم.

[التفسیر القرطبی ۷: ۲۰۵]

''میں ان متکبرین سے قرآن مجید کی فہم سلب کر لیتا ہوں، یہ قول بھی اختیار کیا گیا ہے کہ ایسے لوگ اُن کی تکبر کی سزا کے طور پر قرآن مجید پر ایمان لانے سے روک لیے جاتے ہیں۔''

سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے: لا یجتمع فَهمُ القرآن والإشتغال بالحطام في قلب مؤمن أبداً. [البرہان فی علوم القرآن ۱: ۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''فہم قرآن کی جستجو اور دنیاوی سامان تعیش کا حصول بیک وقت کسی مؤمن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔''

امام زرکشی اور حافظ سیوطی لکھتے ہیں: إعلم أنه لا يَحصِلُ لِلنَّاظِرِ فَهْمُ معاني الوحي حقيقةً و لا يظهر له أسراره وفي قلبه بدعةٌ أو كبرٌ أو هوىً أو حُب الدنيا أو هو مصرٌ على ذنبٍ أو غير متحقق بالإيمان أو ضعيف التحقيق أو يعتمد على قول مفسر ليس عنده علم إلّا بظاهر أو يكون راجعاً إلى معقوله، وهذه كلها حجبٌ و موانع، بعضها آكِدٌ من بعض.

[البرہان فی علوم القرآن ۲: ۱۸۰-۱۸۱، الاتقان فی علوم القرآن ۲: ۲۳۲]

''خوب سمجھ لینا چاہیے کہ قرآن مجید پڑھنے والے شخص کو اُس وقت تک معانی وحی کی فہم حاصل نہیں ہوتی اور اُس پر اَسرارِ وحی کا ظہور نہیں ہوتا جب تک کہ اُس کے دل میں کوئی بدعت، یا غرور، یا بے جا خواہش اور یا دنیا کی اُلفت و محبت سمائی رہے، یا وہ کسی گناہ پر اِصرار کرتا رہے، یا وہ غیر محقق بالا یمان ہو، یا اُس کا پایہ تحقیق کمزور ہو یا وہ کسی ایسے مفسر کے قول پر اعتماد کرتا ہو جو بے علم ہو یا ہر شے میں اپنی عقل کو ترجیح دیتا ہو اور یہ تمام باتیں ایسے موانع اور حجابات ہیں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی بنسبت زیادہ شدید اور سخت ہے۔''

جن پر نازل ہوا ہے، اُن کی ذمہ داریاں

قرآن مجید میں رسول کی حیثیت

۞ رسولوں کا تقرر اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔ عمال و حکام کی طرح اُن کا تقرر مخلوق نہیں کرتی اور نہ مخلوق کے مشوروں کی اس میں کوئی رعایت کی جاتی ہے اور نہ انھیں اس کا حق دار سمجھا جاتا ہے، چنانچہ ارشاد ہے کہ: اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ. [سورۃ الحج ۲۲: ۷۵]

''اللہ تعالیٰ ہی فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول منتخب فرماتے ہیں۔''

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ منصب براہِ راست اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر موقوف ہے۔ بندوں کے سپرد نہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس منصب کے لیے تمام مخلوق میں صرف دو نوع کا انتخاب عمل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آیا: ملائکہ اور انسان' اس لیے جنات میں کوئی رسول نہیں ہوا' اس معاملہ میں وہ انسانوں کے تابع رہتے ہیں۔ غرض رسالت کا معاملہ رزق کی طرح صرف اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر موقوف ہے' اس لیے جب کفار مکہ نے رسول اللہ ﷺ کی رسالت میں رائے زنی شروع کر دی تو نہایت سخت لہجہ میں یہ کہہ کر ان کو خاموش کر دیا گیا:

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا.

[سورۃ الزخرف ۴۳:۳۲]

''کیا یہ [لوگ] تیرے رب کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں؟ ہم نے دنیوی زندگی میں اُن کی روزی تقسیم کر رکھی ہے۔''

یعنی نبوت و رسالت ''رزق'' کی طرح صرف اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا حق ہے جب رزق کی تقسیم اس نے کسی کے حوالے نہیں کی بلکہ اپنے ذمہ رکھی ہے تو نبوت کی تقسیم کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے' پھر یہ کہ نبوت ایک رحمت ہے اور رحمت کی تقسیم کا حق رحمٰن ہی کو ہوسکتا ہے' جو خود رحمت کے محتاج ہوں وہ نبوت جیسے بڑی رحمت کے تقسیم کے حق دار کیسے بن سکتے ہیں؟

یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ. [سورۃ الانعام ۶:۱۲۴]

''[اس موقعہ کو تو] اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جہاں جہاں اپنا پیغام بھیجتا ہے۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ منصب رسالت کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ ہر کس و ناکس اس کا اہل بن جائے' یہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں کہ یہ تاج وہ کس کے سر پر رکھیں' یہ مخمل اور زربفت کی جھول نہیں جو بسا اوقات گدھوں پر بھی نظر آ جاتی ہے بلکہ خلعت الٰہی اور تشریف آسمانی ہے جو انھیں کو نصیب ہوتی ہے جن کا انتخاب اللہ تعالیٰ فرمائے۔

۞ چونکہ اللہ تعالیٰ خود ان کا انتخاب کرتے ہیں اس لیے وہ خود ہی ان کی تعلیم کا انتظام بھی کرتے ہیں: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ. [سورۃ العلق ۹۶:۱]

''اپنے پروردگار کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔''

۞ اللہ تعالیٰ پڑھا کر خود انھیں زبانی یاد کراتے ہیں اگر اس میں کچھ حصہ وہ بھول جاتے ہیں تو وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ کے ماتحت ہوتا ہے:

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰىٓ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ. [سورۃ الاعلیٰ ۸۷:۶-۷]

''ہم تم کو پڑھائیں گے پھر تم نہ بھولو گے بجز اس کے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے۔''

۞ اس وحی کے بیان کے متکفل بھی خود اللہ تعالیٰ ہی ہوتے ہیں:

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ. [سورۃ القیامۃ ۷۵:۱۹] ''پھر اس کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔''

۞ اللہ تعالیٰ اُن کی اخلاقی تربیت بھی خود ہی کرتے ہیں، اس لیے عین بداخلاقی کے دور میں بھی وہ ایسے بلند اخلاق کے مالک ہوتے ہیں کہ جہاں دنیا اپنے پورے عروج کے بعد بھی نہیں پہنچتی۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ. [سورۃ الحجر ۱۵:۸۸]

''مومنوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ۔''

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ. [سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۲۹]

''تم اپنا ہاتھ اپنی گردن کی طرف سمیٹا ہوا نہ رکھو اور نہ اس کو بالکل کھولو۔''

یعنی خرچ کرنے میں میانہ روی رکھیے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ.

[سورۃ الکہف ۱۸:۲۸]

''جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد صرف اس کی رضاجوئی کے لیے کرتے ہیں تم اپنی نشست و برخاست ان ہی میں رکھو۔''

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا. [سورۃ طٰہٰ ۲۰:۱۳۱]

''دنیا کی زندگی کی رونق جو ہم نے مختلف لوگوں کو صرف کام چلانے کے لیے دی ہے اس کی طرف نظر نہ کرو۔''

۞ اللہ تعالیٰ جس طرح اُن کی تعلیمی اور اخلاقی نگرانی کرتے ہیں اسی طرح اُن کے جسمانی تحفظ کی ذمہ داری بھی لیتے ہیں: وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ. [سورۃ المائدۃ ۵:۶۷]

''اور اللہ تمھیں لوگوں سے بچائے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آپ غم نہ کریں۔ تبلیغی فرائض کھلے طور پر انجام دیں۔ لوگوں سے آپ کی حفاظت کرنے والا خود اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ حدیث میں ہے کہ اس آیت کے نزول سے پہلے آپ ﷺ کی پہرہ داری کی جاتی تھی' اس آیت کے نزول کے بعد آپ نے پہرہ منسوخ کر دیا اور خیمہ سے منہ باہر نکال کر فرمایا

يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنصرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ.

[سنن ترمذی' کتاب تفسیر القرآن [۴۸] باب: ومن تفسیر سورۃ المائدۃ [۶] حدیث: ۳۰۴۶]

''جاؤ! میری حفاظت کا اللہ تعالیٰ کفیل ہو چکا ہے' اب مجھے کسی کی حفاظت کی ضرورت نہیں رہی۔''

۞ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اُن کے عواطفِ قلبی اور میلانِ طبعی کے بھی نگران رہتے ہیں:

وَلَوْلَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۔ [سورۃ بنی اسراءیل ۱۷:۷۴]

''اگر ہم تم کو تھام نہ لیتے تو کچھ نہ کچھ اُن کی طرف جھک چکا ہوتا۔''

چونکہ انبیاء علیہم السلام کے عزائم و افعال تو درکنار' اُن کے قلبی خطرات بھی قدرت الٰہیہ کے زیر نگرانی رہتے ہیں' اسی لیے امت مسلمہ اُن کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھتی ہے یہ صفت صرف نبی اور رسول کی ہے۔ کسی امیر و حاکم یا امام و مجتہد کے متعلق عصمت کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔

۞ اس خصوصیت کا اعلان کرنے کے لیے یہ بتایا جاتا ہے کہ اُن کی غلطی عام انسانوں کی غلطی کے برابر نہیں ہوتی' اگر بالفرض وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی جھوٹ بولیں تو اللہ تعالیٰ ان کا مواخذہ کریں گے اور دوسرے جھوٹوں کی طرح کبھی بھی اُن کو مہلت نہ دی جائے گی' لیکن کسی امیر و حاکم یا امام و مجتہد کے متعلق یہ شدت نہیں کی گئی' اس لیے رسولوں میں کوئی جھوٹا نہیں گزرا اور سینکڑوں حاکم اور امیر جھوٹے اور ظالم گزرے ہیں:

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۞ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۞ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۞

[سورۃ الحاقۃ ۶۹: ۴۴-۴۶]

''اگر بالفرض وہ ہماری طرف کوئی بات بھی اپنی طرف سے لگا لے تو ہم اُس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اُس کی رگِ جان کاٹ ڈالیں گے۔''

کائنات میں سب سے سچا صرف رسول ہوتا ہے اس کے متعلق یہ سوال خارج از بحث ہے کہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصداً گناہ اور غلطی کے کام کرے۔

۞ انھیں رائے کی اِصابت بھی حاصل ہوتی ہے:

اِنَّا اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۔[سورۃ النساء۴:۱۰۵]

''ہم نے تم پر قرآن سچائی کے ساتھ اتارا ہے تاکہ تم لوگوں کے معاملات میں اس رائے کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ تعالیٰ تم کو سمجھائے۔''

انبیاء ورسل کے سوا کسی کے ساتھ یہ وعدہ نہیں کہ مخلوق کے مابین فیصلہ کرنے کے لیے خود اُن میں ایسی سمجھ پیدا کردی جائے جسے عصمت حاصل ہو۔

۞ خواہشات نفس سے پاکیزہ اور رائے کی اس عصمت واِصابت کی وجہ سے وہ مخلوق کے لیے مجسم نمونہ عمل بنتے ہیں، وہ جو بھی کہتے ہیں، سب خواہشات نفس سے پاک اور جو کرتے ہیں وہ سب نیکی ہی نیکی ہوتی ہے اس لیے ان کی ہستی ہر لحاظ سے قابلِ اتباع ہوتی ہے، یہاں کسی کو اُن پر سوال واعتراض کرنے کا حق نہیں ہوتا، اسی لیے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔[سورۃ الاحزاب ۳۳:۲۱]

''تمھارے لیے رسول اللہ [ﷺ کی زندگی] میں بہترین نمونہ ہے۔''

۞ اُن کے قلب میں امت کے لیے انتہائی رحمت اور خیر خواہی ڈالی جاتی ہے حتی کہ پھر اُن کو اپنی امت سے اتنی محبت ہو جاتی ہے کہ جتنی خود کسی کو اپنے نفس سے نہیں ہوتی:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔[سورۃ التوبۃ ۹:۱۲۸]

''تمھارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے، ایسا مہربان کہ جو بات تمھیں تکلیف دہ ہو، وہ اس پر بھاری ہے، تمھاری خیر خواہی کا حریص اور مومنوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔''

ایک جگہ فرمایا: لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۔[سورۃ الشعراء ۲۶:۳]

''شاید تم اپنی جان ہلاک کردو گے اس غم میں کہ وہ کیوں ایمان نہیں لائے۔''

۞ امت پر رسول اللہ ﷺ کا احترام اتنا واجب ہوتا ہے کہ اُن کی ازواج مطہرات مومنوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماؤں کے برابر سمجھی جاتی ہیں اور جیسا اپنی ماں سے نکاح درست نہیں ہوتا ایسا ہی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے نکاح کرنا درست نہیں ہوتا:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّھٰتُھُمْ (۱) .[سورۃ الاحزاب۳۳:۶]

''نبی [ﷺ] کو مومنوں سے ان کی جانوں سے زیادہ تعلق ہے اور اُس کی ازواج اُن کی مائیں ہیں۔''

۞ اُن کے سامنے آگے بڑھ کر کوئی بات کہنا ممنوع ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ .[سورۃ الحجرات ۴۹:۱]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔''

۞ اُن کے سامنے اونچی آواز سے بولنا اور اُن کے احکام کو عام انسانوں کی طرح سمجھنا عمل کی بربادی کا موجب ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا.[سورۃ النور۲۴:۶۳]

---

(۱) حافظ ابن قیم لکھتے ہیں:

لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ خُصَّ نِسَاؤُهٗ ۔۔۔ بِخَصِیْصَةٍ عَنْ سَائِرِ النِّسْوَانِ
خُیِّرْنَ بَیْنَ رَسُوْلِهٖ وَ سِوَاهُ فَاخْـ ۔۔۔ تَرْنَ الرَّسُوْلَ لِصِحَّةِ الْاِیْمَانِ
شَكَرَ الْاِلٰهُ لَهُنَّ ذَاكَ وَ رَبُّنَا ۔۔۔ سُبْحَانَهٗ لِلْعَبْدِ ذُوْ شُكْرَانِ
فَضْرُ الرَّسُوْلِ عَلٰی اُولٰئِكَ رَحْمَةً ۔۔۔ مِنْهُ بِهِنَّ وَ شُكْرَ ذِي الْاِحْسَانِ
وَكَذَاكَ اَیْضًا قَصْرُهُنَّ عَلَیْهِ مَعْـ ۔۔۔ لُوْمٌ بِلَا شَكٍّ وَ لَا حُسْبَانِ
فَلِذَا حَرُمْنَ عَلٰی سِوَاهُ بَعْدَهٗ ۔۔۔ اِذْ ذَاكَ صَوْنًا عَنْ فِرَاشٍ ثَانِ

[الکافیۃ الشافیۃ فی الانتصار للفرقۃ الناجیۃ المعروف بالقصیدۃ النونیۃ:۱۴۳]

''رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو دوسری ساری عورتوں سے اس [نکاح کے سلسلہ] میں امتیاز اور خصوصیت حاصل ہے' اس لیے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ اور دوسرے لوگوں میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو اُنہوں نے صحیح الایمان ہونے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو ترجیح دی جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے ۔ جو بندوں کو اُن کے اعمال کا بہتر بدلہ دینے والا ہے ۔ یہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ انہی ازواج مطہرات پر اکتفا کریں اور اسی وجہ سے آپ ﷺ کے بعد اوروں پر اُنھیں حرام قرار دیا گیا اور دوسروں کے بستروں سے اُن کو بچا لیا گیا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا [معمولی بلانا] مت سمجھو جیسا کہ تم میں سے ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے۔''

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ. [سورة الحجرات ۴۹:۲]

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی [ﷺ] کی آواز سے اونچی نہ کرو اُن سے اس طرح پکار کر بات نہ کرو جیسے تم ایک دوسرے سے پکار کر کرتے ہو کہیں تمھارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر ہی نہ ہو۔''

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں: فإذا كان رفعُ أصواتهم فوق صوته سَبَباً لحُبُوطِ أعمالهم فكيف تقديمُ آرائهم وعقولهم، وأذواقهم، وسياستهم، ومعارفهم على ما جاء به ورفعها عليه؟ أليس هذا أولى أن يكون مُحبِطاً لأعمالهم؟ [أعلام الموقعين: ۵۰]

''رسول اللہ ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی کرنا جب عمل کو اکارت کر دیتا ہے تو آپ ﷺ کے احکام کے سامنے اپنی رائے و عقل اور اپنی سیاسیات اور معارف و علوم اور ذوق کو مقدم کر دینا اعمالِ صالحہ کے لیے کیوں کر تباہ کن نہ ہوگا؟''

۞ اُن سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنے کے مترادف ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ. [سورة الفتح ۴۸:۱۰]

''جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے۔''

۞ اُن کی اطاعت اور اُن کی جنگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی جنگ بن جاتی ہے:

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. [سورة البقرة ۲:۲۷۹]

''اگر تم [سود] نہیں چھوڑتے تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

۞ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ اُن کی اتباع کیے بغیر تسلیم نہیں کیا جا سکتا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. [سورة آل عمران ۳:۳۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دو کہ اگر تمھیں اللہ سے محبت ہے تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

امام نسفی (۱) فرماتے ہیں: فَمن ادَّعیٰ مَحَبَّتہ و خالَفَ سنۃَ رسولہ فھو کذَّابٌ و کتاب اللہ یُکذِّبُہ. [تفسیر النسفی ۱:۲۱۲]

''جو اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعوی کے باوجود اس کے رسول ﷺ کی سنت کی مخالفت کرتا رہے تو وہ جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اُسے جھوٹا قرار دیتا ہے۔''

اور بقول شاعر (۲):

تَعْصِي الإِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ   هٰذَا لَعَمْرِيُ فِي الْقِيَاسِ بَدِيْعٌ

لَوْ اَنَّ حُبَّكَ صَادِقاً لأَطَعْتَهُ   اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعٌ

[تفسیر روح المعانی ۴:۱۲۵]

''تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود اُس کی نافرمانی کرتے ہو حالانکہ مجھے زندگی دینے والے رب کی قسم! یہ بات سَراسَر خلافِ عقل ہے۔ اگر تیری محبت کا دعوی درست ہوتا تو اُس کی پیروی کرتے' اس لیے کہ دستور ہے کہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا فرمان بردار ہوتا ہے۔''

۞ رسول اللہ ﷺ مجلس مشاورت کی رائے کے تابع نہیں ہوتے جب کہ دوسرے لوگ اس کے

(۱) عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی 'ابوالبرکات' حنفی فقیہ اور مفسر قرآن تھے۔ ان کی نسبت نَسَف کی طرف ہے' جو دریائے جیحون اور سمرقند کے درمیان واقع ہے۔ تفسیر مدارک التنزیل' کنز الدقائق' المنار' کشف الاسرار' الوافی اور الکافی جیسی مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۷۱۰ھ=۱۳۱۰ء کو وفات پائی۔ [تاج التراجم:۴۷' ترجمہ:۱۲۲' الجواہر المضیئۃ:۸۱۷' ترجمہ:۶۴۲' الفوائد البہیۃ:۱۷۲' ترجمہ:۲۱۸' الاعلام ۴:۶۷]

(۲) یہ اشعار محمود بن الحسن وراق کے ہیں۔ [دیوان محمود وراق' ص:۱۸۰' مؤسسۃ الفنون' عمان' ۱۹۹۱ء] اس کے بعد والے شعر یہ ہیں:

اِنْ كُنْتَ فِيْ دَعْوَى الْمَحَبَّةِ صَادِقاً   لَا اَنَّ دَعْوَى الْحُبِّ مِنْكَ شَنِيْعٌ

فَاخْتَرْ مُتَابَعَةَ الرَّسُوْلِ فَإِنَّهُ   مُسْتَشْفَعٌ وَ مُشَفَّعٌ وَ شَفِيْعٌ

''اگر تو اپنی محبت کے دعویٰ میں سچے ہو اور تمھارا صرف ظاہری بے کار دعویٰ نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کی اِطاعت اختیار کرو اس لیے کہ [روزِ قیامت باذنِ الٰہی] وہ سفارش کریں گے اور آپ کی سفارش مانی بھی جائے گی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابع ہوتے ہیں: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. [سورۃ آل عمران ۳:۱۵۹]

''[صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دل جوئی کی خاطر] اُن سے مشورہ کرتے رہو پھر جب تم کسی بات کا ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسا کر کے اسے کر دو [خواہ اب کسی کا مشورہ کچھ ہو]۔''

امام بخاری نے رسول اللہ ﷺ کی مشاورت پر ایک مستقل باب قائم کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول ﷺ صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہوتے ہیں، وہ کسی دوسرے کے مشورے کے تابع نہیں ہوتے۔ رسول کے سوا سب ائمہ اور امراء مشیروں کی رائے کے پابند ہوتے ہیں، وہ اپنے ذاتی عزم کے مالک نہیں ہوتے، انھیں اختلافِ رائے کی صورت میں کوئی آیت یا حدیث پیش کرنا

ضروری ہوتا ہے اور صرف پیش کرنا بھی کافی نہیں جب تک بحث و تمحیص کر کے مجلسِ مشاورت کو مکمل طور پر مطمئن نہ کر دیں یہ صرف ایک رسول ہی کی شخصیت ہوتی ہے جسے عزم کر لینے کے بعد دوسروں کو مطمئن کر لینا ضروری نہیں ہوتا بلکہ خود دوسروں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ رسول کا رُجحان دیکھ کر اسی جانب مطمئن ہو جائیں پھر جو شخص یہاں جس قدر مطمئن ہو جاتا ہے، وہ اتنا ہی قابلِ تعریف شمار ہوتا ہے۔ کسی امام اور امیر کی یہ شان نہیں۔

[صحیح بخاری ۸:۲۰۵، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ [۹۷] باب [۲۸]

منصبِ نبوت کے فرائض

حجیتِ حدیث کے منکرین کا دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اصل ذمہ داری بحیثیت پیغمبر کے صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر جو وحی نازل فرمائے آپ ﷺ وہ لوگوں تک پہنچا دیں اس کے بعد رسول کی حیثیت سے آپ ﷺ کا فرض ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد نہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ پر کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور نہ قرآن مجید کے سوا آپ ﷺ کے کسی قول یا فعل کی کوئی شرعی اہمیت ہے۔ ذیل میں اس کے متعلق حقائق ملاحظہ ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول بحیثیت معلم و مربی

قرآن مجید میں سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام کی دعاء ان الفاظ میں منقول ہے:

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ یُزَكِّیۡهِمۡ. [سورۃ البقرۃ ۲:۱۲۹]

''اے ہمارے پروردگار! اِن لوگوں میں خود اِن ہی کے اندر ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور اِن کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور اِن کا تزکیہ کرے۔''

جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام ؓ پر اپنے اس احسانِ عظیم کا اِظہار یوں فرمایا: كَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِیۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡكُمۡ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیۡكُمۡ وَ یُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ. [سورۃ البقرۃ ۲:۱۵۱]

''جس طرح ہم نے تمھارے اندر خود تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمھارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔''

اس ''نوید سعید'' کا تذکرہ سورۃ آل عمران ۳:۱۶۴ اور سورۃ الجمعۃ ۶۲:۲ میں بھی کیا گیا ہے۔

ان آیات میں رسول اللہ ﷺ کے چار فرائض بتائے گئے ہیں:

[۱] تلاوتِ آیات [۲] تعلیمِ کتاب [۳] تعلیمِ حکمت [۴] تزکیہ

اِن آیات میں تین بار حرف عطف ''واؤ'' آیا ہے' جو اس بات کی دلیل ہے کہ چاروں کام الگ الگ ہیں۔ حرف عطف ''مُغَایَرَت'' کا ہے۔ یعنی اس حرف سے آگے جس چیز کا ذکر ہے وہ اس چیز سے بالکل الگ اور جداگانہ حقیقت ہے جس کا ذکر اس کے بعد ہو رہا ہے' ان آیات میں اَلۡحِكۡمَةُ سے مراد حدیث ہی ہے جس کا باقاعدہ نزول ہوتا رہا۔ ارشاد ہے:

وَ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ. [سورۃ النساء ۴:۱۱۳]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت نازل کردی ہے۔''

اس سلسلے میں امام شافعی نے ایک منکر حدیث سے اپنا مکالمہ یوں نقل فرمایا ہے:

امام شافعی: میں نے اس کے سامنے سورۃ الجمعۃ کی دوسری آیت پیش کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر حدیث: میں نے تو یہ جان لیا کہ الکتاب سے مراد کتاب اللہ ہے لیکن یہ بتلایئے کہ حکمت کیا ہے؟

امام شافعی: حکمت سے رسول اللہ ﷺ کی سنت مراد ہے۔

منکر حدیث: یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کتاب اللہ کی اجمالی اور حکمت یعنی اَحکام کی خصوصی طور پر تعلیم دیتے ہوں۔

امام شافعی: تمھارا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسی طرح کھول کر بتلائیں جس طرح آپ نے ان کے سامنے فرائض نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو مفصل بیان کیا ہے، تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرائض کو اپنی کتابِ زندہ کے ذریعے محکم بنایا اور اس کی کیفیت کو رسول اللہ ﷺ کی زبانی بیان کرایا۔

منکر حدیث: ہاں! اس کا احتمال تو ہے۔

امام شافعی: اگر تم اس بات کو مانتے ہو، تو یہ تو وہی پہلی بات ہوئی جس تک بغیر رسول اکرم ﷺ کے خبر دیے کسی طرح تمھاری رسائی نہیں ہوسکتی۔

منکر حدیث: اگر میں عطف کو تاکید کے لیے مانوں تو؟

امام شافعی: جب کتاب اور حکمت دونوں کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا جائے تو تمھارے خیال میں کیا چیز زیادہ مناسب ہوگی۔ آیا یہ کہ ان سے دو مستقل چیزیں مراد لی جائیں یا یہ کہ دونوں ایک ہی چیز ہو؟

منکر حدیث: جیسا آپ نے فرمایا وہ بھی ہوسکتا ہے کہ کتاب وسنت دونوں مراد ہوں تو اس وقت وہ دو مستقل چیزیں ہوں گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں ایک ہی ہوں۔

امام شافعی: ان دونوں احتمالات میں جو زیادہ ظاہر ہے، اس کا ماننا اولیٰ و بہتر ہے۔ نیز قرآن مجید میں تمھارے خلاف میری تائید میں دلیل بھی موجود ہے۔

منکر حدیث: وہ کہاں ہے؟

امام شافعی: وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ. [سورۃ الاحزاب ۳۳:۳۴]

”اور اللہ کی آیتوں اور حکمت کی باتوں کو یاد رکھو، جو تمھارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے ثابت ہوا کہ ان کے گھروں میں دو چیزوں' قرآن اور حکمت کی تلاوت کی جاتی تھی۔

منکر حدیث: فهذه أبَينُ في أنَّ الحِكمةَ غَيرُ القُرآن من الأولى. [کتاب الام ۸:۲۶۱' باب جماع العلم]

''پھر تو یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حکمت قرآن کے علاوہ ہی ہے۔''

اور پھر چند سطور کے بعد فرماتے ہیں کہ آخر وہ اس بات کا قائل ہو گیا کہ:

قال: مامن شيءٍ أولَى بِنا أن نقول في الحكمة من أنها سنة رسول الله ﷺ.

[کتاب الام ۸:۲۶۲' باب جماع العلم]

''حکمت کی تفسیر میں ہمارے لیے اس سے زیادہ بہتر کوئی بات نہیں کہ ہم اسے رسول اللہ ﷺ کی سنت کہیں۔''

رسول بحیثیت پیشوا و نمونہ عمل

قرآن مجید میں اِتباعِ رسول کو حبِ الٰہی کی نشانی قرار دیا گیا ہے' چنانچہ ارشاد ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۞ [سورۃ آل عمران ۳:۳۱-۳۲]

''کہو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو' تب اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمانے لگے گا اور تمھیں تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' رحم فرمانے والا ہے۔ کہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر بھی اگر وہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کفر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

صرف یہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کو قابلِ اتباع نمونہ قرار دیا گیا ہے' چنانچہ ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ.

[سورۃ الاحزاب ۳۳:۲۱]

''بے شک تمھارے لیے رسول اللہ [ﷺ کی زندگی] میں بہترین نمونہ ہے' ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کے یہ الفاظ غیر مبہم اور غیر مشتبہ طریقے سے نبی ﷺ کو مامور من اللہ رہنما و پیشوا قرار دے رہے ہیں' ان الفاظ کے ہوتے ہوئے آپ ﷺ کی پیروی اور آپ ﷺ کے نمونہ زندگی کی تقلید سے انکار کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اس کے جواب میں یہ کہنا سراسر لغو ہے کہ اس سے مراد قرآن مجید کی پیروی ہے' اگر یہ مراد ہوتی تو فَاتَّبِعُوْنِيْ کی جگہ فَاتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ فرمایا جاتا اور اس صورت میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو اُسوہ حسنہ کہنے کے کوئی معنی ہی نہیں۔

رسول بحیثیت قاضی

قرآن مجید میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ اس امر کی تصریح فرماتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو قاضی مقرر فرمایا ہے۔ مثلاً ارشاد ہے: وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا. [سورۃ النساء ۴:۶۱]

''اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اُتاری ہوئی [کتاب] اور رسول [کی سنت] کی طرف آؤ تو تم منافقین کو دیکھتے ہو کہ تم سے کترا جاتے ہیں۔''

اس آیت میں اطاعت رسول سے منہ موڑنے والوں کو منافق کہا گیا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھئے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے اور حکم سے مطمئن نہیں ہوتے تو وہ مؤمن بھی نہیں' چنانچہ ارشاد فرمایا: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. [سورۃ النساء ۴:۶۵]

''پس نہیں' تیرے رب کی قسم! یہ لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم کو ہر اُس جھگڑے میں حاکم نہ بنائیں جو اُن کے درمیان ہو گیا اور اس فیصلہ سے اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں جو تم نے کیا اور اسے دل و جان سے تسلیم نہ کر لیں۔''

کیا اب بھی کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں کو ماخذ قانون تسلیم نہ کرے اور آپ ﷺ کو دیگر ججوں کی طرح صرف ایک جج ہی تسلیم کرے ؟

رسول بحیثیت حاکم و فرماں روا

قرآن مجید صراحت اور تکرار کے ساتھ نہایت کثرت سے کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے مقرر کیے ہوئے حاکم اور فرماں روا ہیں اور آپ ﷺ کو یہ منصب بھی رسول ہی کی حیثیت سے عطا ہوا تھا چنانچہ ارشاد ہے: يَآيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. [سورة النساء۴:۵۹]

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی بھی جو تم میں سے اُولی الامر ہوں۔ پھر اگر تمھارے درمیان نزاع ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول [ﷺ] کی طرف پھیر دو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔''

اس آیت کریمہ میں یکے بعد دیگرے تین اطاعتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس کے بعد رسول کی اطاعت اور پھر تیسرے درجے میں اولی الامر کی اطاعت۔

اس سے کئی باتیں معلوم ہوئیں:

[۱] پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ أولی الأمر میں داخل نہیں ہیں بلکہ اُن سے بالاتر ہیں، اور اطاعت کے باب میں اُن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے بعد دوسرے نمبر پر ہے اس لیے ان کے بارے میں اَطِيعُوا کا الگ لفظ استعمال کیا گیا۔

[۲] دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ أولی الأمر کی اطاعت مشروط طور پر کی جائے گی، اس لیے کہ اُسے اَطِيعُوا کے تحت رکھا گیا مگر مستقل طور پر اَطِيعُوا کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا نیز یہ کہ اولی الامر سے نزاع واختلاف ہو سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ نزاع نہیں ہو سکتا۔

[۳] تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نزاعات میں فیصلے کے لیے مرجع صرف دو ہیں: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ۔

ظاہر ہے کہ اگر مرجع صرف اللہ تعالیٰ ہوتا تو صراحت کے ساتھ رسول کا الگ ذکر محض بے معنی ہوتا۔ پھر جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے مراد کتاب اللہ کی طرف رجوع کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے تو رسول کی طرف رجوع کرنے کا مطلب بھی اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ عہدِ رسالت میں خود ذاتِ رسول اللہ ﷺ کی طرف اور اس عہد کے بعد حدیث رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف رجوع کیا جائے۔

رسول بحیثیت شارح کتاب اللہ

یہ بات رسول اللہ ﷺ کے فرائض میں شامل کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں جو احکام و ہدایات دیں آپ ﷺ اس کی توضیح فرمائیں۔ ایک موٹی عقل کا آدمی بھی کم از کم اتنی بات سمجھ سکتا ہے کہ کسی کتاب کی توضیح محض اس کتاب کے الفاظ پڑھ کر سُنا دینے سے نہیں ہو جاتی' بلکہ توضیح کرنے والا اُس کے الفاظ سے کچھ زائد کہتا ہے تا کہ سننے والا کتاب کا مطلب پوری طرح سمجھ جائے اور اگر کتاب کی کوئی بات کسی عملی مسئلے سے متعلق ہو تو شارح عملی مظاہرہ کر کے بتاتا ہے کہ مصنف کا مراد و منشا اس طرح عمل کرنا ہے۔ یہ نہ ہو تو کتاب کے الفاظ ہی سنا دینا کسی طِفل مکتب کے نزدیک بھی توضیح قرار نہیں پا سکتا' فرمانِ الٰہی ہے:

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ. [سورۃ النحل ۱۶:۴۴]

''اور ہم نے تمھاری طرف قرآن صرف اس لیے نازل کیا ہے کہ تم لوگوں کو اُس [تعلیم] کی وضاحت کرو جو اُن کی طرف اتاری گئی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی اِطاعت فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ.

[سورۃ آل عمران ۳:۳۲]

''کہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو تو اگر یہ منہ موڑیں تو [یاد رکھو کہ] اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کا کم سے کم مطالبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ اگر کوئی شخص یہ مطالبہ پورا کرنے سے اِعراض اختیار کر دیتا ہے تو اُس کا شمار دین کے منکروں میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت نہیں رکھتے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. [سورۃ الانفال ۸:۱]

''اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤمن بننے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے اور زیر بحث آیت میں ایمان باللہ کا اصل تقاضا بیان ہو رہا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان لانے کے مدعی ہیں اُن پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے ہر حکم کی اطاعت کریں۔ یہ بات ایمان کے منافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا کوئی حکم اپنی خواہشاتِ نفس کے خلاف ہو تو اُس کے خلاف بغاوت کا جذبہ اُبھرے یا اس سے متعلق کوئی رنجش یا بدگمانی جگہ پائے۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کے الفاظ سے یہ بات نکلتی ہے کہ جو لوگ ایمان کا دعویٰ رکھتے ہیں وہ ایمان کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں جنہوں نے ایمان کی یہ حقیقت نہیں سمجھی ہے اُن کا دعویٰ ایمان بالکل بے حقیقت ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا: قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا. [سورۃ النور ۲۴:۵۴]

''کہو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر تم [اطاعتِ رسول سے] منہ پھیر لو تو رسول کے فرائض کی ذمہ داری رسول پر ہے اور تمہارے فرائض کی ذمہ داری تم پر ہے اور اگر تم اس [رسول ﷺ] کی اطاعت کرو گے تو ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔''

اس آیت میں بڑی صراحت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کا حکم دینے کے بعد دوبارہ اس کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ پھر سارا زور اطاعتِ رسول پر دیا حتی کہ فرما دیا کہ اطاعتِ رسول ہی سے ہدایت مل سکتی ہے ورنہ سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں ملے گا، اس کے معنی سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ اطاعتِ رسول ہی اطاعتِ الٰہی کا واحد ذریعہ ہے؟

ایک جگہ ارشاد فرمایا: وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ.

[سورۃ النور ۲۴:۵۶]

''اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

زیر نظر آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے حصول کے لیے اطاعتِ رسول کو شرط قرار دیا ہے یہ بھی ملحوظ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنی اطاعت کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف اطاعتِ رسول کا ذکر کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہے کہ اطاعتِ رسول عین اطاعتِ الٰہی ہے؟
ایک جگہ ارشاد ہوا: وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ.

[سورۃ التغابن ۶۴:۱۲]

''اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر تم [اطاعتِ رسول سے] منہ موڑو تو بے شک ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر وعیدیں

۞ رسول کی نافرمانی اسی طرح سخت عذاب کا سبب ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی' چنانچہ ارشاد ہے: وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ.

[سورۃ النساء ۴:۱۴]

''جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کے حدود سے نکل جائے گا تو اس کو آگ میں ڈالا جائے گا اور اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت کا عذاب ہوگا۔''

۞ ایک جگہ ارشاد فرمایا: وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا. [سورۃ النساء ۴:۱۱۵]

''جو کوئی رسول کی مخالفت کرے جب کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی اور مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اُسے اُسی طرف حوالہ کریں گے جو اُس نے اختیار کی اور ہم اس کو دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔''

اس آیت میں ان لوگوں کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں اور آپ کے احکام وفرامین تسلیم نہیں کرتے۔ نیز جو لوگ اہل ایمان کے اختیار کیے ہوئے طریقے کو چھوڑ کر کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کی اختیار کی ہوئی راہ پر جانے کے لیے چھوڑ دے گا اور یہ اُس راستے سے سیدھے جہنم میں پہنچ جائیں گے جو نہایت بُرا ٹھکانہ ہے۔

۞ ایک جگہ ارشاد فرمایا: فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. [سورۃ النور ۲۴:۶۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سو جو لوگ اِس [رسول] کے حکم کے خلاف کرتے ہیں' وہ اس سے ڈرتے رہیں کہ اُن پر کچھ خرابی آپڑے یا ان کو دردناک عذاب پہنچے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ اَمْرِہٖ ارشاد فرمایا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات' افعال اور تصویبات سب داخل ہیں لہٰذا سب امور میں آپ ﷺ کا اتباع لازمی ہے۔

امام مالک (۱) نے ایک بار اس شخص کو جس نے اُن سے حدیثِ نبوی کے مقابلہ میں اُن کی رائے پوچھی' یہی آیت پڑھ کر سنائی تھی۔ [مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ:۱۰۹-۱۱۰]

۞ ایک جگہ ارشاد فرمایا: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ. [سورۃ الاحزاب۳۳:۳۶]

''اور کسی مؤمن مرد اور مؤمن عورت کا یہ کام نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دے کہ ان کو اپنے کام میں اختیار رہے۔''

یہ آیت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا (۲) اوران کے بھائی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب کہ وہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (۳) کے ساتھ اپنی بہن کا نکاح کرنے پر آمادہ نہ تھے اس لیے کہ وہ مولیٰ [آزاد کردہ غلام] تھے' اس آیتِ کریمہ کے نزول کے بعد انھوں نے اپنی بہن کی شادی سیدنا

---

(۱) امام مالک بن اَنس بن مالک' اَصبحی' حمیری ابوعبداللہ' امام دارالہجرۃ' ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔ ۹۳ھ=۷۱۲ء کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۷۹ھ = ۷۹۵ء کو وفات پائی۔ دینی امور میں متصلب اور امراء' وزراء اور سلاطین سے کوسوں دور رہتے تھے۔ [وفیات الاعیان۴:۱۳۵' الاعلام۵:۲۵۷]

(۲) سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بن ریاب' اسدیہ' ام المؤمنین' رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ والدہ کا نام اُمیمہ بنت عبدالمطلب تھا' ان کا پہلا نکاح سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا مگر گھریلو ناچاقی کے سبب طلاق ہوئی' ان کا نام بَرّۃ [نیک کار] تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے عقد کے بعد ان کا نام زینب رکھا گیا۔ ۲۰ھ = ۶۴۱ء کو ۵۳ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ [طبقات ابن سعد ۸:۱۰۱' الاعلام۳:۶۶]

(۳) سیدنا زید بن حارثہ بن شراحیل [شرحبیل] کلبی رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ سابقون اولون میں سے ہیں۔ بچپن میں والدین سے چرا لیے گئے اور غلام بنا کر فروخت کر دیے گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خریدا اور رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کیا۔ آپ ﷺ نے آزاد کر کے اپنا متبنیٰ بنالیا۔ آپ ﷺ اکثر سرایا میں اُن کو امیر جیش بنایا کرتے تھے۔ ۸ھ = ۶۲۹ء کو وفات پائی۔ [الاصابہ۱:۵۶۳' الاعلام۳:۵۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کرادی۔

امام دارمی (۱) نے اپنی سند کے ساتھ ہشام بن حجیر سے روایت کی ہے کہ طاووس (۲) عصر کی نماز کے بعد دوگانہ پڑھا کرتے تھے' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں فرمایا کہ یہ دوگانہ پڑھنا چھوڑ دو' اس پر طاوس کہنے لگے: ان دو رکعتوں کی ممانعت تو اس لیے ہے کہ کہیں لوگ غروبِ آفتاب تک نفل پڑھنے کا انھیں ذریعہ نہ بنالیں' یہ سن کر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے' اب مجھے نہیں معلوم کہ تمھیں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر عذاب دیا جائے گا یا اَجر ملے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ...... ۔ [سنن الدارمی ۱:۱۲۶' حدیث:۴۳۴]

اس سلسلے کا ایک واقعہ امام دارمی اس طرح نقل کرتے ہیں کہ سعید بن مسیّب (۳) نے ایک شخص کو عصر کے بعد دو رکعتیں کثرت سے پڑھتے دیکھا' اُس شخص نے اُن سے پوچھا:

يا أبا محمد أيعذبني الله على الصلاة؟ قال: لا' ولكن يعذبك الله بخلاف السنة.

[سنن الدارمی ۱:۱۲۶' حدیث:۴۳۶]

---

(۱) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن فضل بن بہرام' تیمی' دارمی' سمرقندی' ابو محمد' ۱۸۱ھ = ۷۹۷ء کو پیدا ہوئے۔ حافظ حدیث تھے۔ حجاز' مصر' عراق اور خراسان تک حصولِ علم کے سلسلے میں تشریف لے گئے۔ سمرقند کے قاضی بنا دیے گئے۔ صرف ایک فیصلہ دیا اور مستعفی ہوئے۔ عالم و فاضل' محدث و مفسر اور فقیہ تھے۔ سمرقند میں علوم حدیث کی نشر واشاعت کا سہرا اُن کے سر ہے۔ ۲۵۵ھ = ۸۶۹ء کو وفات پائی۔

[تذکرۃ الحفاظ ۲:۵۳۴' تہذیب التہذیب ۵:۲۶۱' الاعلام ۴:۹۵]

(۲) طاووس بن کیسان' یمانی' ۳۳ھ = ۶۵۳ء کو پیدا ہوئے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مایہ ناز شاگرد ہیں۔ پانچ سو صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے۔ حالتِ حج میں ۱۰۶ھ = ۷۶۵ء کو وفات پائی۔

[البدایۃ والنہایۃ ۹:۲۲۴' الاعلام ۳:۲۲۴]

(۳) سعید بن مُسَیَّب بن حزن بن ابی وہب' ۱۳ھ = ۶۳۴ء کو پیدا ہوئے۔ جلیل القدر تابعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے سات بڑے فقہاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ محدث' فقیہ اور عابد و زاہد تھے۔ زیتون کی تجارت کرکے اس کی آمدنی سے اپنا پیٹ پالتے تھے اور کسی سے کسی قسم کا کوئی وظیفہ نہیں لیتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ ۹۴ھ = ۷۱۳ء کو وفات پائی۔ [طبقات ابن سعد ۵:۱۱۹' الاعلام ۳:۱۰۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابومحمد! یہ بتلائیے کہ کیا اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب دے گا؟ آپ نے اسے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ کو سنت کے خلاف کرنے پر سزا دیں گے۔''

ایک جگہ ارشاد ہوا: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ.

[سورۃ محمد ۴۷:۳۳]

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلو اور رسول کے حکم پر چلو اور اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔''

اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ اعمال اس وقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں شرف باریابی حاصل کریں گے جب وہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں کیے جائیں' آپ کے اقوال و افعال' اوامر و نواہی اور اخلاق و اعمال کے مطابق عمل کیا جائے اور جو رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا وہ اپنے اعمال خود اپنے ہاتھوں برباد کرے گا۔

حدیث وحی ہے۔

حدیث وحی ہے اور اس کے وحی ہونے کے دلائل درج ذیل ہیں:

[۱] وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ.

[سورۃ البقرۃ ۲:۱۴۳]

''اور جس قبلہ کی طرف تم پہلے منہ کرتے تھے اُس کو ہم نے کسی اور مقصد کے لیے مقرر نہیں کیا تھا سوائے اس کے کہ ہم دیکھ لیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں واپس ہو جاتا ہے۔''

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا لیکن وہ حکم قرآن مجید میں موجود نہیں ہے' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ کوئی اور وحی تھی جس کے ذریعے یہ حکم دیا گیا تھا۔

[۲] عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ.

[سورۃ البقرۃ ۲:۱۸۷]

''اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرتے' پس اللہ تم پر متوجہ ہوا اور تمھارا قصور معاف کر دیا' اب تم عورتوں سے میل جول رکھو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کے نزول سے پہلے رمضان کی راتوں میں عورتوں کے پاس جانا اور کھانا پینا منع تھا۔ کچھ لوگوں سے اس میں کوتاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس حکم میں تخفیف کر دی۔

تخفیف اس وقت ہو سکتی ہے جب پہلے کوئی سخت حکم دیا گیا ہو اور وہ حکم یہی تھا کہ رمضان کی راتوں میں بھی روزہ رکھا کرو۔ صرف مغرب کے وقت کھانے' پینے کی اجازت تھی لیکن وہ حکم قرآن مجید میں کہیں موجود نہیں ہے' اس سے ثابت ہوا کہ وہ حکم نازل تو ہوا تھا لیکن قرآن مجید کے ذریعے نہیں بلکہ حدیث کے ذریعے نازل ہوا تھا۔

[۳] حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ. فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ. [سورۃ البقرۃ ۲:۲۳۸]

''نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر بیچ کی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو' پھر اگر تمھیں دشمن کا خوف ہو تو [چلتے پھرتے] پیدل بھی اور سواری پر بھی نماز ادا کر سکتے ہو' لیکن پھر جب امن ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کو اس طرح یاد کرو جس طرح تمھیں اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے' جس کو تم نہیں جانتے تھے''۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حالتِ امن میں کسی خاص طریقہ سے نماز ادا کی جاتی ہے اور یہی وہ طریقہ ہے جس کے متعلق ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں سکھایا۔ پورا کا پورا قرآن پڑھ لیجیے۔ نماز کا کوئی طریقہ آپ کو اس میں بالکل نہیں ملے گا' لہٰذا اللہ تعالیٰ نے کسی اور ذریعہ سے نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس کو حدیث کہا جاتا ہے۔

[۴] وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ. [سورۃ حم الشوریٰ ۴۲:۵۱]

''کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بات کرے سوائے وحی کے ذریعے' یا پردہ کے پیچھے سے' یا اللہ تعالیٰ کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس چیز کو جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وحی کر دے' بے شک اللہ تعالیٰ بلند و بالا اور حکمت والا ہے''

اس آیت میں کسی رسول یا نبی تک احکام الٰہی پہنچنے کے تین طریقے بتائے گئے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- براہ راست وحی کے ذریعے - پردہ کے پیچھے براہ راست کلام
- اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتہ کے ذریعہ وحی کا آنا

دیکھنا یہ ہے کہ قرآن مجید ان تین قسموں میں سے کون سی وحی ہے؟ سو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ. [سورۃ البقرۃ ۲:۹۷]

''کہہ دو کہ جو کوئی جبریل کی دشمنی کرے [وہ کافر ہے] اس لیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس [قرآن] کو آپ کے دل پر اتارا۔''

ثابت ہوا کہ قرآن مجید وحی کی تیسری قسم ہے، اب وحی کی دو قسمیں باقی رہ جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حق میں ان کا استعمال بھی ہوا ہوگا جو حدیث کے نزول کی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے۔

[۵] مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ. [سورۃ الحشر ۵۹:۵]

''جو درخت تم نے کاٹے اور جو تم نے اپنی جڑوں پر کھڑے چھوڑ دیئے، سو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔''

جب اسلامی لشکر نے یہود کے قبیلہ بنو نضیر کے درخت کاٹ ڈالے اور یہ کام انھوں نے جنگی تدبیر کی بنا پر کیا تھا۔ یہود نے یہ صورت حال دیکھ کر رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور مصلح ہونے کے مدعی ہیں۔ کیا درختوں کو کاٹنا اور جلانا بھی اصلاح ہے؟ اس کے جواب میں یہ آیت اتری۔ جس میں بتایا گیا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے ہو رہا ہے (۱):

---

(۱) امام سہیلی لکھتے ہیں کہ سب نخلستان نہیں کاٹا گیا بلکہ صرف لِينَة جو ایک قسم کی کھجور ہے اور عربوں کی عام خوراک نہیں ہے، اُس کے درخت کٹوا دیے گئے۔ [الروض الانف ۶:۱۵۹، غزوہ بنو نضیر]
ممکن ہے کہ درختوں کے جھنڈ سے کمین گاہ کا کام لیا جاتا ہو اس لیے وہ صاف کرا دیے گئے کہ محاصرہ میں کوئی چیز حائل نہ ہو، جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے نزدیک درخت وغیرہ میدانِ جنگ میں اسی وقت کاٹے جاتے ہیں، جب کہ کاٹنے کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ [إکمال المعلم ۶:۵۱، شرح صحیح مسلم، نووی ۱۲:۵۰]
امام اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ: التحريق سنة إذا كان الكافر فيهم. [عمدۃ القاری ۱۴:۱۲۳]
''اگر کافر دشمن کے درختوں کی آڑ میں ہوں تو ان میں آگ لگا دینا سنت ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وإنمانزلت هذه الآية فيماذكر من أجل أن رسول الله ﷺ لماقطع نخل بني النضير و حرّقها قالت بنو النضير لرسول الله ﷺ : إنك كنت تنهي عن الفساد و تعيبه فما بالك تقطع نخلنا وتحرقها؟فانزل الله هذه الآية'فأخبرهم أن ماقطع من ذلك رسول الله ﷺ أو ترك فعن أمر الله فعل. [تفسیر ابن جریر۱۲: ۳۳' فقرہ: ۳۳۸۴۹]

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قرآن مجید کے علاوہ بھی احکام دیے گئے ہیں' اس لیے کہ یہاں جس چیز کے متعلق فرمایا ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایسا کیا ہے' وہ حکم قرآن مجید میں موجود نہیں ہے بلکہ یہ اذن اس وحی کے ذریعے سے دیا گیا ہے جسے حدیث کہا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وحی صرف قرآن مجید تک محدود نہیں ہے۔

پورے قرآن مجید میں یہ حکم کہیں موجود نہیں کہ بنونضیر کے فلاں درخت کاٹے جائیں اور فلاں چھوڑ دیے جائیں لیکن پھر بھی اسے اِذنُ اللہ کہا جاتا ہے' اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ قرآن مجید کے علاوہ حدیث کی شکل میں بھی وحی آیا کرتی تھی۔

[۶] يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَيۡعَ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ. [سورۃ الجمعۃ ۶۲: ۹]

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو جلدی سے اللہ کے ذِکر کی طرف آؤ اور خرید وفروخت چھوڑ دو' یہی تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔''

یہ آیت کب نازل ہوئی؟ اس کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح موجود ہے:

وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا۟ اۨنْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا وَتَرَكُوۡكَ قَآئِمًا. [سورۃ الجمعۃ ۶۲: ۱۱]

''اور جب اِن لوگوں نے تجارت یا تماشہ دیکھا تو اس کی طرف چلے گئے اور تم کو کھڑا چھوڑ گئے۔''

گویا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب جمعہ کی نماز کے وقت بعض لوگ تجارت کے لیے چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں کھڑا چھوڑ گئے' جب کہ پہلی پیش کردہ آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازِ جمعہ کے لیے اذان دی جاتی تھی اور جمعہ کے دن کوئی خاص نماز تھی جس میں لوگ جمع ہوا کرتے تھے' ان دونوں باتوں کا قرآن مجید میں کہیں حکم نہیں دیا گیا تھا بلکہ یہ دونوں کام کسی ایسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم کی تعمیل میں ہو رہے تھے جو قرآن مجید میں نازل نہیں ہوا تھا بلکہ اس کے علاوہ تھا اور جب اس حکم کی خلاف ورزی عمل میں آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے ذریعے تنبیہ کر دی۔ ثابت ہوا کہ وہ حکم حدیث کے ذریعے ملا تھا اور یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حدیث وحی ہے۔

[۷] وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝

[سورۃ التحریم ۶۶:۳]

''اور جب کہ نبی [ﷺ] نے اپنی ایک بیوی سے ایک راز کی بات کہی تو جب اس نے اس کی [دوسروں کو] خبر کر دی اور اللہ تعالیٰ نے اس سے نبی [ﷺ] کو آگاہ کر دیا تو نبی [ﷺ] نے [اس بیوی کو] کچھ بات جتا دی، کچھ ٹال دی تو جب نبی [ﷺ] نے بیوی کو اس کی خبر کی تو وہ بولی کہ تم کو کس نے اس کی خبر دی؟ نبی [ﷺ] نے کہا: مجھے علیم وخبیر نے خبر دی۔''

قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول [ﷺ] کو یہ اطلاع دی ہو کہ تمھاری بیوی نے تمھارے راز کی بات دوسروں سے کہہ دی، اس سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے پیغام آتے تھے۔

[۸] رسول اللہ ﷺ نے اپنے متبنیٰ [منہ بولے بیٹے] سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی مطلّقہ بیوی سے نکاح کیا تو منافقین ومخالفین نے پروپیگنڈہ کیا کہ نبی ﷺ نے اپنی بہو سے نکاح کیا ہے حالانکہ اُن کی اپنی شریعت میں بیٹے کی منکوحہ باپ پر حرام ہے، اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ نبی ﷺ نے یہ نکاح خود نہیں کیا بلکہ ہمارے حکم سے کیا ہے:

فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۔ [سورۃ الاحزاب ۳۳:۳۷]

''پس جب زید [رضی اللہ عنہ] نے اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا تو ہم نے اس کو تم سے بیاہ دیا کہ مؤمنوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کے معاملے میں، جب کہ وہ ان سے اپنا تعلق بالکل کاٹ لیں، کوئی تنگی باقی نہ رہے اور اللہ کا فیصلہ شدنی تھا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ گزر جانے کے بعد یہ آیت اتری۔ اس سے پہلے نبی اکرم ﷺ کو جو حکم دیا گیا تھا کہ تم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی مطلقہ بیوی سے نکاح کر لو' قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے۔

زَوَّجْنَاکَھَا' کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کے اندیشہ سے اس نکاح کی ذمہ داری سے گریز کرنا چاہتے تھے لیکن ہم نے اپنے حکم سے یہ نکاح آپ کے ساتھ کرا دیا' اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نکاح اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تحت کیا' جو قرآن مجید میں موجود نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ عدت گزرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا' انھوں نے استخارہ کے بعد اس کو منظور کیا:

لماانقضت عدة زينب قال رسول الله ﷺ لزيدٍ:فاذكرهاعليّ'قال: فانطلق زيدحتى أتاهاوهي تُخَمِّرعجينَها ' قال:فلما رأيتها عَظُمَت في صدري حتى ماأستطيع أن أنظر إليهاأن رسول الله ﷺ ذكرهافوليتُهاظَهري ونكصتُ على عقبي 'فقلت:يازينب أرسل رسول الله ﷺ يذكركِ' قالت:ما أنابصانعةٍ شيئاً حتى اُوَامِرَ ربي فقامت إلى مسجدها ونزل القرآن وجاء رسول الله ﷺ فدخل عليهابغيرإذن.

[صحیح مسلم' کتاب النکاح[۱۶] باب زواج زینب بنت جحش[۱۵] حدیث:۸۹-[۱۴۲۸]' سنن نسائی' کتاب النکاح[۲۶] باب صلاة المرأة إذاخطبت وإستخارتها ربّها[۲۶] حدیث:۳۲۵۱]

[۹]وَاِذْيَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَالَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُاللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَالْكٰفِرِيْنَ.[سورۃ الانفال ۸:۷]

''اور جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں [تجارتی قافلہ اور مسلح لشکر] میں سے ایک گروہ کا وعدہ کر رہا تھا کہ وہ تمھارا لقمہ بنے گا اور تم یہ چاہ رہے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمھارا لقمہ بنے اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ وہ اپنے کلمات سے حق کا بول بالا کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ لے۔''

قرآن مجید میں کوئی اس وعدے کی آیت نہیں دکھا سکتا جس میں فرمایا گیا ہو کہ مسلمانو! ان دو گروہوں میں سے ایک تم کو ملے گا' اس سے معلوم ہوا کہ وہ چیز ہی قرآن مجید کے علاوہ کچھ اور ہے جس میں دو میں سے ایک گروہ کے حصول کا وعدہ تھا اور اسی کو حدیث یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۱۰]اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ.

[سورۃ الانفال ۸:۹]

''جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اُس نے تمھاری فریاد سنی کہ میں تمھاری مدد کے لیے لگاتار ایک ہزار فرشتے بھیجنے والا ہوں۔''

قرآن مجید میں ایسی آیت کہیں موجود نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کی فریاد کا جواب ہو۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی آتی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی۔

[۱۱] يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ. [سورۃ المائدۃ ۵:۴]

''وہ تم سے پوچھتے ہیں ان کے لیے کیا چیز حلال ٹھہرائی گئی ہے؟ کہو تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال ٹھہرائی گئی ہیں اور شکاری جانوروں میں سے جن کو تم نے سدھایا ہے اس علم میں سے کچھ سکھا کر جو اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھایا' تو تم ان کے اس شکار میں سے کھا ؤ جو وہ تمھارے لیے روک رکھیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب چکانے والا ہے۔''

سورۃ المائدۃ نزول میں آخری سورتوں میں سے ہے۔ یہاں مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ میں ایک ایسی تعلیم کی حکایت کی گئی ہے جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دے چکے ہیں' وہ تعلیم کیا تھی؟ شکاری کتا سدھانے کے آداب آیت کے نزول سے پہلے کس نے دیے؟ کیا قرآن مجید میں یہ تعلیم موجود ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اسے عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ کہہ کر ماضی میں ذکر نہیں کیا؟ آگے اس تعلیم کو دہرایا گیا ہے۔ یوں سمجھیے کہ جس وحی غیر متلو کی مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ میں حکایت تھی اس کو آگے وحی متلو میں دہرایا گیا ہے۔ فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ میں اسی کا اعادہ ہے' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وحی غیر متلو کو کبھی وحی متلو بھی دہرا دیتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث تعلیم الٰہی پر مبنی نہ ہوتو مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ جس کے متعلق اشارہ ہے وہ اس سے پہلے قرآن مجید میں کہیں موجود نہیں تھا۔

[۱۴] وَفِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۞ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۞ [سورۃ المعارج ۷۰: ۲۴-۲۵]

''اور وہ جن کے مالوں میں سائلوں اور محروموں کا ایک معین حق ہوتا ہے۔''

قرآن مجید نے یہ بات نہیں بتائی کہ زکوٰۃ کس شرح سے فرض ہوگی' ہر ماہ یا سال گزرنے پر فرض ہوگی؟ اس کا مصرف تو بیان کر دیا کہ سائل [حاجت مند] اور محروم قسم کے لوگ ہوں گے' لیکن مال کتنا ہوگا جب یہ لازم ٹھہرے گی؟ اور کس کس قسم کے مال پر واجب ہوگی؟ یہ سب باتیں قرآن مجید میں کہیں بھی مذکور نہیں ہیں۔ سوال یہ ہے کہ قرآن مجید نے اسے حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ کیسے فرمادیا؟ جانی گئی بات کو معلوم کہا جاتا ہے۔ ہر جانی ہوئی بات کے لیے جاننے والا یا جاننے والے چاہئیں۔ ہر معلوم کے لیے کسی عالم کا وجود لازمی ہے ورنہ اسے معلوم نہ کہا جا سکے گا۔ اگر اسے جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی تھے تو مخلوق کے لیے اس میں کیا ہدایت ہوگی؟ وہ اپنے اموال کو کس شرح سے کتنا وقت گزرنے پر سائلین محتاجوں اور محرومین کو دیا کریں؟ اس کا یہ جواب قطعاً درست نہیں کہ یہ ایک ایسا امرِ معلوم تھا جس کے عالم صرف اللہ رب العزت تھے۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ سب تفصیلات اللہ تعالیٰ نے وحی غیر متلو سے رسول اکرم ﷺ کو بتلا دی تھیں اور آپ ﷺ نے آگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیان فرمادی تھیں۔ حق کیا ہے؟ کتنا ہے؟ اور کب ہے؟ یہ سب کو معلوم ہو چکا تھا۔

قرآن مجید کی اس آیت میں اسی حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ کی حکایت ہے اور یہ حکایت ''وحی متلو'' میں ہو رہی ہے اور محکی عنہ ''وحی غیر متلو'' میں معلوم ہوا تھا۔

حدیث کے الہامی ہونے پر قرآن کریم کی یہ ناقابل انکار شہادت بتلا رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی وحی قرآن کے علاوہ بھی ہوتی تھی۔

یہ تمام آیات بول بول کر کہہ رہی ہیں کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی رسول اللہ ﷺ پر وحی آتی تھی' وہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال و احوال ہیں جو ہمارے پاس احادیث کی شکل میں مدون اور مستند کتابوں کی صورت میں موجود ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث کا باہمی ربط و تعلق

قرآن وحدیث کا آپس میں نہایت گہرا تعلق ہے' ان کا ظاہری تعلق اجمال و تفصیل اور معنوی تعلق اصل اور فرع کا ہے۔ دین کے قیام کے لیے دونوں یکساں ضروری ہیں ایک کو دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ دونوں پر ایمان یکساں لازم اور دونوں کا احترام واتباع واجب ہے۔

قرآن مجید نے زندگی کا جو نقشہ پیش کیا ہے اس کے اندر رنگ بھرنے کا کام رسول اللہ ﷺ پر چھوڑ دیا۔ قرآن مجید نے دین کے کلیات اور اصول ومبادی پر جامع بحث کی ہے' لیکن کسی باب میں بھی تفصیلات اس میں نہیں ملتیں' ان کے لیے حدیث کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ قرآن و حدیث کا فطری تعلق یہی ہے۔ لیکن صدرِ اول میں حدیث کی روز افزوں مقبولیت کی وجہ سے جب کچھ غیر محتاط اور غیر ذمہ دار لوگوں نے بلا تحقیق احادیث بیان کرنا شروع کر دیں تو احادیث ضعیفہ کے توغل نے بعض لوگوں کے اندر حدیث بےزاری کا رُجحان پیدا کیا اور انھوں نے اس طرح کی باتیں کہنا شروع کر دیں کہ بھئی دیکھو' جو بیان کرنا اللہ کے واسطے قرآن ہی سے متعلق بیان کرنا اس سلسلے میں روایات تو بہت زیادہ ہیں لیکن یہاں صرف ایک جامع روایت نقل کی جاتی ہے۔

سیدنا عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ (۱) اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہاں کوئی شخص ہمارے سامنے جو کچھ بیان کرے بس قرآن مجید ہی سے بیان کرے۔ سیدنا عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو ذرا میرے قریب آنے دیجئے وہ قریب آئے تو انھوں نے ان سے فرمایا: فرض کرو کہ تمھیں تنہا قرآن مجید پر چھوڑ دیا جائے تو کیا تم اس میں پا سکتے ہو کہ ظہر کی نماز چار رکعت' عصر کی نماز چار رکعت اور مغرب کی نماز تین رکعت ہے' اور اس کی پہلی دو رکعتوں میں تمھیں قراءت کرنی ہے؟ اسی طرح کیا تم قرآن مجید میں پا سکتے ہو کہ بیت اللہ کا سات بار طواف کرنا ہے اور صفا ومروہ کا بھی طواف سات بار کرنا ہے' اس کے بعد

---

(۱) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ابو نجید خزاعی' علماء صحابہ میں سے تھے۔ فتح خیبر کے سال [۷ ھ] کو اسلام قبول کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بصرہ بھیجا تھا تا کہ وہاں علم اور دین کی روشنی پھیلائیں۔ جنگ صفین میں غیر جانب دار رہے۔ بصرہ میں ۵۲ ھ = ۶۷۲ ء کو وفات پائی۔ [تذکرۃ الحفاظ ۱:۲۹' الاعلام ۵:۷۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا: لوگو! ہم سے سیکھو' اگر ایسا نہ کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

[الکفایۃ فی علم الروایۃ: ۱۵-۱۶' الشریعۃ: ۵۱' دلائل النبوۃ' بیہقی ۱: ۲۵-۲۶]

حدیث بے زاری کا ردعمل ایک گروہ پر دوسری طرف قرآن بے زاری کی شکل میں ہوا اور اس کے اندر حدیث کے غلو نے یہ شکل اختیار کر لی کہ بعض لوگوں نے علانیہ اس کو قرآن مجید پر ترجیح دینی شروع کر دی' چنانچہ مکحول شامی (۱) کا ایک قول منقول ہے کہ:

القرآنُ أحوجُ إلی السُّنَّۃِ مِنَ السُّنَّۃِ إلی القرآن.

[الکفایۃ فی علم الروایۃ: ۱۴' جامع بیان العلم وفضلہ ۲: ۳۳۲]

''سنت جتنی قرآن مجید کی محتاج ہے اس سے کہیں زیادہ قرآن مجید سنت کا محتاج ہے۔''

اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ان کے نزدیک سنت قرآن مجید کی اتنی محتاج نہیں جتنا کہ قرآن مجید سنت کا محتاج ہے۔ یہ صاف صاف ترجیح دینے کی بات ہے اور ظاہر ہے کہ شدید قسم کی مبالغہ آمیزی ہے' یہ لے بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھ گئی کہ ایک بزرگ یحییٰ بن ابی کثیر (۲) کا قول ہے کہ: اَلسُّنَّۃُ قَاضِیَۃٌ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَلَیْسَ الْکِتَابُ قَاضِیاً عَلَی السُّنَّۃِ.

[سنن الدارمی ۱: ۱۵۳' الکفایۃ فی علم الروایۃ: ۱۴' جامع بیان العلم وفضلہ ۲: ۳۳۲]

''سنت کتاب اللہ پر حاکم ہے لیکن کتاب اللہ سنت پر حاکم نہیں ہے۔''

گویا اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ العیاذ باللہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ پر حاکم ہیں مگر اللہ تعالیٰ

---

(۱) مکحول بن ابی مسلم شہراب بن شاذل ابوعبداللہ فارسی الاصل تھے۔ کابل میں پیدا ہوئے۔ لڑکپن وہیں گزارا۔ پھر زبردستی غلام بنائے گئے۔ مصر کے خاندان بنو ہذیل کی ایک عورت نے آپ کو خریدا اور کچھ عرصہ بعد آزاد کر دیا۔ طلب حدیث میں عراق' مدینہ طیبہ اور دیگر ممالک کے اسفار کیے۔ دمشق میں رہائش پذیر ہوئے اور وہیں ۱۱۲ھ = ۷۳۰ء کو وفات پائی۔ مدلّس اور قدری تھے۔

[وفیات الاعیان ۵: ۲۸۰' تذکرۃ الحفاظ ۱: ۱۰۷' میزان الاعتدال ۴: ۱۷۷' الاعلام ۷: ۲۸۴]

(۲) یحییٰ بن ابی کثیر امام اور حافظ تھے۔ بنوطي سے تعلق تھا۔ ابو کثیر کے نام کے تعین میں علماء رجال کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ کوئی اس کا نام صالح' کوئی یسار اور کوئی نشیط بتاتا ہے۔ صحاح کے راوی ہیں' ان کی مراسیل مثل الرّیح ہوتی ہیں۔ ۱۲۹ھ کو وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۶: ۲۷-۳۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ پر حاکم نہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر قرآن مجید نہ ہو تو سنت وحدیثِ رسول کیا کرے گی؟ ان کی عمارت کس چیز پر استوار ہوگی؟ سنت وحدیث کی اساس تو بہر حال قرآن مجید ہی ہے' اس کے بغیر سنت وحدیث کھڑی نہیں ہو سکتیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ان دونوں میں اصل وفرع اور اجمال وتفصیل کا تعلق ہے' یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں۔ دونوں یک جان وباہم دگر پیوست ہیں اور ہم ان دونوں کے یکساں محتاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ امت مسلمہ میں ہمیشہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جنھوں نے غلو پسندوں کے مقابل میں امت کی ہمیشہ صحیح راستے کی طرف رہنمائی کی ہے اور جب یہ فتنہ اٹھا تو سب سے زیادہ خوبی کے ساتھ جس شخص نے اپنا فرض ادا کیا ہے' وہ حدیث کے سب سے بڑے راز داں اور سب سے بڑے خادم امام اہل السنّت والجماعت امام احمد بن محمد بن حنبل ہیں اس قسم کے مبالغہ آمیز اقوال جب ان کے سامنے آئے تو انھوں نے صحیح نقطہ نظر واضح فرمایا کہ:

ماأجسر علی هذا أن أقوله' ولكن السنة تُفَسِّرُ الكتابَ و تُعَرِّفُ الكتابَ و تُبَيِّنُهُ.

[الکفایۃ فی علم الروایۃ: ۱۵' طبقات الحنابلۃ' ابن ابی یعلی ۱: ۲۵' جامع بیان العلم وفضلہ ۲: ۳۳۳]

''میں یہ کہنے کی جسارت نہیں کر سکتا' سنت تو قرآن مجید کی تفسیر کرتی اور اس کی مجمل باتوں کی توضیح کرتی ہے۔''

مطلب بالکل واضح ہے کہ سنت وحدیث قرآن مجید کی تفسیر' تعریف' توضیح اور تبیین کا کام کرتی ہے' یہ سوال بالکل خارج از بحث ہے کہ کوئی حدیث یا سنت قرآن مجید کی ناسخ ہو سکے۔ سنت وحدیث کی اہمیت وحجت دل وجان سے مسلم ہے لیکن ان کے قرآن مجید پر حاکم ہونے کا دعوی قطعاً باطل ہے اس لیے امام احمد یہ بھی فرماتے تھے کہ سنت قرآن مجید کی کسی بات کو منسوخ نہیں کر سکتی۔ قرآن مجید کے کسی حکم کو قرآن مجید ہی منسوخ کر سکتا ہے اور یہی امام شافعی کا بھی قول ہے کہ:

لاینسخ القرآن إلّا القرآن' قال أبو عمرو: هذا قول الشافعي' أن القرآن لاینسخه إلّا قرآنٌ مثله. [جامع بیان العلم وفضلہ ۲: ۳۳۳]

''سنت ناسخ قرآن نہیں ہوتی' البتہ قرآن اپنے کسی سابق حکم کو منسوخ کرتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات امام شاطبی (۱) نے ایک دوسرے اسلوب میں یوں واضح کی ہے کہ:

إنّ قضاء السُّنَّة على الكتاب ليس بمعنى تقد يمها عليه و إطراح الكتاب بل أن ذلك المُعَبَّر في السنة هو المراد في الكتاب ، فكأن السنة بمنزلة التفسير و الشرح لمعاني أحكام الكتاب دلّ على ذلك قول الله تعالى: لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيهِم.

[الموافقات فی اصول الشریعۃ ۴: ۷-۸]

''سنت کے کتاب اللہ پر قاضی ہونے کے یہ معنی نہیں کہ اسے کتاب اللہ پر مقدم ٹھہرایا جائے اور کتاب اللہ کو اس کے مقابلہ میں چھوڑ دیا جائے' بلکہ جو کچھ سنت میں بیان کیا جاتا ہے' وہ کتاب اللہ کی مراد ہوتا ہے۔ گویا سنت احکامِ کتاب اللہ کے معانی کے لیے شرح و تفسیر کی حیثیت رکھتی ہے اور یہی بات قرآن مجید کی آیت لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَيهِم [سورۃ النحل ۱۶: ۴۴] میں واضح کی گئی ہے۔''

اس کے بعد امام شاطبی نے قطعِ ید کی سزا کے بارے میں بعض تشریحات کا حوالہ دیتے ہوئے مزید وضاحت کی ہے: فذلك هو المعنى المراد من الآية ، لا أن نقول أن السنة أثبت هذه الأحكام دون الكتاب كما إذا بيّن لنا مالك أو غيره من المفسرين معنى آيةٍ أو حديثٍ فعملنا بمقتضاه ، فلا يصح لنا أن نقول: إنا عملنا بقول المفسر الفلاني دون أن نقول: عملنا بقول الله تعالى أو قول رسوله ﷺ وهكذا سائر ما بيّنه السنة من كتاب الله فمعنى كون السنة قاضية على الكتاب: أنها مبينة له فلا يوقف مع اجماله و احتماله وقد بينت المقصود منه لا أنها مقدمة عليه. [الموافقات فی اصول الشریعۃ ۴: ۸]

''سنت کی یہ توجیہ درحقیقت آیت کا مفہوم و مدعا ہے' ہم یہ نہیں کہیں گے کہ سنت نے یہ احکام قرآن مجید کے علاوہ دیے ہیں' جس طرح کہ امام مالک یا کوئی دوسرا مفسر کسی آیت یا حدیث کے

---

(۱) ابراہیم بن موسیٰ بن محمد لخمی' غرناطی' اصولِ دین کے ماہر عالم تھے۔ حافظ تھے۔ غرناطہ [اندلس] سے تعلق تھا۔ مالکی مذہب کے ائمہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کئی مفید اور معتبر کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۷۹۰ھ = ۱۳۸۸ء کو وفات پائی۔ [فہرس الفہارس ۱: ۱۳۴' الاعلام ۱: ۷۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی بیان کرتا ہے اور ہم اس معنی کے مطابق عمل کرتے ہیں' تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے' کہ ہم نے فلاں مفسر کے قول کے مطابق عمل کیا ہے' اس کے بجائے ہم یہ کہیں گے کہ ہمارا عمل اللہ تعالیٰ یا اُس کے رسول ﷺ کے قول کے مطابق ہے' یہی معاملہ قرآن کریم کی ان تمام آیات کا ہے جن کی تبیین سنت نے کی ہے' لہٰذا سنت کے کتاب اللہ پر قاضی ہونے کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ کتاب اللہ کی شارح ہے۔"

ان لوگوں کی دیکھا دیکھی بعض فقہاء سَامَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی نے ائمہ اور مجتہدین کے فقہی آراء اور اجتہادات کو پہلے حدیث اور پھر قرآن مجید پر فوقیت دی۔ مثلاً امام کرخی [1] نے اصول فقہ میں لکھا ہے کہ:

"ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب کے اجتہاد کے خلاف جاتی ہو' وہ یا تو منسوخ ہوگی یا مُاَوَّل۔"

یہ پہلی جسارت سے بڑھ کر جسارت ہے اس لیے کہ کسی امتی کے اجتہاد کی بناء پر نص قطعی کو منسوخ یا ماَوَّل قرار دینا بہت بڑی دیدہ دلیری' سینہ زوری اور پرلے درجہ کی شخصیت پرستی اور مرعوبیت ہے۔ اور یہ قرآن مجید اور حدیث کی اہمیت کو گھٹا کر انھیں ثانوی حیثیت میں لانے کے مترادف ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ الْحَلِيْمِ.

(۱) ان کا یہ رسالہ چند اوراق پر مشتمل ہے جو "اصول الکرخی" کے نام سے "اصول البزدوی" کے آخر میں شامل کر کے شائع کیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:۳

بنیادی اصطلاحات

آیت

علامہ جوہری (۱) لکھتے ہیں: الآيةُ: العلامةُ، والأصلُ: أَوَيَةٌ بالتحريك، قال سيبويه: موضع العين من الآية واوٌ. [الصحاح ٦: ٢٢٧٥، مادة: أيا]

لیکن: قال ابن برى لم يذكر سيبويه أنّ عينَ آيةٍ واوٌ، كما ذكر الجوهرى، وإنما قال: أصلها أَيَّة فأُبدلتِ الياءُ الساكنةُ أَلِفًا، وحكى عن الخليل أنّ وزنها فَعَلَةٌ.

[لسان العرب ۱: ۲۸۳، مادہ: أیا]

---

(۱) اسماعیل بن حمّاد جوہری، ابونصر، جس نے سب سے پہلے پرندوں کی طرح اُڑنا چاہا مگر کامیاب نہ ہو سکے اور اسی کوشش میں ۳۹۳ھ = ۱۰۰۳ء کو وفات پائی۔ اُن کا تعلق فاراب سے تھا۔ بچپن میں عراق چلے آئے، وہاں سے حجاز مقدس اور وہاں سے واپس خراسان آئے اور نیشاپور میں رہائش اختیار کی۔

[معجم الادباء ۲: ۲۶۹، الاعلام ۱: ۳۱۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابن بری (۱) کہتے ہیں کہ سیبویہ نے یہ نہیں کہا کہ ''آیۃ'' کے ''عین'' کی جگہ پر اصل میں ''واؤ'' ہے جیسا کہ جوہری نے ذکر کیا ہے بلکہ انھوں نے یہ کہا ہے کہ آیۃ کی اصل أَیَّۃٌ -جس کی اصل اَیَیَۃٌ بروزنِ فَعَلَۃٌ -ہے اور ''یاءِ ساکن'' کو ''الف'' سے بدل دیا گیا ہے البتہ اُنہوں نے علمِ نحو کے مشہور امام خلیل (۲) سے نقل کیا ہے کہ آیَۃٌ کا وزن فَعَلَۃٌ ہے۔ فَعْلَۃٌ نہیں ہے۔''

اگر اس کی اصل اَوَیَۃٌ ہو تو قاعدہ ہے کہ ''یاء'' اور ''واؤ'' سے پہلے حرف پر اگر زبر ہو تو اسے ''الف'' سے بدل دیا جاتا ہے' اس قاعدہ کی بناء پر اَیَیَۃٌ یا اَوَیَۃٌ سے آیَۃٌ بن گیا ہے' جس کے معنی ائمہ تفسیر ولغت کے نزدیک نشانی' علامت اور دلیل کے ہیں۔

امام ابن جریر لکھتے ہیں: أن تکون سمیتْ آیة لأنها علامةٌ یُعرفُ بها تمام ماقبلها و ابتداؤ ها. [تفسیر ابن جریر ۱:۷۳]

''یہ کسی کلام کے اول اور آخر کا علم مہیا کرتا ہے' اس لیے اسے آیَۃٌ کہا گیا ہے۔''

---

(۱) ابو محمد عبداللہ بن ابی الوحش بری بن عبدالجبار بن بری' مقدسی الاصل' المصری۔ علم نحو' لغت' روایت و درایت کے منجھے ہوئے امام ہیں۔ امام ابن خلکان اُنھیں علامہ عصر' حافظِ وقت اور نادرۂ دہر کے القاب سے نوازتے ہیں امام جوہری کے صحاح پر مفید حواشی لکھے جن میں اُن پر کئی استدراک بھی کیے ہیں۔ مصر میں ۵ رجب ۴۹۹ھ = ۱۱۰۶ء کو پیدا ہوئے اور مصر ہی میں ہفتہ کی رات ۲۷ شوال ۵۸۲ھ = ۱۱۸۷ء کو وفات پائی۔ دُرَّۃُ الغواص فی أوھام الخواص اور أغالیط الفقهاء بھی آپ کی کتابیں ہیں۔ [وفیات الاعیان ۳:۱۰۸' الاعلام ۴:۷۳]

(۲) خلیل بن احمد بن عمرو بن تمیم فراہیدی اَزدی یحمدی ابو عبدالرحمٰن' لغت و ادب کے امام اور علم عروض کے واضع ہیں۔ ۱۰۰ھ = ۷۱۸ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ بہت صبر و برداشت سے فقر و غربت کی زندگی بسر کی۔ سر سے ننگے رہتے' بدہیئت تھے۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنتے تھے۔ کبھی سفر نہیں کی۔ تنہائی پسند تھے۔ لوگوں میں اُن کی کوئی شہرت نہیں تھی۔ امام سیبویہ کے استاذ محترم تھے۔ علم الحساب کو سہل ترین بنانے کی دھن میں لگے ہوئے مسجد کے اندر داخل ہوئے' جہاں ایک ستون سے ٹکرائے' جو اُن کے موت کا سبب بنی۔ ۱۷۰ھ = ۷۸۶ء کو وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۲:۲۴۴' الاعلام ۲:۳۱۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی آیات کی تعداد

آج جو مصحف امتِ مسلمہ کے ہاتھوں میں ہے، اسے ''مصحف عثمانی'' کہا جاتا ہے جو تواتر اور تعامل امت سے ہمارے ہاتھوں تک پہنچا ہے، اس میں آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے۔

اس سلسلے میں حکومت پاکستان نے بدھ ۱۹/ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو سارے قومی اخبارات میں یہ اعلامیہ جاری کیا تھا کہ: ''وزارتِ مذہبی اُمور کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ قرآن پاک کے بعض نسخوں میں آیات کی تعداد کا اِندراج درست نہیں کیا گیا۔ لہذا وزارتِ مذہبی اُمور سابقہ شائع شدہ پریس نوٹ کے تسلسل میں اس امر کی وضاحت کرتی ہے کہ حکومت پاکستان کے معیاری نسخہ قرآن کریم مطبوعہ انجمن حمایتِ اسلام لاہور کے مطابق آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے۔ لہٰذا جملہ ناشرین قرآن کریم، تمام صوبائی محکمہ ہائے اوقاف، تعلیمی اور تدریسی اِداروں اور عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ متذکرہ بالا آیات کی تعداد یقینی ۶۲۳۶ ہی کو صحیح تصور کریں اور سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات اور حوالہ جات میں اسی تعداد کا اِندراج کریں۔''

[روزنامہ پاکستان، اسلام آباد، جلد:۴، شمارہ:۱۲۹، بدھ ۱۳/ جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹/ اکتوبر ۱۹۹۴ء]

پہلے نازل ہونے والی آیات

نزول قرآن کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر چالیس سال تھی، جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: أُنزِلَ علی رسول اللّٰہ ﷺ وھو ابن أربعینَ فمکث بمکۃ ثلاثَ عشرۃَ سنۃً، ثم أُمِرَ بالھجرۃِ فھاجَرَ إلی المدینۃِ فمکث بھا عشر سنین، ثم تُوُفِّي وھو ابن ثلاث و ستین. [صحیح بخاری، احادیث: ۳۶۳۸، ۳۶۸۹، صحیح مسلم، حدیث: ۲۳۵۱]

''رسول اللہ ﷺ پر قرآنِ کریم کا نزول چالیس سال کی عمر میں شروع ہوا تھا، جس کے بعد آپ ﷺ نے ۱۳ سال مکہ معظّمہ میں قیام فرمایا، پھر انھیں ﷺ ہجرت کرنے کا حکم ملا اور آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ میں دس سال رہنے کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں آپ ﷺ فوت ہوئے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۱] مفسر زمخشری (۱) لکھتے ہیں: وأكثر المفسرين على أن الفاتحة أول ما نزل.

[الکشاف ۴: ۷۷۵، بذیل تفسیر سورۃ العلق ۹۶: ۱]

''اکثر مفسرین کا قول ہے کہ سورۃ الفاتحہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ ہے۔''

شاید اُن کا استدلال اس مرسل روایت سے ہو: ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب الأصم النيسابوري، ثنا أحمد بن جبار بن محمد عطارد، ثنا يونس بن بكير، عن يونس بن أبي إسحق [عمرو بن عبدالله الهمداني السبيعي، عن أبيه، عن أبي ميسرة: عمرو بن شرحبيل أن رسول الله ﷺ قال لخديجة رضي الله عنها: إذا خلوتُ وحدي سمعت نداء خلفي: يا محمد يا محمد، فلما خلا ناداه: يا محمد، بسم الله الرحمن الرحيم، ألحمد لله رب الغلمين، حتى بلغ: و لا الضالين.

[دلائل النبوۃ ۲: ۱۵۸، الاتقان ۱: ۳۲-۳۳]

''رسول اللہ ﷺ نزول وحی سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ میں جب بھی خلوت میں جاتا ہوں تو کوئی مجھے نام لے کر پکارتا ہے، یہاں تک کہ ایک دن میں خلوت میں پہنچا تو اس نے مجھے نام لے کر پکارا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، یہاں تک کہ پوری سورۃ الفاتحہ پڑھی''۔

مگر اس روایت میں دو اِسنادی کمزوریاں ہیں:

---

(۱) محمود بن عمر بن محمد بن احمد، خوارزمی، جار اللہ، ابوالقاسم، خوارزم کے مضافاتی گاؤں زمخشر میں ۴۶۷ھ = ۱۰۷۵ء کو پیدا ہوئے۔ عرصہ دراز تک مکہ معظمہ میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے جار اللہ کہلائے۔ خوارزم میں ۵۳۸ھ = ۱۱۴۴ء کو وفات پائی۔ لغوی، ادیب، حنفی اور معتزلی تھے۔

[الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ: ۳۹۴، ترجمہ: ۱۵۷۴، الاعلام ۷: ۱۷۸]

حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: صالح، لكنه داعية إلى الإعتزال، أجارنا الله منه، فكن حذراً من كشّافه. [میزان الاعتدال ۴: ۷۸، ترجمہ: ۸۳۶۷، لسان المیزان ۶: ۴، ترجمہ: ۶]

''روایت حدیث کے سلسلے میں صالح اور داعی معتزلی تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اعتزال سے اپنے حفظ وامان میں رکھے [آمین] لہذا اُن کی کشاف کے بارے میں محتاط رہئے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- یہ روایت مرسل ہے' اس کے آخری راوی ابو میسرہ عمرو بن شُرَحْبِیل تابعی ہیں جو اپنے استاذ کا نام نہیں بتاتے' جو صحابی بھی ہو سکتے ہیں' لیکن کوئی تابعی بھی ہو سکتے ہیں' اور تابعی میں ثقہ اور غیر ثقہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

- اس کا راوی یونس بن ابی اسحاق ہمدانی سبیعی مضطرب الحدیث ہے۔

[العلل ومعرفۃ الرجال ۲: ۹۱۵' نص: ۳۴۲۴]

اس اِسنادی کمزوری کے باعث حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

قال صاحب الكشاف: ذهب ابن عباس ومجاهد إلى أنها أول سورة أنزلت [يعني: سورة العلق] وأكثر المفسرين إلى أن أول سورة نزلت فاتحة الكتاب' كذا قال' والذي ذهب أكثر الأئمة إليه هو الأول' وأما الذي نسبه إلى الأكثر فلم يقل به إلاَّ عَدَدٌ أقَلَّ من القليل بالنسبة إلى مَن قال بالأول. [فتح الباری ۸: ۷۱۴' کتاب التفسیر [۶۵] تفسیر سورۃ العلق [۹۶]

''زمخشری کا یہ کہنا درست نہیں۔ سورۃ الفاتحہ کو پہلی وحی قرار دینے والے بہت کم ہے' اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ سورۃ العلق سب سے پہلے نازل ہوئی۔''

اور امام زرکشی فرماتے ہیں: قال القاضي أبو بكر في الإنتصار: وهذا الخبر منقطع' وأثبت الأقاويل: اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ويليه في القوة يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ' وطريق الجمع بين الأقاويل: أن أول ما نزل مِن الآيات اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ' وأول ما نزل من أوامر التبليغ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ' وأول ما نزل من السور سورة الفاتحة. [البرہان فی علوم القرآن ۱: ۲۰۷-۲۰۸]

''قاضی ابو بکر (۱) نے الانتصار میں فرمایا ہے: یہ روایت منقطع ہے' سب سے زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ پہلی وحی اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ہے' جس روایت میں سورۃ المدثر کی پہلی وحی

---

(۱) محمد بن الطیب بن محمد بن جعفر' ابو بکر قاضی' ۳۳۸ھ = ۹۵۰ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ مذہب اَشاعرہ کے سرخیل ہیں۔ بغداد میں سکونت رہی اور وہیں ۴۰۳ھ = ۱۰۱۳ء کو وفات پائی۔ جید الاستنباط اور سریع الجواب تھے۔ امیر عضد الدولۃ نے اُنھیں اپنا سفیر برائے روم منتخب کیا تھا' قسطنطنیہ میں عیسائیوں کے ساتھ بہت سے مناظرے کیے ہیں۔ [تاریخ بغداد ۵: ۳۷۹' الاعلام ۶: ۱۷۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا ذکر ہے وہ قوت میں اس کے قریب ہے‘ان اقوال ثلاثہ میں تطبیق یوں ہوگی کہ پہلی وحی نازل ہونے والی آیات سورۃ العلق کی ہیں۔اظہار نبوت وتبلیغ کے لیے سب سے پہلے سورۃ المدثر کی آیتیں نازل ہوئیں اور الفاتحہ پہلی یک بارگی سالم نازل ہوئی۔‘‘

لیکن یہ تطبیق محل نظر ہے اس لیے کہ:

۞ تطبیق [باہم دو متعارض روایات میں اتفاق کی صورت] ایسی مختلف روایات کے مابین کی جاتی ہے جو سنداً ہم رُتبہ اور صحیح ہوں اور پھر بھی ایک دوسرے کے معارض ہوں‘ جب کہ یہاں ایک روایت أثبت الأقاویل ہے‘ایک منکر اور ایک مضطرب اور مرسل ہے‘اس لیے ان کے مابین تطبیق کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے؟

۞ تطبیق تصحیح کی فرع ہے۔پہلے ان روایات کی پوزیشن واضح ہونی چاہیے‘ تب تطبیق کی کوشش کی جائے۔

علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری فرماتے ہیں: والجواب:أن یُلتزم بِتَعَدُّدِ نزولها ‘ فلعلها نزلت أوّلاً بغیر صفة القرآنیة‘ و نزلت أخری بصفتها.

[فیض الباری علی صحیح البخاری ۱:۱۰۱‘ بذیل حدیث:۳]

’’تعارُض کا جواب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سورۃ الفاتحہ کے نزول کا تعدد تسلیم کرلیا جائے۔شاید یہ سورۃ پہلی بار قرآنیت کی صفت کے بغیر [بطور حمد وثناء] نازل ہوئی تھی اور دوسری بار قرآنی صفت [باقاعدہ قرآن کی ایک سورۃ کی حیثیت] کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔‘‘

یہ بھی محض ایک احتمال ہی ہے اس لیے شاہ صاحب اسے لَعَلَّ سے ذکر کرتے ہیں۔

۞ امام زرکشی لکھتے ہیں: وقیل:أول ما نزل للرسالة:یأیها المدثر‘ وللنبوة:اِقرأ باسم ربك الذي خلق‘فإن العلماء قالوا:قوله تعالی: اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ دالٌّ علی نبوة محمد ﷺ‘لأن النبوة عبارة عن الوحي إلی الشخص علی لسان الملك بتکلیفٍ خاصٍ‘وقوله تعالی: یٰۤاَیُّهَا الۡمُدَّثِّرُ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ دلیلٌ علی رسالته ﷺ لأنها عبارةٌ عن الوحي إلی الشخص علی لسان الملك بتکلیف عام .[البرهان في علوم القرآن ۱:۲۰۸]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ بات کہی جاتی ہے کہ المدثر رسالت سے متعلق پہلی نازل ہونے والی سورۃ ہے' جب کہ العلق نبوت سے متعلق پہلی نازل ہونے والی سورۃ ہے' اس لیے کہ علماء فرماتے ہیں کہ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ رسول اکرم ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے' اس لیے کہ نبوت اس بات سے عبارت ہے کہ کسی شخص کو فرشتہ کے زبانی کسی خاص کام کا مکلف بنایا جائے' جب کہ یٰۤاَیُّهَا الۡمُدَّثِّرُ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ اُن کی رسالت کی دلیل ہے' اس لیے کہ رسالت نام ہی اِس کا ہے کہ کسی شخص کو کسی فرشتہ کے زبانی کسی امر عام کا مکلّف کیا جائے۔''

[۲] یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں: میں نے ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (۱) سے پہلی وحی کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ: یٰۤاَیُّهَا الۡمُدَّثِّرُ پہلی وحی ہے' میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ پہلی وحی اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ہے؟ سیدنا ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کے متعلق سیدنا جابر رضی اللہ عنہ (۲) سے دریافت کیا تھا اور اُنھیں ایسا کہا جیسا آپ نے کہا تو اُنہوں نے فرمایا: میں تمھیں وہ بات بیان کروں گا جسے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

جَاوَرتُ بِحِراء،فلما قضيت جِوارِي هَبَطتُ فنوديتُ فنظرتُ عن يميني فلم أرشيئاً ' ونظرتُ عن شمالي فلم أرشيئاً ' و نظرتُ أمامي فلم أر شيئاً 'فرفعتُ رأسي فرأيتُ شيئاً فأتيتُ خديجة فقلتُ :دَثِّرُوني' وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِداً ' قال:فَدَثَّرُونِي و صَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِداً ' قال:فنزلتْ:يَاۤ يُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ.

[صحیح بخاری' کتاب التفسیر[۶۵] تفسیر سورۃ المدثر[۷۴] باب[۱] حدیث:۴۹۲۲' صحیح مسلم' کتاب الایمان[۱] باب بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ[۷۳] حدیث:۲۵۷]

---

(۱) ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد بن الحارث بن زُہرہ بن کلاب بن مُرّہ بن کعب قرشی' زہری' حافظ حدیث اور احد الاعلام تھے۔ اُن کا نام عبداللہ یا اسماعیل تھا۔ اپنے والد محترم سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے بہت کم روایتیں کی ہیں' کیونکہ یہ صغیرالسن تھے کہ اُنہوں نے وفات پائی۔ علم کے لیے کوشاں' فقیہ' مجتہد' حجۃ اور کبیر القدر تھے۔ ۱۰۴ھ کو ۷۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۴:۲۸۷]

(۲) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بن عمرو بن حرام' خزرجی' انصاری' سُلمی ' ۱۶ ق ھ = ۶۰۷ء کو پیدا ہوئے۔ باپ بیٹا دونوں صحابی ہیں۔ ۱۹ غزوات میں حصہ لیا۔ صحیحین میں ان کی ''۱۵۴۰'' روایتیں ہیں۔ ۷۸ھ = ۶۹۷ء کو وفات پائی۔ [الاصابہ ۱:۲۱۳' الاعلام ۲:۱۰۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں غارِ حراء میں اعتکاف کرنے بیٹھا تھا' جب اعتکاف ختم کیا اور نیچے آنے کی تیاریاں شروع کیں تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے دائیں' بائیں اور آگے' پیچھے دیکھا تو کچھ نظر نہیں آیا اوپر دیکھا تو کسی چیز کو دیکھا' میں خدیجہ [رضی اللہ عنہا[1]] کے پاس آیا اور اسے کہا: مجھے کمبل اُڑھا دو اور میرے سر پر پانی ڈال دو' پھر فرمایا: اس کے بعد سورۃ المدثر نازل ہوئی۔''

امام نووی فرماتے ہیں: قوله: أن أول ما أنزل علی الإطلاق: یأیها المُدَّثِر ضعیف' بل باطلٌ' و الصواب أن أول ما أنزل علی الإطلاق: اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ' کما صرّح به في حدیث عائشة رضي الله عنها ' أما یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِرُ فکان نزولها بعد فترة الوحي کما صرّح به في روایة الزهري عن أبي سلمة عن جابر ﷺ والدلالة صریحة فیه في مواضع.

[شرح صحیح مسلم ۲:۲۰۷]

''رہی یہ بات کہ سورۃ المدثر سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ ہے' سو یہ بات ضعیف بلکہ باطل ہے بلکہ سب سے پہلے سورۃ العلق کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں البتہ فترتِ وحی [2] کے

---

(۱) ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ' رسول اللہ ﷺ کی پہلی رفیقہ حیات تھیں۔ ۶۸ قبل ہجری = ۵۵۶ء کو مکۃ المکرمۃ میں پیدا ہوئیں' اُن کا والد جنگ فجار میں کام آیا تھا۔ بڑی مال دار خاتون تھیں۔ ۳ قبل ہجری = ۶۲۰ میلادی کو وفات پا گئیں۔ [اسد الغابۃ ۵:۴۱۵' الاعلام ۲:۳۰۲]

(۲) فَتْرَۃٌ کے معنی انقطاع اور بندش کے ہیں۔ سورۃ اِقرأ کے نزول کے بعد کچھ عرصہ تک وحی آنی بند ہو گئی تھی۔ اسے فترت وحی کا عرصہ کہتے ہیں۔ فترتِ وحی کی مدت کے متعلق امام سہیلی فرماتے ہیں کہ ڈھائی سال تک رہی۔

[الروض الانف ۱:۱۶۱]

امام احمد بن حنبل اور امام شعبی کی تصریح کے مطابق فترتِ وحی کا عرصہ تین سال تک رہا۔

[فتح الباری ۱:۲۷' بذیل حدیث:۳]

ابن سعد نے سیدنا ابن عباس ﷺ سے نقل کیا ہے کہ بندش چند دنوں کے لیے تھے۔ امام سہیلی نے مرسلِ شعبی کے حوالہ سے جو کچھ لکھا ہے وہ قطعاً پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتا۔ [فتح الباری ۱:۲۷]

حافظ ابن حجر کے نزدیک فترت کی مصلحت یہ تھی کہ پہلی وحی سے رسول اللہ ﷺ کو جو دہشت ہوئی تھی' وہ جاتی رہے آپ ﷺ رفتہ رفتہ اس کو برداشت کرنے کے عادی ہو جائیں اور جبرئیل ؑ کو دوبارہ دیکھنے کا اشتیاق بھی پیدا ہو جائے: ثم کان من مقدمات تأسیس النبوة فترة الوحي لیتدرج فیه ویمرن علیه......

[فتح الباری ۱۲:۳۶۰' کتاب التعبیر [۹۱] باب [۱] بذیل حدیث: ۶۹۸۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ سورۃ المدثر ہے۔''

حافظ ابن حبان (۱) لکھتے ہیں: ان دونوں روایتوں کے مابین کوئی تضاد نہیں۔ آپ ﷺ پر پہلی وحی چالیس سال کی عمر میں پیر کے دِن غارِ حراء میں سورۃ العلق کی نازل ہوئی۔ آپ ﷺ گھر لوٹ کر آئے۔ کمبل اوڑھ ڈالی تو سورۃ المدثر نازل ہوئی۔ [السیرۃ النبویہ واخبار الخلفاء:٦٧]

امام زرکشی فرماتے ہیں: سیدنا جابر ؓ نے رسول اللہ ﷺ کو ابتداءِ وحی کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنا تو واقعہ کا آخری حصہ سننے میں آیا اور چونکہ ابتداء سے شریک نہ تھے اس لیے یہ گمان کیا کہ پہلی وحی سورۃ المدثر ہے' حالانکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ سورۃ المدثر فترتِ وحی کے بعد سب سے پہلی نازل ہونے والی سورۃ ہے کیونکہ صحیحین (۲) میں سیدنا جابر ؓ ہی سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فترتِ وحی کے زمانے کے بارے میں بیان فرما رہے تھے کہ ایک دِن میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک نداء سن لی۔ میں نے اپنا سر اوپر اُٹھایا تو وہ فرشتہ جو میرے پاس حراء میں آیا ہوا تھا' کرسی پر بیٹھا ہوا تھا' میں اس سے ڈر گیا اور گھر واپس ہوا اور گھر والوں سے کہا: مجھے کمبل اُڑھا دو تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ المدثر نازل فرمائی۔

[البرہان فی علوم القرآن ا:۲۰٦-۲۰۷]

صحیحین کی روایت کے مطابق سب سے پہلے سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔

[صحیح بخاری' کتاب بدء الوحی [۱] باب [۳] حدیث:۴' کتاب تفسیر القرآن [٦۵] باب سورۃ اقرأ باسم ربک الذی خلق [۹٦] حدیث:۴۹۵۳' کتاب التعبیر [۹۲] باب اول مابدئ بہ رسول اللہ ﷺ من الوحی الرؤیا الصالحۃ [۱] حدیث:٦۹۸۲' صحیح مسلم' کتاب الایمان [۱] باب بدء الوحی علی رسول اللہ ﷺ [۷۳] حدیث:۲۵۲-[۱٦۰]

(۱) محمد بن حِبّان [بکسر الحاء وتشدید الباء] بن احمد بن حِبّان بن معاذ بن معبد' تمیمی' ابو حاتم' بستی' سجستانی' تاریخ' جغرافیہ' رجال اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ حصولِ علم کے سلسلہ میں خراسان' شام' مصر' عراق اور جزیرہ کے سفر کیے۔ ۳۵۴ھ = ۹٦۵ء کو وفات پائی۔ [معجم البلدان ۲:۱۷۱' تذکرۃ الحفاظ ۳:۲۹۰-۹۲۴]

(۲) یہ اشارہ صحیح بخاری' کتاب تفسیر القرآن [٦۵] تفسیر سورۃ المدثر [۷۴] باب: والرُّجزَ فاھْجُر [۵] حدیث ۴۹۲٦' صحیح مسلم' کتاب الایمان [۱] باب: بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ [۷۳] حدیث:۲۵۵-[۱٦۱] کی جانب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ العلق کی ابتدا اِقرأ باسمِ ربِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ سے کی گئی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس قرآن کو اپنے اُس رب کے نام سے پڑھ کر سناؤ جو سارے جہان کا خالق ہے۔ یہ ایک نہایت اہم تنبیہ ہے، جس میں کہا جا رہا ہے کہ اس کو اپنے رب کے فرمان واجب الاذعان کی حیثیت سے پیش کرو تا کہ لوگ یہ جانیں کہ جو کلام اُن کو سنایا جا رہا ہے وہ براہِ راست ربِ دو جہان کا کلام ہے نہ یہ داعی کا کلام ہے، نہ کسی اور شخص کا اور نہ یہ کسی سائل کی درخواست ہے کہ رد کر دی تو رد ہو جائے بلکہ یہ اُس خالق و مالک کا کلام ہے، جس کو حق ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو حکم دے اور لوگوں کا فرض ہے کہ وہ بے چون و چرا اس کی تعمیل کریں، اس کو کوئی معمولی چیز سمجھ کر تالنے، مذاق اڑانے یا اس کی مخالفت کرنے کی جسارت نہ کریں۔

فترتِ وحی سے متعلق ایک روایت کی تحقیق

فَترۃِ وحی سے متعلق ایک روایت میں ہے:

وفَترالوحي فَترَۃً حتی حزِنَ النبیُّ ﷺ فیما بَلَغَنا حُزناً غدا منہُ مِراراً کَیْ یَتَرَدّیٰ من رءوسِ شَواھِقِ الجبالِ فکلما أوفَی بِذِروۃِ جبلٍ لِکَیْ یُلْقِیَ منہُ نَفسَہُ تَبَدّیٰ لہ جبریلُ علیہ السلام فقال: یامحمد! إنَّکَ رسولُ اللّٰہِ حَقًّا، فَیَسکُنُ لِذٰلِکَ جَأشُہُ وتَقِرُّ نفسُہ فیرجعُ، فإذا طالت علیہ فَترَۃُ الوحي غَدَا لِمِثلِ ذٰلک، فإذا أوفی بِذِروۃِ جبلٍ تَبَدّی لہ جبریل علیہ السلام فقال لہ مثل ذٰلک. [صحیح بخاری ۸: ۸۷، کتاب التعبیر [۹۲] باب واول مابدیٔ بہ رسول اللہ ﷺ من الوحی: الرؤیا الصالحۃ [۱] بذیل حدیث: ۶۹۸۲]

"اور کچھ مدت کے لیے وحی آنے کا سلسلہ بند ہو گیا یہاں تک کہ ہمیں جو خبر پہنچی ہے اُس کے مطابق رسول اللہ ﷺ اتنے زیادہ غمگین ہو گئے کہ کئی بار پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے گئے لیکن جب بھی اپنے آپ کو گرانے کے لیے آپ ﷺ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے تو جبرئیل علیہ السلام سامنے آ جاتے اور کہتے: اے محمد ﷺ! بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اس پر آپ ﷺ کے دل کو سکون اور قرار آ جاتا اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں اور آپ واپس چلے آتے۔ پھر جب آپ پر وحی کی بندش طویل ہو جاتی تو آپ پھر اپنے آپ کو گرانے کے لیے کسی پہاڑ پر چلے جاتے مگر جبرئیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام پھر سامنے آجاتے اور وہی تسلی آمیز جملہ دُہراتے کہ: اے محمد ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔''

یہ روایت منقطع ہے' اس لیے ضعیف ہے۔ امام بخاری نے اس کی کوئی سند نقل نہیں کی' بلکہ اس کی ابتدا اس طرح کی ہے کہ ''ہمیں یہ روایت پہنچی ہے۔'' جب پہنچانے والے راویوں کے نام غیر مذکور اور نامعلوم ہیں تو اس تفصیل کو کیوں کر درست تسلیم کیا جائے؟

پھر اس پر یہ بھاری بھرکم درایتی اعتراض بھی موجود ہے کہ علم و دانش کا ذوق رکھنے والوں کا تعلیمی سلسلہ منقطع ہونے پر غمگین اور رنجیدہ ہونا تو حیرت اور اچنبھے کی بات نہیں ہے لیکن اتنا زیادہ غمگین اور رنجیدہ ہونا کہ پہاڑ کی چوٹی سے اپنے آپ کو گرا کر بار بار خودکشی کا ارادہ کیا جائے' رسالت و نبوت کے شان کے منافی ہے بلکہ ذہنی اور دماغی فتور کی علامت ہے' جس سے انبیاء علیہم السلام نبوت ملنے سے پہلے اور نبوت ملنے سے بعد معصوم ہوتے ہیں۔

قاضی عیاض[1] نے ''انبیاء کی بشریت'' کا عنوان قائم کر کے لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بشر ہونے کے باوصف باطنی طور پر عام انسانوں نے بڑے قوی اور مضبوط ہوتے ہیں' اور اس باب میں جو سوالات و اعتراضات وارد ہوتے ہیں' اُن کا ایک ایک کر کے جواب دیا ہے' اور زیر بحث روایت کو اِن الفاظ میں نقل کر کے جواب دیتے ہیں کہ:

وقولُ مَعمَر في فَترة الوحي: حتى حزِنَ النبيُّ ﷺ فيما بَلَغَنا حُزناً غدا منهُ مِراراً كَيْ يَتَرَدّىٰ من رءوسِ شَواهِقِ الجبالِ 'لا يَقْدَحُ في هذا الأصل لقول مَعمر عنه: فيما بلغنا ' ولـم يُسنِدهُ ' ولا ذَكَرَ رُواتَهُ ' ولا مَن حَدَّث به ' ولا أنَّ النبي ﷺ قاله ' و لا يُعرفُ مثلُ هذا إلَّا مِن جهة النبي ﷺ. [الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ' القسم الثالث' الباب الاول' فصل فی حکم عقد قلب النبی ﷺ من وقت نبوتہ ۲:۸۷؛ طبع جدید ۲:۱۱۱]

''وحی کے انقطاع کے بارے میں معمر سے جو یہ قول مروی ہے کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اکرم

(۱) عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرون یحصبی' سبتی' ابوالفضل' سبتہ [مغرب] میں ۴۷۶ھ = ۱۰۸۳ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے میں علمائے حدیث کے سرخیل تھے۔ سبتہ کے قاضی [judge] رہے ہیں۔ ۵۴۴ھ = ۱۱۴۹ء کو مراکش میں زہر دے کر قتل کر دیے گئے۔ [وفیات الاعیان ۳:۴۸۳' الاعلام ۵:۹۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ اس انقطاع کی وجہ سے اتنے شدید غمگین ہو گئے تھے کہ کئی بار صبح کے وقت پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ جاتے تا کہ اپنے آپ کو نیچے گرا دیں' تو یہ قول اس قاعدہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا [کہ اللہ تعالیٰ کے نبی نبوت کے باب میں شک کرنے سے معصوم ہوتے ہیں] اس لیے کہ معمر کا یہ قول بَلَغَنَا کے لفظ کے ساتھ نقل ہوا ہے' اور اُس نے اِس کی سند بیان نہیں کی ہے اور نہ اُس کے راوی ذکر کیے ہیں' نہ اُس شخص کا نام لیا ہے جس نے یہ حدیث بیان کی ہے اور نہ نبی ﷺ نے یہ بات کی ہے' جب کہ اس قسم کی خبر رسول اللہ سے ہی معلوم کی جا سکتی ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: ثم إنّ القائل فيما بَلَغَنَا هو الزهري' ومعنى الكلام: أنّ في جملة ما وصل إلينا من خبر رسول الله ﷺ في هذه القصة' وهو من بلاغات الزهري' و ليس موصولاً وقال الكرماني: هذا هو الظاهر' ويحتملُ أن يكون بلغه بالإسناد المذكور ووقع عند ابن مردويه في التفسير من طريق محمد بن كثير عن معمر بإسقاط قوله: "فيما بلغنا"...... والأول هو المعتمد. [فتح الباری ۱۲: ۳۵۹]

''فیما بَلَغَنَا'' کا قائل ابن شہاب زہری ہے' جس کا مفہوم یہ ہے کہ بدء الوحی اور فترۃِ وحی کی حدیث میں ہم کو یہ اضافہ بھی پہنچا ہے مگر یہ اضافہ زُہری کے بلاغات میں سے ہے اور متصل سند کے ساتھ مروی نہیں ہے۔ کرمانی (۱) نے بھی کہا ہے کہ یہ روایت موصول نہیں ہے بلکہ منقطع ہے۔ احتمال تو یہ بھی ہے کہ یہ اضافہ زہری کو سند مذکور [یعنی عروۃ از سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (۲)] کے

---

(۱) محمد بن یوسف بن علی بن سعید شمس الدین کرمانی' حدیث کے عالم تھے۔ کرمان سے تعلق تھا۔ بغداد میں شہرت پائی۔ ۷۱۷ھ = ۱۳۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ ۳۰ سال تک بغداد میں قیام پذیر رہے۔ ۷۸۶ھ = ۱۳۸۴ء کو حج سے بغداد واپس جاتے ہوئے وفات پائی۔ [الدرر الکامنۃ ۴: ۳۱۰' الاعلام ۷: ۱۵۳]

(۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بنت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' ام المومنین' ۹ ق ھ = ۶۱۳ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں' عالمہ اور فاضلہ تھیں۔ علم و ادب اور علوم دینیہ میں اپنی مثال آپ تھیں۔ دو ہجری کو رسول اللہ ﷺ سے ان کی شادی ہو گئی۔ اکابر صحابہ آپ سے فرائض [میراث] کے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ ۵۸ھ = ۶۷۸ء کو مدینہ منورہ میں وفات پا گئیں۔ آپ سے [۲۲۱۰] احادیث کی روایت کی گئی ہیں۔

[تلقیح فهوم أهل الأثر: ۳۶۳' منہاج السنۃ النبویۃ ۲: ۱۸۲' ۱۹۲ - ۱۹۸' الاعلام ۳: ۲۴۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے پہنچا ہو جیسا کہ ابن مَرْدُوْیَہ[1] کی تفسیر میں یہ اضافہ محمد بن کثیر از معمر کے سند سے موجود ہے، لیکن پہلا قول [یعنی: بلاغ اور اس روایت کا مقطوع ہونا] معتمد ہے۔"

ابن مَرْدُوْیَہ کی روایت بھی نا قابل استناد ہے اس لیے کہ محمد بن کثیر [بن ابی عطاء الثقفی] جو بھی روایت معمر سے نقل کرتے ہیں، وہ حدیث منکر ہوتی ہے۔

[العلل ومعرفۃ الرجال ۳:۲۵۱، فقرہ: ۵۱۰۹، الجرح والتعدیل ۸:۶۹، ترجمہ: ۳۰۹]

سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات

قرآن مجید میں سب سے آخر میں کون سی وحی نازل ہوئی؟ اس بارے میں کئی اقوال ہیں۔

-سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ[2] فرماتے ہیں:

آخِرُ آیَةٍ نَزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ.

[صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن [۶۵] تفسیر سورۃ براءۃ [۹] باب قولہ: براءۃ من اللہ [۱] حدیث: ۴۶۵۴، صحیح مسلم، کتاب الفرائض [۲۳] باب آخر آیۃ انزلت آیۃ الکلالۃ [۳] احادیث: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳-[۱۶۱۸]

"سب سے آخر میں نازل ہونے والی وحی آیۃ الکلالۃ ہے۔"

-سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخر آیة نزلت علی النبي ﷺ آیة الربا.

[صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن [۶۵] تفسیر سورۃ البقرۃ، باب واتقوا یوما ترجعون فیہ [۵۳] حدیث: ۴۵۴۴]

"سب سے آخر میں جو آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی وہ آیۃ الربا ہے۔"

---

(۱) احمد بن موسیٰ بن مَرْدُوْیَہ اصبہانی، ابوبکر۔ ۳۲۳ھ = ۹۳۵ء کو پیدا ہوئے، انھیں ابن مردویہ الکبیر بھی کہا جاتا ہے۔ ۴۱۰ھ = ۱۰۱۹ء کو وفات پائی۔ حافظ حدیث، مفسر اور مؤرخ تھے۔

[سیر أعلام النبلاء ۱۷:۳۰۸، الاعلام ۱:۲۶۱]

(۲) براء بن عازِب بن حارث خزرجی ابوعمارہ رضی اللہ عنہ، جلیل القدر فاتح صحابی ہیں۔ بچپن میں اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں پندرہ غزوات میں شرکت کی۔ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے انھیں "رے" کا امیر بنا کر فارس بھیجا تھا۔ ابہر، قزوین اور زنجان آپ نے فتح کیے ہیں۔ ۷۱ھ = ۶۹۰ء کو فوت ہوئے۔

[الاستیعاب: ۱۰۸، ترجمہ: ۱۷۰، الاعلام ۲:۴۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں: إنّ آخر ما نزَلَ من القرآن آیةُ الرِّبَا.

[مسند احمد ۱: ۳۶، ۵۰ سنن ابن ماجہ کتاب التجارات [۱۲] باب التغلیظ فی الربا [۵۸] حدیث: ۲۲۷۶]

''قرآن میں سب سے آخر میں نازل ہونے والی وحی آیۃ الربا ہے۔''

– سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ سب سے آخر میں نازل ہوئی۔'' [سنن نسائی کبری ۶: ۳۰۷، کتاب التفسیر [۸۲] سورۃ البقرۃ، باب قولہ: وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ [۵۳] احادیث: ۱۱۰۵۷، ۱۱۰۵۸]

– سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (۱) فرماتے ہیں: آخر ما أنزل من القرآن: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ.

[المستدرک ۲: ۳۳۸، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ التوبۃ]

''لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ [سورۃ التوبۃ ۹: ۱۲۸] سب سے آخر میں نازل ہوئی۔''

– سعید بن مسیّب اور ابن شہاب زہری سے منقول ہے کہ عرش سے آنے والی آخری آیت آیۃ المداینۃ ہے۔ [تفسیر ابن جریر ۳: ۱۱۵، روایت: ۶۳۱۳]

اِن سارے اَقوال کے پیشِ نظر امام زرکشی نے لکھا ہے: قال القاضي في الانتصار: وهذه الأقوال ليس في شيء منها ما رُفِعَ إلى النبي ﷺ، ويجوز أن يكون قاله قائله بضرب من الاجتهاد وتغليب الظن، وليس العلم بذلك من فرائض الدين حتى يلزم ما طعن به الطاعنون من عدم الضبط. [البرہان فی علوم القرآن ۱: ۲۱۰، نوع: ۱۰]

(۱) آپ کی دو کنیتیں تھیں: ابوالمنذر اور ابوالطفیل۔ [الثقات، ابن حبان ۳: ۵]
اُبی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔ نجار کا اپنا نام، تیم اللہ بن ثعلبہ تھا۔ باسولے سے ختنہ کرنے کے باعث نجار [بڑھئی] کہلایا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی کے چہرے کو باسولے سے چیر کر زخمی کیا، اس لیے نجار کہلایا۔ حافظ ابن اثیر، حافظ ابونعیم سے نقل کرتے ہیں کہ ان کی تاریخِ وفات میں اختلاف ہے بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ ان کی وفات خلافتِ فاروقی میں ۲۲ ہجری کو ہوئی، جب کہ بعض کا خیال ہے کہ آپ خلافتِ عثمانی میں ۳۰ ہجری کو وفات پائی اور یہی قول درست ہے۔ [اسد الغابۃ ۱: ۸۹، ترجمہ: ۳۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قاضی ابوبکر نے الانتصار میں فرمایا ہے کہ اِن اَقوال میں کوئی ایسا قول نہیں جو رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان [اساطین علم] نے اپنے اجتہاد یا ظنِ غالب کی بناء پر ایسا کہا ہو، نیز اس [آخر میں نازل ہونے والی آیت] کا علم کوئی ضروریاتِ دین میں سے نہیں، اس لیے قرآن مجید پر اعتراض کرنے والوں کو یہ زیبا نہیں کہ وہ اس کے علماء کو عدمِ ضبط سے مطعون کریں۔''

اور امام قرطبی محدث (۱) نے لکھا ہے: والتلفیق أن یقال: إنّ آیة الکلالة آخر ما نزَل من المواریثِ، وآخر آیةٍ أنزلت في حصر المحرمات: قُلْ لَّآ اَجِدُ...... والظاهر أنّ آخر الآیات نزولاً: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ، لأنّ الکمال لمّا حصلَ لم یبقَ بعدهٗ مایُزاد.

[المفہم ۴:۳ ۵۷، بذیل حدیث:۱۷۲۲]

''اِن اَقوال کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے کہ یوں کہا جائے کہ مواریث میں سب سے آخری آیت کلالہ سے متعلق نازل ہوئی اور محرمات پر مشتمل آیت جو سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ قُلْ لَّآ اَجِدُ ہے، جب کہ ظاہر یہ ہے کہ نزول کے اعتبار سے آخری آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ہے، کیونکہ تکمیل کے بعد کسی اضافے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔''

دراصل آیتِ رِبا سے مراد یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ. [سورۃ البقرۃ ۲:۲۷۸] ہے اور ربا سے متعلق آیات کا اِختتام وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ [سورۃ البقرۃ ۲:۲۸۱] پر ہوا ہے اور اس کے بعد آیۂ المداینہ یعنی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ [سورۃ البقرۃ ۲:۲۸۲] کا ذِکر ہوا ہے اس اعتبار سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پہلے اور دوسرے قول کے مابین کوئی تعارُض نہیں ہے اس لیے کہ ایک قول میں آیت ربا کا ذِکر ہے اور دوسرے قول میں آیاتِ رِبا میں

---

(۱) احمد بن عمر بن ابراہیم، ابوالعباس، انصاری، قرطبی، زین الدین، ۵۷۸ھ = ۱۱۸۲ء کو قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ مالکی فقیہ اور محدث تھے۔ اسکندریہ میں مدرس تھے اور وہیں ۶۵۶ھ = ۱۲۵۸ء کو وفات پائی۔ صحیح مسلم کی تلخیص اور پھر اس کی توضیح المُفہِم لِمَا اُشکِلَ من تلخیصِ کتابِ مسلم کے نام سے لکھی۔

[شذرات الذہب ۷:۴۷۳، الاعلام ۱:۱۸۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آخری آیت کا ذکر ہے۔رہی آیۃ المداینۃ تو چونکہ یہ بھی آیاتِ رِبا سے متصل ہی نازِل ہوئی ہے اور مصحف میں بھی ان سے متصل ہے اس لیے سعید بن مسیّب اور زہری نے اس کو بھی آخری آیت کہہ دیا۔

صحیح بات یہی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ سورۃ البقرۃ کی پانچ آیات [۲۷۸-۲۸۲] آخر میں نازل ہوئی تھیں جو رِبا اور دَین سے متعلق ہیں۔ درمیان میں وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ چونکہ آیاتِ رِبا کے اِختتام اور آیۃ الدَّین کی ابتدا میں آئی ہے اس لیے اس کا ذِکر الگ بھی کر دیا گیا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا براء بن عازب ﷺ کی روایت میں جو یہ آیا ہے کہ آخری آیت سورۃ النساء کی آیۃ الکلالۃ ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آیات المیراث میں سے آخری آیت یہ نازل ہوئی تھی۔

[المفہم ۴:۵۷۳-۵۷۴، فتح الباری ۸:۲۰۵، بذیل حدیث:۴۵۴۴]

رہی یہ بات کہ نزول کے اعتبار سے آخری آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اس لیے ہے کہ تکمیل کے بعد کسی اضافے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، جیسا کہ امام قرطبی محدث نے کہا ہے، سو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اِکمالِ دین سے مراد دین کا غلبہ اور بلدِ حرام پر مسلمانوں کا اِقتدار ہے جیسا کہ ابن جریر نے لکھا ہے: قال أبو جعفر: وأولى الأقوال في ذلك بالصواب أن يقال: إنَّ الله عز وجل أخبر نبيه ﷺ والمؤمنين به أنه أكمل لهم يوم أنزل هذه الآية على نبيه دينهم بإفرادهم البلدَ الحرام، وإجلائه عنه المشركين، حتى حَجَّهُ المسلمون دونهم، لا يخالطونهم المشركون. [تفسیر ابن جریر ۴:۴۱۹، فقرہ:۱۱۰۹۱]

''ابوجعفر [ابن جریر کی کنیت ہے] کہتا ہے: اِن اِقوال میں میرے نزدیک زیادہ درست قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے نبی ﷺ اور مؤمنوں کو خبر دی ہے کہ بلد الحرام میں صرف اُنہی کا آنا اور وہاں سے مشرکین کا چلا جانا [یعنی: حرم میں اُن کے داخل ہونے پر پابندی کا لگ جانا] یہاں تک کہ مؤمنوں نے وہاں حج ادا کی اور کوئی مشرک اُن کے ساتھ حج نہ کر سکا، یہی دین کی تکمیل ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے لمبی آیت

امام زرکشی لکھتے ہیں: وأطول آیة فیه آیةُ الدَّینِ مائة وثمانیة وعشرون کلمة و خمس مائة وأربعون حرفاً. [البرہان فی علوم القرآن ۱:۲۵۲]

'' آیۃُ الدَّینِ [سورۃ البقرۃ ۲:۲۸۲] قرآن مجید کی طویل ترین آیت ہے' جو ۱۲۸ کلمات اور ۵۴۰ حروف پر مشتمل ہے۔''

یہ آیت کریمہ درج ذیل ۲۳ احکام پر مشتمل ہے:

[۱] لین دین میں قرض بھی کیا جا سکتا ہے: اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ

[۲] لیکن اس کے لیے ایک مدت ہوگی: اِلٰٓی اَجَلٍ

[۳] جو معلوم اور معین ہوگی: مُّسَمًّی

[۴] لین دین اور حساب کتاب لکھا جائے: فَاکْتُبُوْہُ

[۵] کوئی ثالث معاملہ لکھے تو بہتر ہے: وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌ

[۶] وہ اصل معاملہ میں کمی بیشی نہ کرے' بلکہ انصاف سے کام لے: بِالْعَدْلِ

[۷] کاتب لکھنے میں پس و پیش نہ کرے: وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اَنْ یَّکْتُبَ

[۸] رسید مقروض کی طرف سے لکھی جائے: وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ

[۹] اِملاء کرانے میں تقویٰ کا دامن نہ چھوٹنے پائے: وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ

[۱۰] اِملاء کرانے میں کمی بیشی کا شکار نہ ہو: وَلَا یَبْخَسْ مِنْہُ شَیْئًا

[۱۱] اگر مقروض' بے عقلی' کمزوری یا کسی اور وجہ سے اِملاء نہ کرا سکے تو اُس کا ولی اِملاء کرائے:

فَاِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ سَفِیْھًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ ھُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّہٗ

[۱۲] ولی بھی اِملاء کرانے میں عدل و انصاف کا دامن تھامے رہے: بِالْعَدْلِ

[۱۳] ہر معاملے پر دو مرد گواہ پیش کیے جائیں: وَاسْتَشْھِدُوْا شَھِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِکُمْ

[۱۴] دو مرد گواہ نہ ملیں' تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنائے جائیں:

فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۱۵] گواہوں کو گواہی دینے کے لیے بلایا جائے تو اِنکار نہ کریں:

وَلَا یَأْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَادُعُوْا

[۱۶] قرض معاملہ خواہ چھوٹا معاملہ ہو یا بڑا معاملہ حیطۂ تحریر میں لایا جائے:

وَلَا تَسْئَمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ

[۱۷] حاضر اور نقد لین دین لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں:

اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ

[۱۸] خرید و فروخت کا معاملہ کرتے گواہوں کے سامنے ہونا چاہیے: وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ

[۱۹] کاتب اور گواہ دونوں کو کسی بھی صورت میں نقصان نہ دی جائے:

وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ

[۲۰] تقویٰ کا دامن ہر حال میں تھامے رہو: وَاتَّقُوا اللّٰهَ

[۲۱] سفر کے دوران یا کاتب کی غیر موجودگی میں قرض لین دین کرتے وقت دوسرں کا مال رہن [گروی] رکھ سکتے ہو: وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ

[۲۲] قرض لین کرتے وقت کاتب کی غیر موجودگی میں کوئی شخص آپ سے کوئی چیز گروی نہ رکھے، تو اُس کے مال میں خیانت نہ کرو، بلکہ امانت جان کر مقررہ مدت میں اُسے لوٹا دو:

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ

[۲۳] شہادت نہ چھپاؤ، کیونکہ ایسا کرنا دل کے روگ کی علامت ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ.

افضل واعظم آیت

سورۃ البقرۃ کی آیت: ۲۵۵، جو آیۃ الکرسی کہلاتی ہے، قرآن عظیم کی سب سے عظیم آیت ہے۔

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک بار پوچھا:

یاأباالمُنذِر! أتدري أيُّ آيةٍ من كتاب الله معك أعظم؟ قال: قلتُ: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. قال: فضربَ في صدري وقال: لِيَهْنِكَ العلم أباالمنذر.

[صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین [۶] باب فضل سورۃ الکہف وآیۃ الکرسی [۴۴] حدیث: ۸۱۰، مسند احمد ۵: ۱۴۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابوالمنذِر!ا[سیدنا اُبی بن کعب ﷛ کی کنیت] جانتے ہو کہ تمھارے پاس کتاب اللہ کی کون سی آیت اعظم ہے؟ میں نے کہا: اللّٰہ لا إلٰـه إلّا هو الحی القیوم. آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ابومُنذِر! تمھیں علم مبارک ہو۔''

امام زرکشی لکھتے ہیں: قال أبو العباس أحمد بن المُنَیِّر المالکی: کان جدی رحمه الله یقول: اشتملت آیة الکرسی علی مالم یشتمل علیه اسم من أسماء الله تعالی وذلك أنها مشتملة علی سبعة عشر موضعاً فیها اسم الله تعالی ظاهراً فی بعضها ومستکِنًّا فی بعض، ویظهر للکثیر من العادِّین فیها ستة عشر إلّا علی حَادِّ البصیرة لدقّةِ استخراجه: ١-اللّٰه؛ ٢-هو؛ ٣-الحیُّ؛ ٤-القیُّومُ؛ ٥-ضمیر "لا تأخُذُهُ"؛ ٦-ضمیر "له"؛ ٧-ضمیر "عنده"؛ ٨-ضمیر "اِلّا بِإذْنِه"؛ ٩-ضمیر "یعلم"؛ ١٠-ضمیر "علمه"؛ ١١-ضمیر "شاء" ١٢-ضمیر "کرسیه"؛ ١٣-ضمیر "یؤوده"؛ ١٤-و هو؛ ١٥-العلیُّ؛ ١٦-العظیمُ، وأما الخفیُّ فی الضمیر الذی اشتمل علیه المصدر فی قوله: "حِفْظُهُمَا" فإنه مصدر مضافٌ إلی المفعول، وهو الضمیر البارزُ، ولا بُدَّ له من فاعلٍ، وهو "اللّٰه" ویظهر عند فكّ المصدر فتقول: ولا یؤوده أن یحفظهما هو. [البرہان فی علوم القرآن ۱: ۴۴۲-۴۴۳]

''ابوالعباس ابن المنیِّر[1] مالکی اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آیۃ الکرسی اللہ تعالیٰ کے جتنے اَسماء پر شامل ہے، اُتنے اسماء کسی دوسری آیت میں یکجا نھیں آئے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سترہ بار آیا ہے، بعض جگہ ظاہر اور بعض جگہ خفی [مستتر اور پوشیدہ] بہت سے ظاہر بین شمار کرنے والوں کے نزدیک یہ تعداد سولہ ہے، البتہ گہری نظر رکھنے والوں کے نزدیک یہ تعداد سترہ ہے، جس کی تفصیل یہ ہے: [۱] اللّٰہ [۲] ھُو [۳] اَلْحَیُّ [۴] اَلْقَیُّوْمُ [۵] لَا تَاْخُذُهٗ کا ضمیر [۶] لَهٗ کا ضمیر [۷] عِنْدَهٗ کا ضمیر [۸] اِلَّا بِاِذْنِهٖ کا ضمیر [۹] یَعْلَمُ کا ضمیر [۱۰] عِلْمِهٖ کا ضمیر [۱۱] شَاءَ کا ضمیر [۱۲]

(۱) احمد بن محمد بن منصور ابن المنیِّر، اسکندری، ۶۲۰ھ=۱۲۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ اسکندریہ کے علماء اور ادباء میں سے تھے۔ دو بار یہاں کے قاضی اور خطیب رہے ہیں۔ کئی کتابیں تصنیف کیں، جن میں سے ایک تفسیر بھی ہے۔ ۶۸۳ھ=۱۲۸۴ء کو وفات پائی۔ [فوات الوفیات ۱: ۱۸۵، ترجمہ: ۵۵، الاعلام ۱: ۲۲۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُرسِيُّهٗ کا ضمیر [۱۳] يَؤُودُهٗ کا ضمیر [۱۴] وَهُوَ [۱۵] الْعَلِيُّ [۱۶] الْعَظِيْمُ. یہ تو اسماء کی گنتی ہوئی۔

[۱۷] یہ اُس ضمیر میں پوشیدہ ہے جو "حِفْظُهُمَا" کے مصدر میں ہے' اس لیے کہ اس مصدر کی اضافت مفعول کی طرف ہے' جو بارِز [ظاہری] ضمیر ہے' جس کا فاعل ہونا ضروری ہے' جو "اللہ" ہے ہم جب یہاں سے مصدر کو ہٹائیں تو عبارت اس طرح بنے گی: وَلَا يَؤُودُهٗ اَنْ يَحْفِظَهُمَا هُوَ."

تحزیبِ قرآن

صحابہ کرام ﷺ میں سے کسی سے پوچھا گیا: كيف تُحَزِّبُونَ القرآنَ؟ قالوا: ثلاثٌ، وخمسٌ، وسبعٌ، وتِسعٌ، وإحدَى عشرَةَ، وثلاثَ عشرَةَ، وحزبُ المفصل وحده.

[سنن ابی داوٗد' کتاب تفریع ابواب شہر رمضان [۶] باب تحزیب القرآن [۳۲۷] حدیث: ۱۳۹۳' سنن ابن ماجۃ' ابواب اقامۃ الصلاۃ [۵] بابٌ فی کم یستحب یختم القرآن [۱۷۸] حدیث: ۱۳۴۵]

"تم لوگ قرآن کو کتنے حصوں [منزلوں] میں تقسیم کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: تین سورتیں' پانچ سورتیں' سات سورتیں' نو سورتیں' گیارہ سورتیں' تیرہ سورتیں اور مفصل سورتیں اکیلے ایک حصہ۔"

یہ احزاب و منازل ہفتہ بھر میں سہولت سے پڑھنے کے لیے مقرر کیے گئے تھے۔

[۱] سورۃ الفاتحۃ تا سورۃ النساء [۴ سورتیں]

[۲] سورۃ المائدۃ تا سورۃ التوبۃ [۵ سورتیں]

[۳] سورۃ یونس تا سورۃ النحل [۷ سورتیں]

[۴] سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ الفرقان [۹ سورتیں]

[۵] سورۃ الشعراء تا سورۃ یٰس [۱۱ سورتیں]

[۶] سورۃ الصافات تا سورۃ الحجرات [۱۳ سورتیں]

[۷] سورۃ ق تا سورۃ الناس [۶۵ سورتیں]

سبع طُوَل

سات لمبی سورتیں۔ طُوَل [بضم الطاء' وفتح الواؤ] جب کہ عام طور پر طِوَال [بکسر الطاء] پڑھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے' جو نادرست ہے۔ امام زرکشی نے امام ابوحیان توحیدی (۱) کے حوالے سے لکھا ہے:

والطُّوَلُ بِضَم الطاءِ جَمعُ طُولی'کَالکُبَر جَمعُ کُبریٰ'قالَ أبو حَیان التَّوحیدی: وکَسر الطَّاءِ مَرذُولٌ. [البرہان فی علوم القرآن ۱:۲۴۴]

''طُوَل جمع ہے' جس کا واحد طُولی ہے جیسے کُبَر کا واحد کُبریٰ ہے۔ ابوحیان توحیدی کہتے ہیں: طِوَال بِکَسرِ الطاء پڑھنا غلط ہے۔''

امام ابوعبیدۃ لکھتے ہیں: ومن ذلك اسمٌ جامعٌ لسبع سورٍ من أول القرآن' یقالُ للبقرۃ' و آل عمران' والنساء' والمائدۃ' والأنعام والأعراف' والأنفال: السبعُ الطُّوَل.

[مجاز القرآن ۱:۶]

''ان میں سے ایک جامع نام ہے جو قرآن مجید کی پہلی سورتوں کو دیا گیا ہے۔ وہ سورتیں یہ ہیں: سورۃ البقرۃ' سورۃ آل عمران' سورۃ النساء' سورۃ المآئدۃ' سورۃ الانعام' سورۃ الاعراف' سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ۔ انھیں السَّبعُ الطُّوَل کہتے ہیں۔

سعید بن جبیر کی تصریح کے مطابق: سورۃ البقرۃ' سورۃ آل عمران' سورۃ النساء' سورۃ المآئدۃ' سورۃ الانعام' سورۃ الاعراف' سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ سبع طُوَل ہیں چونکہ سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ بعض مغازی میں یک بارگی نازل ہوئی ہیں اس واسطے ان دونوں کو ایک سورۃ شمار کیا گیا۔ [البرہان فی علوم القرآن ۱:۲۴۴]

سورۃ

لفظِ سورۃ کے حروفِ اصلیہ کے بارے میں ائمہ لغت کے دو قول ہیں:

[۱] اس کا مادہ ''س-و-ر'' ہے۔ علامہ جوہری لکھتے ہیں: السُّوَرُ جمعُ سورۃٍ مثل بُسرۃٍ وبُسرٍ وھي کل منزلة من البناء' ومنه سورۃ القرآن لأنھا منزلةٌ بعد منزلةٍ مقطوعةً عن الأخری

(۱) علی بن محمد بن عباس توحیدی' ابوحیان' فلسفی' صوفی اور معتزلی تھے۔ شیراز یا نیسابور میں پیدا ہوئے۔ عرصہ تک بغداد میں رہائش پذیر تھے۔ رے منتقل ہوئے جہاں ۴۰۰ھ=۱۰۱۰ء کو وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۷:۱۱۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والجمع: سُوَرٌ بفتح الواو ويجوز أن تجمع على سُوْرَاتٍ وسُوَرَاتٍ.

[الصحاح ۲:۶۹۰، لسان العرب ۶:۴۲۷، مادہ: سور]

''سُوَرٌ سورۃ کی جمع ہے جیسا کہ بُسْرٌ بُسْرَۃٌ کی جمع ہے۔ آبادی کے ہر منزل کو سُوْرَۃٌ کہتے ہیں اور قرآن کریم کی سورۃ کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ یہ یکے بعد دیگرے ایک دوسرے سے الگ اور جدا کرکے نازل کی گئی ہیں، جس کی جمع سُوَرٌ [واؤ کے زبر کے ساتھ] ہے، اس کی جمع سُوْرَاتٌ اور سُوَرَاتٌ ''بھی جائز [یعنی قواعد کے لحاظ سے صحیح] ہے۔''

[۲] اس کا مادہ ''س۔ء۔ر'' جس کے معنی ہیں ٹکڑے اور بچے ہوئے حصہ کے ہیں۔ امام ابن جریر لکھتے ہیں: وقد همز بعضهم السورة من القرآن، وتأويلها في لغة مَن همزها: القطعة التي قد أفضلت من القرآن عما سواها وأبقيت، وذلك أن سؤر كل شيء: البقية منه تبقي بعد الذي يُؤخَذُ منهُ، ولذلك سُمِّيَتِ الفضلةُ مِن شراب الرجل يشربه ثم يُفضِلها فيبقيها في الإناء سُؤْرًا. [تفسیر ابن جریر ۱:۷۲]

''قرآنی سُوْرَۃ کو بعض علماء نے سُؤْرَۃ پڑھا ہے۔ ان علماء کے نزدیک اس کے معنی ''قرآن کریم کے ایک ٹکڑا اور حصہ'' کے ہیں۔ یہ بالکل ایسا ہے جیسا کہ کسی کے پس خوردہ چیز کو سُؤْرٌ کہتے ہیں، جو بھی اس کے کھانے پینے ہی کا ایک حصہ ہوتا ہے۔''

امام ازہری (۱) لکھتے ہیں: ومَن هَمَزَ السؤرَةَ مِن سؤر القرآن جعلها بمعنى بقيةٍ من القرآن وقطعةٍ، وأكثر القراء على ترك الهمز فيها. [تہذیب اللغۃ ۱۳:۳۴]

''جس نے سؤرۃ [مہموز] پڑھا ہے اُن کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ یہ قرآن مجید کا ایک حصہ اور ٹکڑا ہے جب کہ اکثر قراء اسے مہموز نہیں پڑھتے۔''

لفظ سورۃ کئی معانی کا حامل ہے۔ عربی میں سور کے معنی شراب کے تلچھٹ کے بھی ہیں: سَوْرَۃٌ

---

(۱) محمد بن احمد بن ازہر ہروی، ابو منصور، ہرات [خراسان] میں ۲۸۲ھ = ۸۹۵ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے جدامجد اَزہر کی طرف منسوب ہوکر ازہری کہلائے۔ فقہ اور لغت وادب کے منجھے ہوئے امام تھے۔ ۳۷۰ھ = ۹۸۱ء کو ہرات میں فوت ہوئے۔ [وفیات الاعیان ۴:۳۳۴، معجم الادباء ۱۷:۱۶۴، الاعلام ۵:۳۱۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخمرو غیرھا: حِدَّتُھا. [القاموس المحیط ۱:۵۷۸]

گویا کہ ہر سورۃ معرفت و اِدراک کی سرمستیوں کو اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے۔

سورتوں کی تعداد کیا ہے؟ اس بارے میں امام زرکشی لکھتے ہیں: وَاعلم أن عدد سور القرآن العظیم بِاِتّفاقِ أھلِ الحِلِّ و العَقدِ مِائَۃٌ و أربعُ عَشْرَۃَ سُورۃً ' کماھي في المصحف العثماني ' أوَّلُھا الفاتحۃُ' و آخرھا الناس. [البرہان ۱:۲۵۱؛ الاتقان ۱:۸۶؛ نوع:۱۹]

''اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ مسلمانوں کے اہلِ حلّ وعقد کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن کریم کی سورتوں کی تعداد ایک سو چودہ ہے' جیسا کہ مصحف عثمانی میں یہی تعداد محفوظ ہے' ان میں پہلی سورۃ الفاتحہ اور آخری سورۃ الناس ہے۔''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے ''با'' اور سورۃ الناس کے آخری آیت مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ کے ''س'' کو ملا کر فارسی زبان کے کسی شاعر نے یہ لطیف نکتہ پیدا کیا ہے کہ:

اول و آخرِ قرآن زِ چہ با آمد و سین یعنی اندرِ دو جہاں رہبرِ ما قرآن بس

[روح المعانی ۳۰:۸۸]

''قرآن کے اول میں ب اور اس کے آخر میں س آیا ہوا ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں جہان کی رہبری کے لیے قرآن کریم کافی ہے۔''

سورۃ البقرۃ قرآن کریم کی سب سے لمبی سورۃ ہے' جو ۲۸۶ آیات ۶۱۲۱' کلمات' ۲۵۵۰۰ حروف اور چالیس رکوع پر مشتمل ہے۔

سورۃ الکوثر قرآن کریم کی سب سے مختصر سورۃ ہے' جس کی تین آیتیں' دس کلمات اور بیالیس حروف ہیں۔ سورۃ النصر کی آیات بھی تین ہی ہیں مگر اس کی کلمات چھبیس اور حروف چوہتر ہیں اس لیے وہ سورۃ الکوثر سے لمبی سورۃ ہے۔

امام زرکشی لکھتے ہیں: وأطول سورۃٍ في القرآن ھي البقرۃ' و أقصرھا الکوثر. [البرہان ۱:۲۵۲]

''سورۃ البقرۃ قرآن مجید کی سب سے طویل سورۃ ہے اور سورۃ الکوثر سب سے مختصر سورۃ۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورۃ

- جبیر بن نفیر (۱) کہتے ہیں: میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو: فقالت: هل تقرأُ سورة المائدة ؟ قال: قلتُ نعم ! قالت: فإنها آخر سورة نزلت، فما وجدتم فيها من حلال فاستحلوه وما وجدتم فيها من حرام فحرموه.

[مسند احمد ۶: ۱۸۸، مسند الشامیین، طبرانی: ۱۴۴، روایت: ۱۹۶۳، المستدرک ۲: ۳۱۱]

''انھوں نے پوچھا: تم سورۃ المائدۃ پڑھتے ہو؟ میں نے اِثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: یہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورۃ ہے۔ اس میں جن چیزوں کو حلال ٹھہرایا گیا ہے اُنھیں حلال سمجھو اور جو چیزیں اس میں حرام قرار دی گئی ہیں اُنھیں حرام سمجھو۔''

- سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں وارد ہے کہ: آخرُ سورةٍ نَزَلَتْ كاملةً بَراءَةٌ.

[صحیح بخاری، کتاب المغازی [۶۴] باب حج ابی بکر بالناس فی سنۃ تسع [۶۷] حدیث: ۴۳۶۳، صحیح مسلم، کتاب الفرائض [۲۳] باب آخر آیۃ انزلت آیۃ الکلالۃ [۳] حدیث: ۱۲- [۱۶۱۸]

''آخری سورۃ جو پوری نازل ہوئی وہ سورۃ البراءۃ [سورۃ التوبۃ] ہے۔''

- سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ: بَرَآءَةٌ.

[صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن [۶۵] تفسیر سورۃ براءۃ [۹] باب قولہ: براءۃ من اللہ [۱] حدیث: ۴۶۵۴، صحیح مسلم، کتاب الفرائض [۲۳] باب آخر آیۃ انزلت آیۃ الکلالۃ [۳] احادیث: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳- [۱۶۱۸]

''سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورۃ البراءۃ [سورۃ التوبۃ] ہے۔''

- سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے آخر میں سورۃ النصر نازل ہوئی۔

[صحیح مسلم، کتاب التفسیر [۵۴] حدیث: ۲۱- [۳۰۲۴]

اِن متعارض اَقوال کو سامنے رکھ کر امام باقلانی لکھتے ہیں کہ: وليس في شيئ من الروايات ما

---

(۱) جُبَیْر بن نُفَیْر بن مالک بن عامر الحضرمی ابو عبد الرحمٰن الشامی الحمصی۔ شامی قدیمی کبار ثقہ تابعین میں سے تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق کے دورِ خلافت میں اسلام قبول کیا۔ ۷۵ یا ۸۰ھ کو وفات پائی۔

[تہذیب الکمال ۴: ۵۰۹، ترجمہ: ۹۰۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُفِعَ إلى النبيﷺ ' و إنّما هو خبرٌ عن القائل به ' و قد يجوز أن يكونَ قال بضربٍ من الإجتهاد و تغليبِ الظَّنِّ و بظاهر الحال ' و ليس العلمُ بذلك أيضاً من فرائض الدين 'و لا هو مِمَّا نَصَّ الرسولُ على أمر فيه. [الانتصار للقرآن:۲۴۵-۲۴۶]

''اس سلسلے میں جتنی روایات مروی ہیں وہ قائلین کے اپنے علم کے مطابق ہیں۔ان میں سے کوئی بھی کسی مرفوع حدیث میں وارد نہیں ۔یہ ایک اجتہادی امر ہے جسے اِن اَقوال کے قائلین نے ظن غالب اور ظاہری حال کو مدنظر رکھ کر اختیار کیا ہے۔اس امر کو جاننا دین کے فرائض میں سے نہیں ہے یہ کوئی ایسا مسئلہ بھی نہیں ہے جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے کوئی ارشاد فرمایا ہو۔''

امام طحاوی فرماتے ہیں: فتـأمَّلنا ما روي عن عائشة رضي اللّٰه عنها و ما رُوي عن البراءﷺ من هذا الإختلاف في آخر سورةٍ نزلت ما هي ' فكان ما رويناهُ في ذلك عن عائشة رضي اللّٰه عنها أشبه عندنا- **واللّٰه أعلم**-بالحق 'لأنَّ رسول اللّٰه بعث عليًّا ﷺ بسورة براء ة في الحجة التي حَجَّها أبوبكرﷺ بالناس قبل حجة الوداع ' فقرأها على الناس حتى ختمها...... فكان فيما روينا ما قد حَقَّقَ أنَّ نزول بعض المائدة كان و النبيﷺ واقفٌ بعرفة في حجة الوداع 'فَدَلَّ ذلك على ما قالته عائشة رضي اللّٰه عنها 'و انتفى ما قال البراءُﷺ فيه. **واللّٰه نسألُ التوفيق.** [شرح مشکل الآثار ۶:۳۰۶-۳۰۹]

''جو روایتیں سیدہ عائشہ اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں وارِد ہیں ہم نے اُن میں غور و خوض کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے ہمیں زیادہ صائب اور درست نظر آئی۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی ﷺ کو سورۃ التوبۃ دے کر سیدنا ابو بکر صدیق ﷺ کے پیچھے اُن کے حج کے دوران بھیجا تھا جو حجۃ الوداع سے پہلے ہوا تھا۔ جسے اُنہوں نے مکمل طور پر اُسے پڑھا تھا...... یہ بات بھی تحقیق سے ثابت ہے کہ سورۃ المائدۃ کا کچھ حصہ تب نازل ہوا تھا جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں تھے۔اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے کو تقویت ملتی ہے اور سیدنا براء بن عازِب ﷺ کے رائے کی نفی ہوتی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمِئِیْن

ایسی چھبیس[۲۶] سورتیں ہیں جو کم وبیش سو آیات پر مشتمل ہیں جو یہ ہیں: سورۃ یونس' سورۃ ہود' سورۃ یوسف' سورۃ الرعد' سورۃ ابراھیم' سورۃ الحجر' سورۃ النحل' سورۃ بنی اسرائیل' سورۃ الکھف' سورۃ مریم' سورۃ طٰہٰ' سورۃ الانبیاء' سورۃ الحج' سورۃ المؤمنون' سورۃ النور' سورۃ الفرقان' سورۃ الشعرآء' سورۃ النمل' سورۃ القصص' سورۃ العنکبوت' سورۃ الروم' سورۃ لقمان' سورۃ السجدۃ' سورۃ الاحزاب' سورۃ السبا' سورۃ فاطر۔

اَلْمَثَانِي

وہ سورتیں ہیں جن میں فرائض وحدود اور قصص وامثال کو بار بار بیان کیا گیا اور واقعات کو دہرایا گیا ہے جو چودہ ہیں: سورۃ یٰس' سورۃ الصافات' سورۃ ص' سورۃ الزمر' سورۃ المؤمن' سورۃ حم السجدۃ' سورۃ الشوریٰ' سورۃ الزخرف' سورۃ الدخان' سورۃ الجاثیۃ' سورۃ الاحقاف' سورۃ محمد' سورۃ الفتح' سورۃ الحجرات۔

اَلْمُفَصَّل

مختصر علیحدہ علیحدہ سورتیں' یہ تین اقسام پر مشتمل ہیں۔

[۱] طُوال مُفَصَّل: سورۃ ق تا سورۃ المرسلات [۲۸ سورتیں]

[۲] اَوساط مُفَصَّل: سورۃ النبا تا سورۃ الضحیٰ [۱۶ سورتیں]

[۳] قِصار مُفَصَّل: سورۃ الانشراح تا سورۃ الناس [۲۱ سورتیں]

مکی اور مدنی سورتیں

امام قرطبی لکھتے ہیں: و كل ما أنزل من القرآن بعد هجرة النبي ﷺ فهو مدني' سواء نزل بالمدينة أو في سفرٍ من الأسفار' وإنما يُرسَم بالمكي ما نزل قبل الهجرة.

[تفسیر القرطبی ۶: ۳۰' بذیل تفسیر سورۃ المائدۃ ۵: ۱]

''ہجرت نبوی سے پہلے نازل ہونے والی سورتیں مکی کہلاتی ہیں' اگرچہ وہ کسی سفر کے دوران نازل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہوں اور ہجرت سے بعد میں نازل ہونے والی سورتیں مدنی کہلاتی ہیں [اگرچہ وہ مکہ میں نازل ہوئی ہوں]۔"

مدنی سورتوں کی خصوصیات

[۱] مدنی سورتوں میں جہاد کی اجازت اور اُس کے مسائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

[۲] مدنی سورتوں میں حدود و فرائض' احکام شرعیہ' مدنی اجتماعی اور دُوَلی حقوق و فرائض بیان کیے جاتے ہیں۔

[۳] امام زرکشی لکھتے ہیں: و كل سورةٍ فيها فريضةٌ أو حدٌّ فهي مدنيةٌ. [البرہان۱:۱۸۹]

"جس سورۃ میں کوئی فریضہ' یا کوئی حد [شرعی سزا] مذکور ہے' وہ مدنی ہے۔"

[۴] جس سورۃ میں منافقین کے عادات و اَطوار پر روشنی ڈالی گئی ہو' وہ مدنی ہے۔ بخلافِ ازیں سورۃ العنکبوت مکی ہے۔ [الاتقان۱:۲۳]

اس لیے کہ اس سورۃ کی گیارھویں آیت مدنی ہے' جس میں منافقین کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

[۵] اہل کتاب کے ساتھ جدال و نزاع اور اُن کو عدم غلو کی دعوت مدنی سورتوں میں دی گئی ہے' جیسا کہ سورۃ البقرۃ' سورۃ آل عمران' سورۃ نساء' سورۃ المائدۃ اور سورۃ التوبۃ میں ہے۔

[۶] مدنی سورتیں اور آیات زیادہ تر طویل ہیں اور اُن کے اندازِ بیان میں اطمینان و سکون کی جھلک نمایاں ہے۔

[۷] مدنی سورتوں میں دینی حقائق کے لیے دلائل و براہین کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

مکی سورتوں کی خصوصیات

[۱] جس سورۃ میں سجدہ ہو' وہ مکی ہوتی ہے۔ [الاتقان۱:۲۳]

[۲] جس سورۃ میں کَلَّا کا لفظ ہو' وہ مکی ہوگی۔ یہ لفظ قرآن کریم کے نصفِ اخیر میں وارد ہوا ہے۔

علامہ دیرینی [1] فرماتے ہیں:

---

(۱) عبدالعزیز بن احمد بن سعید دمیری' دیرینی' شافعی فقیہ اور زاہد و عابد تھے۔ مفسر تھے۔ ۶۱۲ھ = ۱۲۱۵ء کو دیرین غرب مصر میں پیدا ہوئے اور ۶۹۴ھ = ۱۲۹۵ء کو وفات پائی۔ [طبقات الشافعیۃ الکبری ۸:۱۹۹' الاعلام ۴:۱۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وما نزلت ”كَلَّا“ بِيَثْرِبَ فَاعْلَمَنْ ولم تأتِ في القرآن في نصفه الأعلى

”قرآن کریم کے نصفِ اول میں کَلَّاکا لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔“

اور:حكمة ذلك أن نصفه الأخير نزل أكثره بمكة‘وأكثرها جبابرةٌ فتكرَّرت فيه على وجه التهديد والتعنيف لهم والإنكار عليهم‘بخلاف النصف الأول‘ومانزل منه في اليهود لم يُحتج إلى إيرادها فيه لذلهم وضعفهم.[البرہان۱:۳۶۹‘الاتقان۱:۲۳]

”اس کی مصلحت وحکمت یہ ہے کہ قرآن کریم کے نصف اخیر کا زیادہ حصہ مکہ میں نازل ہوا‘جہاں کے رہنے والے لوگ سرکش تھے‘اس لیے اُن کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے بار بار کَلَّاکا لفظ نازل ہوتا رہا‘یہ لفظ قرآن کریم کے نصفِ اول میں مستعمل نہیں۔یہود کے بارے میں قرآن کریم کا جو حصہ نازل ہوا ہے‘اُس میں یہ لفظ وارد نہیں ہوا ہے‘اس لیے کہ وہ پست وکمزور تھے۔“

[۳] جس سورۃ میں یاأیھاالناس ہواور یاأیھاالذین آمنوا نہ ہو‘وہ مکی ہوگی۔مگر سورۃ الحج اس سے مستثنیٰ ہے‘اس لیے کہ اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا.[سورۃ الحج ۲۲:۷۷]

یہ قول سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔[المستدرک ۳:۱۸‘دلائل النبوۃ‘بیہقی ۷:۱۴۴]

امام زرکشی اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:وهذاالقول إن أخذعلى إطلاقه ففيه نظرٌ‘ فإن سورة البقرة مد نيةٌ وفيها:يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا‘وفيها:يٰاَيُّهَاالنَّاسُ كُلُوْامِمَّافِي الْاَرْضِ حَلٰلًاطَيِّبًا‘وسورةالنساء مدنيةٌ‘وفيها:يٰاَيُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوْارَبَّكُمْ‘وفيها:اِنْ يَّشَاْيُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ‘وسورة الحج مكيةٌ‘وفيها:يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُواارْكَعُوْاوَاسْجُدُوْا‘فإن أرادالمفسرون أن الغالب ذلك فهوصحيحٌ‘ولذاقال مكي:هذاإنماهوفي الأكثروليس بعامٍ‘وفي كثير من السور المكية:يأيهاالذين آمنوا.[البرہان۱:۱۹۰-۱۹۱‘الاتقان۱:۲۲-۲۳]

”اگر اس قول کو علی الاطلاق تسلیم کیا جائے تو درست نہیں کیونکہ سورۃ البقرۃ مدنی ہے حالانکہ اُس میں یہ آیت بھی ہے:یٰاَیُّھَاالنَّاسُ اعْبُدُوْا[آیت:۲۱] نیز اس سورۃ میں ہے:یٰاَیُّھَاالنَّاسُ کُلُوْامِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًاطَیِّبًا[آیت:۱۶۸] اسی طرح سورۃ النساء مدنی ہے اور اس کی پہلی آیت میں ہے یٰاَیُّھَاالنَّاسُ اتَّقُوْارَبَّکُمْ نیز اس میں یہ آیت بھی ہے:اِنْ یَّشَاْیُذْھِبْکُمْ اَیُّھَاالنَّاسُ[آیت:۱۳۳] سورۃ الحج مکی ہے اور اس میں ہے:یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُواارْکَعُوْاوَاسْجُدُوْا[آیت:۷۷] اگر مفسرین کی مراد یہ ہو کہ یہ اکثری قاعدہ ہے‘تو پھر صحیح ہے اور اس لیے امام مکی نے فرمایا ہے کہ یہ کوئی عام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ نہیں بلکہ قاعدہ اکثریہ ہے' اس لیے کہ مکی سورتوں میں بھی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔''

[۴] امام بیہقی لکھتے ہیں: کل شيء نزل علی رسول اللّٰہﷺ من القرآن فیه ذِکر الأمم والقُرون' وما یُثَبِّتُ به الرسول ﷺ فإنما نزل بمکة ' وما کان من الفرائض و السنن نزل بالمدینة. [دلائل النبوۃ ۷:۱۴۴' البرہان ۱:۱۸۹]

''جس سورۃ میں انبیاء علیہم السلام اور اُممِ سابقہ کے واقعات ہوں' اور اس میں رسول اکرم ﷺ کو تثبت اور استقامت کا حکم دیا گیا ہو' وہ مکی ہے' اور جس میں فرائض واحکام کا ذِکر ہو' وہ مدنی سورۃ ہے۔''

[۵] سورۃ البقرہ کے سوا جس سورۃ میں سیدنا آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ ہے' وہ مکی ہے۔

[البرہان ۱:۱۸۹]

۞ امام زرکشی کی عبارت میں سورۃ البقرۃ کا نام سورۃ الطولٰی ہے' اس لیے کہ سورۃ البقرۃ قرآن کریم کی سب سے طویل سورۃ ہے۔

[۶] حروف مقطعات سے شروع ہونے والی سورتیں مکی ہیں۔ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران اس سے مستثنیٰ ہیں' اس لیے کہ وہ مدنی ہیں۔ سورۃ الرعد میں بھی اختلاف ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ مدنی سورۃ ہے۔ مکی سورۃ نہیں۔ ارجح قول یہی ہے کہ سورۃ الرعد فکر و نظر اور اسلوب کے لحاظ سے مکی ہے۔

[۷] مکی سورتیں اور آیات ایجاز و اختصار کی حامل ہوتی ہیں۔ ان کا اندازِ بیان جوشیلا ہوتا ہے اور اُن میں صوتی تجانُس وتماثُل پایا جاتا ہے۔

[۸] مکی سورتیں بالعموم ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر کی دعوت اور جنت وجہنم کی منظر کشی پر مشتمل ہوتی ہیں۔

[۹] مکی سورتیں اخلاقِ عالیہ کی تعلیم دیتیں اور نیکی پر قائم رہنے کا حکم دیتی ہیں۔

[۱۰] مکی سورتوں کا طرۂ امتیاز مشرکین کے ساتھ جدال' مناظرہ ونزاع اور اُن کی کم عقلی کا ثبوت ہے

[۱۱] مکی سورتوں میں عربوں کے اسلوب کے مطابق اپنے مدعا اور دعوی پر شواہد پیش کیے گئے ہیں' جنھیں عمومی طور پر قسمیں کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اسماءِ الٰہیہ میں سے ''الرّحمٰن'' مدنی سورتوں میں مذکور نہیں ہے' بلکہ یہ مکی سورتوں کی خصوصیات میں سے ہے' جب اس نظریہ کی تردید کے لیے خود سورۃ الرحمٰن ہی کافی ہے اس لیے کہ جمہور اس کو مکی سورۃ قرار دیتے ہیں' اس رائے کی تردید کے لیے سب سے بہتر یہ آیت ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ . [سورۃ البقرۃ ۲:۱۶۳] اس لیے کہ سورۃ البقرۃ بالاتفاق مدنی ہے۔

مکی اور مدنی سورتوں کی تعداد اور ترتیب نزول

مکی سورتیں تعداد کے اعتبار سے چھیاسی ہیں اور بترتیب نزول یہ ہیں: العلق' القلم' المزمل' المدثر' الفاتحة' اللهب' التكوير' الأعلىٰ' الليل' الفجر' الضحىٰ' الإنشراح' العصر' العاديات' الكوثر' التكاثر' الماعون' الكافرون' الفيل' الفلق' الناس' الإخلاص' النجم' عبس' القدر' الشمس' البروج' التين' قريش' القارعة' القيامة' الهمزة' المرسلات' ق' البلد' الطارق' القمر' ص' الأعراف' الجن' يس' الفرقان' فاطر' مريم' طه' الواقعة' الشعراء' النمل' القصص' بني اسرائيل' يونس' هود' يوسف' الحجر' الأنعام' الصّٰفّٰت' لقمان' سبا' الزمر' المؤمن' حم السجدة' حم الشوريٰ' حم الزخرف' حم الدخان' حم الجاثية' حم الأحقاف' الذاريات' الغاشية' الكهف' النحل' نوح' إبراهيم' الأنبياء' المومنون' الم السجدة' الطور' الملك' الحاقة' المعارج' النبأ' النازعات' الإنفطار' الإنشقاق' الروم' العنكبوت' المطففين.

مدنی سورتوں کی تعداد اٹھائیس ہے' جو مندرجہ ذیل ترتیب سے نازل ہوئیں:

البقرة' الأنفال' آل عمران' الأحزاب' الممتحنة' النساء' الزلزال' الحديد' محمد' الرعد' الرحمن' الدهر' الطلاق' البينة' الحشر' النور' الحج' المنافقون' المجادِلة' الحجرات' التحريم' التغابن' الصف' الجمعة' الفتح' المائدة' التوبة' النصر.

[البرہان ۱:۱۹۳-۱۹۴' بصائر ذوی التمییز ۱:۹۸-۹۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:۴

قرآن مجید کے آداب

[۱] اسے خوب غور اور خاموشی سے سننا:

وَاِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. [سورۃ الاعراف ۷:۲۰۴]

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگایا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر مہربانی کی جائے۔''

اس آیت میں بتایا جاتا ہے کہ قرآن کی بصیرت و ہدایت سے مستفید ہونے کا طریقہ کیا ہے۔ فرمایا کہ جب قرآن سنا جائے تو اس کو توجہ سے سنو اور خاموشی سے اس پر کان لگاؤ اگر ایسا کرو گے تو رحمتِ الٰہیہ تمھاری طرف متوجہ ہوگی اور اس پر ایمان لانے کے لیے تمھارے دل کھلیں گے۔

اِنْصَاتٌ کے معنی خاموشی سے کسی کی بات سننے کے لیے کان لگانے کے ہیں' اس میں کفار کے اُس غلط رویہ کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے قرآن مجید کے بارے میں اختیار کر رکھا تھا:

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ. [سورۃ حم السجدۃ ۴۱:۲۶]

''اور کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو اور جب سنایا جائے تو اس میں گھپلا ڈالو شاید اسی طرح تم غالب آجاؤ۔''

فرمایا کہ یہ روش جہالت کی روش ہے جس کا نتیجہ رحمت سے محرومی ہے۔ صحیح روش اس کے بالکل برعکس ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کو سنو اور شور و شغب کے بجائے خاموشی سے کان لگا کر سنو۔ یہی طریقہ اس رحمت سے مستفید ہونے کا ہے۔

قرآن مجید نے جنات کے بارے میں فرمایا ہے کہ اُن کے اندر جو سلیم الفطرت ہیں اگر وہ سَرِ راہے بھی قرآن مجید کی کچھ آیا سن لیتے ہیں تو سن کر تڑپ اٹھتے ہیں اور اپنی قوم کے اندر اس کتاب کے داعی بن کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں:

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِیَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ. [سورۃ الاحقاف ۴۶:۲۹]

''اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو قرآن سننے کے لیے تمھاری طرف متوجہ کر دیا' اور جب وہ اُس کے پاس آئے تو آپس میں کہا کہ خاموش ہو کر سنو اور جب وہ تمام ہو چکا تو وہ اپنی قوم کی طرف اِنذار کرتے ہوئے لوٹے۔''

[۲] قرآن مجید سنتے وقت اپنی زبان کو نہ ہلاؤ:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۞ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْآنَهٗ ۞ [سورۃ القیامۃ ۷۵:۱۶-۱۷]

''آپ اس کو پڑھنے کے لیے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کر لو' اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كان ﷺ يُحرِّكُ شفتيه إذا أنزل عليه فقيل له: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ' يَخْشَى أن يتفلَّتَ منه' اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ: أن نجمعه في صدرك' وَقُرْآنَهٗ: أن تقرأه' فَاِذَا قَرَأْنَاهُ يقول: أُنزِلَ عليه' فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ: أن نُبَيِّنَهٗ على لسانك.

[صحیح بخاری' کتاب تفسیر القرآن [۶۵] سورۃ القیامۃ [۷۵] باب [۲] حدیث: ۴۹۲۸] صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ [۴] باب الاستماع للقراءۃ [۳۲] حدیث: ۱۴۷' ۱۴۸-[۴۴۸]

''سیدنا جبرئیل علیہ السلام جب رسول اللہ ﷺ پر وحی لے کر آتے تو آپ ﷺ زبان اور لب ہلاتے رہتے [کہ کہیں بھول نہ جائے] اس سے آپ ﷺ پر بڑی سختی ہو جاتی' جو دوسروں کو بھی معلوم ہو جاتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں' جن میں بتایا گیا کہ وحی کو آپ ﷺ کے دل میں جما دینا اور اسے یاد کرا دینا ہمارے ذمہ ہے اور اس کا پڑھا دینا بھی' تو جب ہم پڑھ چکیں تو آپ ﷺ بھی اس طرح پڑھیں جیسے ہم نے پڑھا تھا اور جب تک وحی اترتی رہے۔ خاموش سنتے رہیں۔ پھر وحی کے الفاظ کو آپ ﷺ کی زبان پر رواں کر دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے' چنانچہ اِن آیات کے نزول کے بعد جب سیدنا جبرئیل علیہ السلام آتے۔ آپ ﷺ خاموش رہتے اور جب چلے جاتے تو آپ ﷺ اسی طرح پڑھ کر سنا دیتے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سنایا ہوتا۔''

اس مطلب کو ایک دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا کہ: وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰى